صدی کا سفر
مبائعین و غیر مبائعین کی ترقیات
کا صد سالہ تقابلی جائزہ
لئیق احمد مشتاق
مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ

صدی کا سفر

فتح ہوتے ہیں کبھی ملک بھی کف گیروں سے

مبائعین وغیر مبائعین کی ترقیات کا صد سالہ تقابلی جائزہ

از قلم

لئیق احمد مشتاق مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ

سُرینام، جنوبی امریکہ۔

نام کتاب: صدی کا سفر

نام موئلف: لئیق احمد مشتاق

سرِورق: قمر محمود مقیم جرمنی

ترتیب وتزئین: حارث احمد مظفر

اشاعت دوم: نومبر/2023ء

مقام: مسجد ناصر، پاراماریبو۔ سُرینام جنوبی امریکہ۔

(نظر ثانی واضافہ شدہ ایڈیشن)

Title: Sadi ka Safar

Journey of a century

Written by: Laiq Ahmad Mushtaq

A compression of progress between the Ahmadiyya Muslim Community and the Ahmadiyya Anjuman Isha'at-e-Islam Lahore during the last one hundred years.

انتساب

نور الدین اَعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نام

جو چودہ سو سال بعد امام آخرُ الزّماں حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے طفیل خلافت علیٰ منہاج نبوت کے مظہر اوّل قرار پائے اور یہ مژدہ جانفزا سنا کر ابدی زندگی کا جام پیا: **"قوم کو خدا تعالیٰ کے سپرد کرتا ہوں اور مجھے پورا اِطمینان ہے کہ وہ ضائع نہیں کرے گا۔"**

اظہار تشکر

بسم اللہ الرّحمن الرّحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

شُکر اُس ذُوالجلال احسنُ الخالقین کا جس نے اشرف المخلوقات میں سے بنایا اور رحمت للعالمین ﷺ کی امت میں پیدا کیا۔ پھر آباواجداد کو یہ توفیق دی کہ اس بُستاں کے پھول بنیں جو دارالامان کے شہنشاہ نے لگایا اور چہار دانگ عالم میں بڑی تحدّی کے ساتھ یہ اعلان کیا:

آؤ لوگو! کہ یہیں نورِ خدا پاؤ گے

لو تمہیں طورِ تسلّی کا بتایا ہم نے

شُکر اُس ربِّ عزّوجل کا کہ جس نے امام آخر الزمان پر ایمان لانے کے ساتھ ساتھ اُس کے بعد جاری ہونے والی ''قدرت ثانیہ'' یعنی خلافت کے سائے میں رہنے اور ایک غلام کی حیثیت سے اُس کی فوج میں شامل ہو کر دین متین کی خدمت کی توفیق دی۔

ایک احمدی مسلمان کی حیثیت سے خاکسار کو مبائعین اور غیر مبائعین کا لٹریچر پڑھنے کی توفیق ملی اور عقائد کی بحث سے ہٹ کر ایک صدی کے طویل سفر میں آسمانی برکات اور فضلوں کی برسات کس جماعت پر ہے اس کا مختصر تذکرہ اگلے صفحات میں ہے۔

خاکسار کے شکریہ کے سب سے اوّل مستحق مکرم و محترم برادرم منیر شاہین صاحب ہیں جنھوں نے اس مضمون کا مکمل مسّودہ بڑی توجہ اور محنت سے پڑھا اور انتہائی مفید مشوروں سے نوازا۔

خاکسار ادارہ الفضل انٹرنیشنل کا بھی شاکر و ممنون ہے کہ انہوں نے اس مضمون کو سلسلہ وار جماعت کے

اس مُوَقّر اخبار کے صفحات کی زینت بنایا۔

الفضل انٹرنیشنل لندن میں شائع شدہ مضمون میں کچھ اضافے کے ساتھ مسوّدے کو کتابی صورت دینے کے لئے جن دوستوں نے بے لوث تعاون فرمایا اور گرانقدر مشورے دئے ان سب کے لئے بھی سینہ دعائے خیر سے بھرا ہوا ہے۔ ان احباب میں سرفہرست محترم شکیل احمد صاحب ہیں۔

کتاب کے سرورق کی تخلیق کے لئے محترم قمر محمود صاحب مقیم جرمنی نے اپنے تخیّل کو بہت مہارت کے ساتھ قرطاس پر بکھیرا اور صفحات کی ترتیب اور نمبر شمار کے لئے عزیزم حارث احمد مظفر نے بہت وقت صرف کیا۔ مولا کریم انہیں جزائے کثیر عطا فرمائے۔

بحیثیت مربی سلسلہ میرے پہلے مربی ضلع اور میدان عمل کے اسرار و رموز سکھانے والے استاد و مُعَلّم محترم محمد اشرف ضیا صاحب مبلغ انچارج آسٹریا نے جرمنی میں اس کتاب کی اشاعت کو ممکن بنایا خداتعالیٰ ان کے نفوس و اموال میں برکت دے اور بے شمار رحمتوں اور فضلوں سے نوازے۔

خالق کُل حیّ ُ و قیوم اور رؤف و رحیم مولا سے التجا ہے کہ ان صفحات کو نافع الناس بنائے۔ آمین۔

سپردم بِتو مایۂ خویش را

تو دانی حساب کام و بیش را

احقر العباد

لئیق احمد مشتاق

اپریل/2020ء۔

عرضِ حال

خدا تعالیٰ کے فضل و احسان سے خاکسار کو 2019ء میں اس مضمون کو لکھنے کی توفیق ملی اور اُسی کے عطا سے یہ سعادت نصیب ہوئی کہ یہ کتاب مختلف ویب سائٹس کا حصہ بنی۔ بشری کمزوریوں کی وجہ سے اُس کتاب میں املا کی کچھ غلطیاں رہ گئیں جن کا بعد میں پتہ چلا۔ نیز اس عرصہ میں خلفائے کرام کے بعض ایسے ارشادات اور اہل پیغام کے چند حوالے ملے جو اس کتاب کے لئے انتہائی موزوں تھے۔ اس لئے خاکسار نے مندرجہ ذیل باتوں کو مد نظر رکھتے ہوئے اس کتاب کو از سر نو ترتیب دیا ہے۔

☆ گذشتہ ایڈیشن میں موجود اغلاط کی امکانی حد تک درستی کی گئی ہے۔

☆ تمام آیات قرآنیہ کو از سرِ نَو چیک کر کے شامل کیا گیا ہے۔

☆ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کے تین نئے اقتباسات شامل کئے گئے ہیں۔ غیر مبائعین کے تین نئے اعترافی بیان شامل کئے ہیں۔

☆ تمام حوالہ جات اصل ماخذ سے از سر نو چیک کر کے انہیں مزید بہتر اور مکمل بنایا گیا ہے۔

رب رحیم و کریم سے دعا ہے کہ اس کتاب کو سعید فطرت افراد کے لئے ہدایت کا ذریعہ بنائے۔ آمین

لئیق احمد مشتاق

نومبر / 2023ء۔

پیش لفظ

بسم اللہ الرّحمن الرّحیم   نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم   وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ ھوالناصر

اللہ تعالیٰ نے کَتَبَ اللّٰہُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِیْ کے الفاظ میں اپنے پیارے اور برگزیدہ رسولوں سے یہ وعدہ فرمایا ہے کہ مامور من اللہ ہمیشہ خدائی تائیدات و نصرت سے فتحیاب رہتے ہیں اور کوئی دنیوی یا اندرونی و بیرونی مخالفت ان مقاصد کی راہ میں حائل نہیں ہو سکتی جن کی تکمیل کا وعدہ خدائے قادر و قیوم نے خود فرمایا ہوتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اس زمانہ میں اسلام، قرآن کریم اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے عظیم الشان پیغام کی اشاعت و تبلیغ اور تجدید دین کے لئے حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود کو مامور فرمایا، تاکہ لِیُظْهِرَہٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّہٖ کا وعدہ دورِ آخرین میں اپنی پوری شان و شوکت کے ساتھ پورا ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے اذن پاکر یہ پُر جلال پیشگوئی فرمائی: ''اے تمام لوگو سُن رکھو کہ یہ اس کی پیشگوئی ہے جس نے زمین و آسمان بنایا وہ اپنی اس جماعت کو تمام ملکوں میں پھیلا دے گا۔ اور حجّت اور برہان کی رو سے سب پر ان کو غلبہ بخشے گا۔ وہ دن آتے ہیں بلکہ قریب ہیں کہ دنیا میں صرف یہی ایک مذہب ہو گا جو عزت کے ساتھ یاد کیا جائے گا۔ خدا اس مذہب اور اس سلسلہ میں نہایت درجہ اور فوق العادت برکت ڈالے گا اور ہر ایک کو جو اس کے معدوم کرنے

کا فکر رکھتا ہے نامراد رکھے گا۔ اور یہ غلبہ ہمیشہ رہے گا یہاں تک کہ قیامت آجائے گی۔“

(تذکرۃ الشہادتین، روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 66۔ اسلام انٹرنیشنل پبلیکیشنز لمیٹڈ 2009ء)

الٰہی وعدوں کے موافق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے بعد جماعت احمدیہ مسلمہ میں خدا تعالیٰ کی دوسری قدرت کا ظہور ہوا اور مومنوں کے دلوں کو خلافت کی نعمت اور حبل اللہ کے ذریعہ تسکین عطا کی گئی۔ تاہم بعض بدنصیب افراد نے اللہ تعالیٰ کی اس نعمت عظمٰی کی قدر نہ کی اور جماعت میں تفرقہ پھیلانے کی ناکام کوشش میں لگ گئے اور یوں یہ تمام ٹولہ خلافت حقہ اسلامیہ کی برکات نیز ان تمام بشارات اور تائیدات الٰہیہ کے وعدوں سے محروم ہو گیا جو اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کی پیاری جماعت سے کئے تھے۔

اپنے اور غیر اس امر پر شاہد ہیں کہ گزشتہ ایک سو سال کے دوران کس طرح اللہ تعالیٰ کی قولی اور فعلی شہادت حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے جانشین خلیفۃ المسیح سے وابستہ جماعت احمدیہ کے ساتھ قائم رہی ہے۔ آج سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد صاحب خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی قیادت میں جماعت احمدیہ کا یہ قافلہ ترقیات کے نئے زینے طے کرتا ہوا پوری دنیا میں اسلام کا پیغام پھیلا رہا ہے اور تمام اکناف عالم میں موجود احمدی احباب تائیدات الٰہیہ کے نظارے اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں۔

مکرم لئیق احمد مشتاق صاحب مبلغ سلسلہ سرینام نے بہت محنت سے ”جماعت احمدیہ مسلمہ“ اور ”احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور“ کے سو سالہ سفر کا تقابلی جائزہ لیا ہے اور مختلف تاریخی حوالہ جات اور شہادتوں سے یہ ثابت کیا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے کئے گئے عہد بیعت

اور آپ کے دعاوی سے وفا کرنے والی جماعت کس طرح اللہ تعالیٰ کے خاص فضل سے خلافت احمدیہ کے ثمر آور شجرِ سایہ دار کی برکت سے اللہ تعالیٰ کے تمام وعدوں اور بشارات کو خود اپنی آنکھوں سے پورا ہوتے دیکھ رہی ہے اور دن دگنی رات چگنی ترقیات پا رہی ہے جبکہ خلافت کا دامن ہاتھ سے چھوڑنے والے گروہ کا کوئی نام لیوا بھی شاذ ہی ملتا ہے۔ فَاعْتَبِرُوْا يَآاُولِي الْاَبْصَارِ!

اللہ تعالیٰ کرے کہ ہم سب احباب جماعت اللہ تعالیٰ کے اس فضل و احسان پر کہ اس نے ہمیں مسیح محمدی کی اس پاک جماعت میں شامل ہونے کی سعادت عطا کی، اس کا بہت شکر ادا کرنے والے ہوں اور اپنے عہدِ بیعت سے وفا کرتے ہوئے امامِ وقت کے ساتھ اطاعت و محبت اور اخلاص و وفا میں بڑھنے کی توفیق پانے والے بنیں۔ آمین

خاکسار

منیر الدین شمس

ایڈیشنل وکیل التصنیف

منیر الدین شمس

ایڈیشنل وکیل التصنیف لندن۔

صاف دل کو کثرتِ اعجاز کی حاجت نہیں

اِک نشاں کافی ہے گر دِل میں ہے خوفِ کردگار

رنگِ تقویٰ سے کوئی رنگت نہیں ہے خوب تر

ہے یہی ایماں کا زیور ہے یہی دیں کا سنگار

ہر طرف آواز دینا ہے ہمارا کام آج

جس کی فِطرت نیک ہے وہ آئے گا انجام کار

فہرست عناوین

★ابتدائیہ★

گزرے ہوئے سو سال کی تاریخ گواہ ہے　　　سائے کی طرح سایہ فگن ہم پہ خدا ہے

الٰہی اور دینی جماعتیں ہمیشہ اور ہر زمانے میں مشکلات اور مصائب سے گذر کر اپنے مقصود و مطلوب کو پہنچیں۔ انسانی تاریخ اس بات کی گواہی دیتی ہے کہ انبیاء مرسلین اور ان کے ہمراہی ہر زمانے میں مخالفین کا تختہ مشق بنے۔ انہیں زبان، ہاتھ اور ہتھیاروں سے ایذائیں دی گئیں۔ فتح اور کامرانی کی نوید انہیں آغاز میں سنائی گئی لیکن اس مقام تک پہنچنے کے لئے انہیں جذبات جان، مال اور عزت کی قربانیاں دینی پڑیں۔ دنیا کی سب سے سچی پاکیزہ اور مطہر کتاب میں جابجا اس حقیقت کا ذکر موجود ہے۔ لیکن وہ جنہوں نے آخر تک صبر کیا وہ ان فتوحات کا نظارے دیکھنے والے بنے اور اگر انہیں وہ دن دیکھنے سے قبل ہی اجل کا بلاوا آیا تب بھی وہ نفس مطمئنہ لئے اپنے آسمانی آقا کے حضور حاضر ہوئے۔

ہم وہ خوش نصیب لوگ ہیں جو وقت مسیحا میں پیدا ہوئے اور عافیت کے حصار میں داخل ہوئے۔ جب پیاسی روحوں کی سیرابی کے لئے آسمان سے پانی نازل ہوا اور ظلمت کی سیاہ رات چھٹ گئی اور نورِ خدا سے دن آشکار ہوا۔ وہ غلام کامل آیا جس کو خاتم النبیین ﷺ نے چار دفعہ نبی اللہ کے خطاب سے نوازا۔　　{ صحیح مسلم : كِتَاب الْفِتَنِ وَأَشْرَاطِ السَّاعَةِ: باب ذِكْرِ الدَّجَّالِ وَصِفَتِهِ حدیث نمبر 7373 }

سرور کونین ﷺ نے اِس امام الزّمان کو "حکم عدل" کا بے مثل مقام و منصب عطا فرمایا اور اس کے منصب کا ذکر کرتے ہوئے اُسے کاسر صلیب قاتل خنزیر اور تلوار کے جہاد کا خاتمہ کرنے والا قرار دیا اور قلم کے اس بادشاہ کے بارے میں فرمایا کہ وہ دنیا میں خزائن تقسیم کرے گا۔

سنن ابن ماجہ میں موجود اصدق الصادقین کا یہ حکم: " فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَبَايِعُوهُ وَلَوْ حَبْوًا عَلَى الثَّلْجِ فَإِنَّهُ خَلِيفَةُ اللَّهِ الْمَهْدِيُّ " قیامت تک امت مرحومہ کو یہ پیغام سناتا رہے گا کہ: "جب تم امام مہدی کو پاؤ تو اس کی بیعت کرو خواہ تمہیں برف کے پہاڑوں پر سے گھٹنوں کے بل جانا پڑے کیونکہ وہ مہدی اللہ تعالیٰ کا خلیفہ ہے۔" {سنن ابن ماجہ کتاب الفتن بَابُ: خُرُوجِ الْمَهْدِيِّ حدیث نمبر 4084 }

امام الألباني کی "السلسلة الصحيحة باب الفتن و اشراط الساعة والبعث"، "دُرِّ منثور فی تفسیر الماثور، سورة النسا زیر آیت: وَاِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ: اور "مستدرک حاکم کتاب الفتن والملاحم" میں موجود آقا دو جہاں ﷺ کی یہ نصیحت: "قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ أَدْرَكَ مِنْكُمْ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ فَلْيُقْرِئْهُ مِنِّي السَّلاَمَ۔ جو بھی تم میں سے عیسیٰ ابن مریم کو پائے تو اسے میرا سلام پہنچادے" ہمیشہ اس کے مقام و مرتبے کی گواہ رہے گی۔

وہ موعودِ اقوام عالم آیا اور ایک جری پہلوان کی طرح چومکھی لڑ کر كَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِىْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ قَوِىٌّ عَزِيْزٌ (المجادلة: 22) کا فرمان لکھ چھوڑنے والے مالک کے حکم سے ایک نئی جماعت کی بنیاد رکھی اور مرد میدان کی طرح مخالفین کے سامنے سینہ سپر رہا اپنے مشن کو پورا کیا اور یہ پر شوکت اعلان کر کے مالکِ حقیقی کے حضور حاضر ہوا: "خدا تعالیٰ نے مجھے بار بار خبر دی ہے کہ وہ مجھے بہت عظمت دے گا اور میری محبت دلوں میں بٹھائے گا۔ اور میرے سلسلہ کو تمام زمین میں پھیلائے گا اور سب فرقوں پر میرے فرقہ کو غالب کرے گا۔ اور میرے فرقہ کے لوگ اس قدر علم اور معرفت میں کمال حاصل کریں گے کہ اپنی سچائی کے نور اور اپنے دلائل اور

نشانوں کے رُو سے سب کا منہ بند کر دیں گے۔ اور ہر ایک قوم اس چشمہ سے پانی پیئے گی اور یہ سلسلہ زور سے بڑھے گا اور پھولے گا یہاں تک کہ زمین پر محیط ہو جائے گا۔ بہت سی روکیں پیدا ہوں گی اور ابتلاء آئیں گے مگر خدا سب کو درمیان سے اٹھا دے گا اور اپنے وعدہ کو پورا کرے گا۔ اور خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ میں تجھے برکت پر برکت دوں گا یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔ سو اے سننے والو! ان باتوں کو یاد رکھو۔ اور اِن پیش خبریوں کو اپنے صندوقوں میں محفوظ رکھ لو کہ یہ خدا کا کلام ہے جو ایک دن پورا ہو گا۔ میں اپنے نفس میں کوئی نیکی نہیں دیکھتا۔ اور میں نے وہ کام نہیں کیا جو مجھے کرنا چاہیے تھا۔ اور میں اپنے تیئں صرف ایک نالائق مزدور سمجھتا ہوں یہ محض خدا کا فضل ہے جو میرے شامل حال ہوا پس اس خدائے قادر اور کریم کا ہزار ہزار شکر ہے کہ اس مشتِ خاک کو اُس نے باوجود اِن تمام بے ہنریوں کے قبول کیا۔" {تجلّیات الٰہیہ، روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 409، 410}

پھر فرماتے ہیں: "اے تمام لوگو سُن رکھو کہ یہ اس کی پیشگوئی ہے جس نے زمین و آسمان بنایا وہ اپنی اس جماعت کو تمام ملکوں میں پھیلا دے گا۔ اور حجت اور برہان کی رو سے سب پر ان کو غلبہ بخشے گا۔ وہ دن آتے ہیں بلکہ قریب ہیں کہ دنیا میں صرف یہی ایک مذہب ہو گا جو عزت کے ساتھ یاد کیا جائے گا۔ خدا اِس مذہب اور اس سلسلہ میں نہایت درجہ اور فوق العادت برکت ڈالے گا اور ہر ایک جو اس کو معدوم کرنے کا فکر رکھتا ہے نامراد رکھے گا اور یہ غلبہ ہمیشہ رہے گا یہاں تک کہ قیامت آجائے گی۔ اگر اب مجھ سے ٹھٹھا کرتے ہیں تو اس ٹھٹھے سے کیا نقصان کیونکہ کوئی نبی نہیں جس سے ٹھٹھا نہیں کیا گیا۔ پس ضرور تھا کہ مسیح موعود سے بھی ٹھٹھا کیا جاتا۔ جیسا کہ اللہ

تعالیٰ فرماتا ہے، يٰحَسۡرَةً عَلَى الۡعِبَادِ ۚ مَا يَاۡتِيۡهِمۡ مِّنۡ رَّسُوۡلٍ اِلَّا كَانُوۡا بِهٖ يَسۡتَهۡزِءُوۡنَ ۔ (یٰسٓ: 31) پس خدا کی طرف سے یہ نشانی ہے کہ ہر ایک نبی سے ٹھٹھا کیا جاتا ہے۔ مگر ایسا آدمی جو تمام لوگوں کے روبرو آسمان سے اترے گا اور فرشتے بھی اس کے ساتھ ہوں گے اس سے کون ٹھٹھا کرے گا۔ پس اس دلیل سے بھی عقلمند آدمی سمجھ سکتا ہے کہ مسیح موعود کا آسمان سے اترنا محض جھوٹا خیال ہے۔ یاد رکھو کوئی آسمان سے نہیں اترے گا۔ ہمارے سب مخالف جو اب زندہ موجود ہیں وہ تمام مریں گے اور کوئی ان میں سے عیسیٰ ابن مریم کو آسمان سے اترتا نہیں دیکھے گا۔ اور پھر ان کی اولاد جو باقی رہے گی وہ بھی مرے گی اور ان میں سے بھی کوئی آدمی عیسیٰ ابن مریم کو آسمان سے اترتا نہیں دیکھے گا اور پھر اولاد کی اولاد مرے گی۔ اور وہ بھی مریم کے بیٹے کو آسمان سے اترتے نہیں دیکھے گی۔ تب خدا اُن کے دلوں میں گھبراہٹ ڈالے گا کہ زمانہ صلیب کے غلبہ کا بھی گذر گیا اور دنیا دوسرے رنگ میں آگئی مگر مریم کا بیٹا عیسیٰ اب تک آسمان سے نہ اترا۔ تب دانشمند یک دفعہ اس عقیدہ سے بیزار ہو جائیں گے۔ اور تیسری صدی آج کے دن سے پوری نہیں ہوگی کہ عیسیٰ کا انتظار کرنے والے کیا مسلمان کیا عیسائی سخت نومید اور بدظن ہو کر اس جھوٹے عقیدہ کو چھوڑیں گے اور دنیا میں ایک ہی مذہب ہوگا اور ایک ہی پیشوا۔ میں تو تخم ریزی کرنے آیا ہوں سو میرے ہاتھ سے وہ تخم بویا گیا اور اب وہ بڑھے گا اور پھولے گا اور کوئی نہیں جو اس کو روک سکے۔" {تذکرۃ الشہادتین، روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 66، 67}

اس پُر تاثیر اور پر اعجاز پیشگوئی کے ساتھ ساتھ اس مہدی معہود نے جہان فانی سے رخصت ہونے سے قبل اپنے پیروکاروں کو الہام الٰہی کی بنیاد پر یہ خبر بھی دی کہ آخرین کی یہ جماعت "قدرت

ثانی" کی نعمت بھی پائے گی اور گذشتہ انبیاء کی امتوں کی طرح دو قدرتیں دیکھنے والے خوش نصیبوں میں شامل ہوگی۔ فرماتے ہیں: "سواے عزیزو! جبکہ قدیم سے سنّت اللہ یہی ہے کہ خدا تعالیٰ دو قدرتیں دکھلاتا ہے تا مخالفوں کی دو جھوٹی خوشیوں کو پامال کر کے دکھلاوے۔ سو اب ممکن نہیں کہ خدا تعالیٰ اپنی قدیم سنّت کو ترک کر دیوے۔ اس لئے تم میری اس بات سے جو میں نے تمہارے پاس بیان کی غمگین مت ہو اور تمہارے دل پریشان نہ ہو جائیں کیونکہ تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے۔ اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا اور وہ دوسری قدرت نہیں آسکتی جب تک میں نہ جاؤں۔ لیکن جب میں جاؤں گا تو پھر خدا اُس دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیج دے گا جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی"۔۔۔ "میں خدا کی طرف سے ایک قدرت کے رنگ میں ظاہر ہوا اور میں خدا کی ایک مجسم قدرت ہوں۔ اور میرے بعد بعض اور وجود ہوں گے جو دوسری قدرت کا مظہر ہوں گے۔ سو تم خدا کی قدرت ثانی کے انتظار میں اکٹھے ہو کر دعا کرتے رہو۔ اور چاہیے کہ ہر ایک صالحین کی جماعت ہر ایک ملک میں اکٹھے ہو کر دعا میں لگے رہیں تا دوسری قدرت آسمان سے نازل ہو اور تمہیں دکھاوے کہ تمہارا خدا ایسا قادر ہے۔" {الوصیت، روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 305، 306}

پھر چشم فلک نے یہ نظارہ بھی دیکھا کہ جب یہ مہدئ دوراں اپنے آسمانی آقا کے حضور حاضر ہوا تو اُس کا مُصّدقِ اوّل نورِ دین سالارِ کارواں بنا اور "خلیفۃ المسیح الاوّل" کا دائمی لقب پایا۔ ان کے عہد باسعادت میں کچھ حاسدین نے سر اٹھایا اور من مانیاں کر کے اپنے نفسانی خیالات کی تسکین چاہی مگر اُس مرد میدان نے للکارا کہ: "یاد رکھو میرے پاس ایسے خالد بن ولید ہیں جو تمہیں مرتدوں کی طرح سزا دیں گے۔" {بدر قادیان 11/ جولائی 1912ء۔ صفحہ 4۔ جلد 12 شمارہ 2}

یہ اس صاحب جلال بزرگ کا رعب اور دبدبہ تھا کہ چھ سال ان فتنہ پردازوں کی آوازیں ان کے حلق میں دبی رہیں اور انہیں اپنے مذموم خیالات کھل کر پھیلانے کا موقعہ نہ مل سکا۔ مسیح محمدی کے اس جانثار میر کارواں نے تادم واپسیں منصب خلافت کی اس جوانمردی سے حفاظت کی جو رہتی دنیاتک جماعتی تاریخ میں آب زر سے لکھی جائے گی۔

انکار خلافت کا وہ فتنہ جو حضرت حکیم مولوی نور الدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہد میں بار بار سر اٹھانے کی کوشش کرتا رہا بالآخر تقدیر الٰہی نے خلافت اُولیٰ اور خلافت ثانیہ کے سنگم پر اس کی مرکزی جڑوں کو قادیان سے اکھاڑ پھینکا۔ قادر مطلق کی مشیّت نے منکرین خلافت کو خلافت ثانیہ کے آغاز ہی میں قادیان چھوڑ کر چلے جانے پر مجبور کر دیا۔ اور اس طرح اس گروہ کا تعلق احمدیت کے مرکزی تنے سے ہمیشہ کے لئے کٹ گیا۔

مولوی محمد علی صاحب اور ان کے ہم نواؤں نے لاہور جا کر ”احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور“ کی بنیاد رکھی اور اس کے بعد عملاً احمدیت کے نام پر دنیا کے سامنے دو تحریکیں پہلو بہ پہلو چل پڑیں۔ لیکن آنے والے وقت نے گواہی دی کہ عرش کا خدا کس کے ساتھ ہے۔

”وہ جلد جلد بڑھے گا اور اسیروں کی رَستگاری کا موجب ہو گا۔ اور زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا اور قومیں اُس سے برکت پائیں گی۔“

یکم مارچ 1886ء کو ہندوستان کے طول و عرض میں امامِ آخرُالزّمان کے قلم سے بذریعہ اشتہار شائع ہونے والی اس عظیم الشان پیشگوئی کا مصداق اس کا لخت جگر اس کا خلیفہ کسر صلیب کے لئے یورپ کے پہلے تاریخ ساز دورے پر تھا اور دین اسلام کی ترقی اور اشاعت کے نئے منصوبوں پر

برق رفتاری سے کام کر رہا تھا عین اس وقت اُسی مسیح کے نام لیوا اور اُس سے نسبت کے دعویدار اس امام لاثانی کے بارے میں مکروہ پروپیگنڈہ میں مصروف تھے۔ مگر حسنُ و احسان میں باپ کے نظیر بیٹے نے بڑی متانت سے یہ جواب دیا:

اہلِ پیغام! یہ معلوم ہوا ہے مُجھ کو
بعض احبابِ وفا کیش کی تحریروں سے
میرے آتے ہی اِدھر تُم پہ کھلا ہے یہ راز
تم بھی میدانِ دلائل کے ہو رَن بیروں سے

پھر ان خوبصورت الفاظ میں حقیقت حال کو واضح فرمایا:

ماننے والے مرے بڑھ کر رہیں گے تم سے
یہ قضا وہ ہے جو بدلے گی نہ تدبیروں سے
نفس طامع بھی کبھی دیکھتا ہے روئے نجات
فتح ہوتے ہیں کبھی مُلک بھی کف گیروں سے

{اخبار الفضل 11؍ستمبر 1924ء صفحہ نمبر 1۔ جلد 12 نمبر 27۔ کلام محمود نظم نمبر 68}

یہ وہ حقیقت ہے جسے ایک سو سال کا طویل عرصہ گذرنے کے بعد بھی اہل پیغام سمجھ نہیں پا رہے۔ دلائل و براہین کے وہ ہیرے جو مسیح وقت نے اپنی جماعت کو دیئے ان سے منہ موڑ کر

ان کی جگہ چند کھوٹے سکّے لے کر اُسی کے نام لیوا بن کر بے نام منزل کی طرف سر گرداں ہیں۔ مگر ایک صدی سے زائد کا سفر اس بات کا بیّن ثبوت اور واضح دلیل ہے کہ آسمان کس کے ہمرکاب ہے۔اِنّی مَعَ الرّسولِ اَقُومُ{ تذکرہ صفحہ 440۔ ایڈیشن ششم 2006ء قادیان } کے الفاظ نازل کرنے والا مولائے کُل کِس کے ساتھ کھڑا ہے اور آسمانی تائیدیں کس کے ساتھ ہیں۔

14/مارچ 1914ء کو دارالامان سے نکلنے والوں نے اِس دن کو خود یوم الفرقان قرار دیا مگر وہ ذات حق جس نے اپنے عبدِ کامل پر فرقان نازل کی، پھر اُس کے غلامِ کامل کو نذیر بنا کر بھیجا اُسی نے اس کے نام لیوا دو گروہوں میں ایسی فرقان رکھی کہ ایک کی زمین روز بروز تنگ ہوتی جاتی ہے اور دوسرا اکناف عالم میں پھیلتا چلا جا رہا ہے۔ دونوں گرہوں کے درمیان عقائد کی بحث کا طویل سلسلہ چلا۔ امام لاثانی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بذات خود اور سلسلہ کے مقتدر علماء نے اس ضمن میں ہزاروں صفحات لکھے اور سینکڑوں تقاریر کیں اور انتہائی سنجیدگی، شائستگی اور وقار کے ساتھ گم گشتہ راہوں کو راہ حق پہ لانے کی کوشش کی۔ احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور کے بانی محترم مولوی محمد علی صاحب اور ان کے ساتھیوں نے بھی اپنی بساط کے مطابق اس کام کو جاری رکھا۔ اِن حضرات نے دن بدن امام الزمان کے مقام، رتبے اور شان کو کم کرنے کے ساتھ ساتھ اُس کے لختِ جگر خلیفۃ المسیح، خاندان اقدس، علمائے سلسلہ، افراد جماعت اور نظام جماعت کے خلاف انتہائی رقیق اور سوقیانہ تحریریں یادگار چھوڑی ہیں جس کے نمونے ان کی کتب اور اخبار ''پیغام صلح'' میں جابجا بکھرے پڑے ہیں۔ اور ہرزہ سرائی کا یہ سلسلہ آج بھی جاری ہے۔

دو جماعتوں کے قیام اور اہل پیغام کے عقائد میں یکسر تبدیلی پر سرسری نظر ڈالتے ہوئے ہم اس بات کا جائزہ لیتے ہیں کہ وہ تخم ریزی جو مسیح محمدی نے کی اُس سے نسبت کی دعویدار دو جماعتوں میں کون ہے جو اس باغ کی نگہداشت کر رہا ہے۔ کس کی کوششوں کو روح القدس کی تائید حاصل ہے کس کی شبانہ روز محنت اور دعاؤں کا نتیجہ توفیق ایزدی سے حقیقی ترقی کی صورت میں نکل رہا ہے اور کون ہے جو سراب کے پیچھے دوڑ رہا ہے۔

⋆ابتدائی خیالات⋆

ماضی کے دریچے کھول کر ابتدا اُس مطہر زمانے سے کرتے ہیں جب شمعِ بزم خود اس انجمن میں موجود تھا۔ وہ امام کامگار صدیاں جس کی آمد کی منتظر تھیں۔ وہ جری پہلوان سونے کی کان نکال چکا تھا اور ہیروں کے معدن پر اطلاع پا کر آوارگان دشتِ خار کو پکار پکار کر عافیت کے حصار میں داخل کر رہا تھا۔ جمیع اقوام کی طرف بھیجے گئے اس نذیر کی کوشش تھی کہ اس کی آواز ہر طرف پہنچے، تا ہندوستان کے علاوہ باقی دنیا بھی اس کے پیغام کو جانے اور سمجھے۔ اس مقصد کے لئے 1902ء میں ایک انگریزی رسالہ ”ریویو آف ریلیجنز“ کے نام سے جاری کیا گیا، اور مولوی محمد علی صاحب اس کے ایڈیٹر مقرر ہوئے۔

اس رسالے نے بہت جلد قبول عام کی سند حاصل کی۔ رسالہ ریویو آف ریلیجنز کی عالمگیر شہرت دیکھ کر اخبار ”وطن“ کے ایڈیٹر مولوی انشاء اللہ خان نے 1905ء کے آخر میں یہ عجیب تحریک پیش کی کہ اگر آئندہ اس رسالہ میں حضرت مرزا صاحب اور آپ کے مشن کا ذکر نہ ہو تو وہ

مسلمانوں کو بذریعہ اخبار اس کی اعانت کی طرف توجہ دلائیں گے اور خود بھی اس کی اشاعت کے لئے دس روپے ماہوار ادا کریں گے۔اس تحریک پر خواجہ کمال الدین صاحب نے مولوی محمد علی صاحب ایڈیٹر ریویو کے اتفاق رائے سے انہیں اطلاع دی کہ:”آپ سے اور آپ کے ہم رائے دوستوں سے اس حد تک تو متفق ہوں کہ ریویو آف ریلیجنز کو بلا لحاظ فرقہ شائع کیا جائے اور کُل مسلمان جو احمدی یا غیر احمدی ہوں اسے اپنا آرگن سمجھ کر اشاعت دین اسلام میں کوشش کریں۔ ایڈیٹر اور دیگر مدیران رسالہ ہذا کا فرض ہو گا آئندہ اس کے صفحات کو خاص دعاوی حضرت مرزا صاحب سے خالی رکھیں۔“ ان اصحاب کی یہ تجویز جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام تک پہنچی تو حضور نے اسے اس بناء پر ردّ کر دیا کہ:” **مجھے چھوڑ کر کیا مردہ اسلام پیش کروگے**“۔اُسی زمانے میں اِس سوچ کے خلاف زبردست آواز بلند ہوئی اور حضرت اقدس علیہ السلام کے ایک مخلص مرید حبیب الرحمن صاحب حاجی پور نے 28/ فروری 1906ء کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں باقاعدہ اس کے خلاف اپیل بجھوائی، جس میں عرض کیا کہ:”میری سمجھ میں نہیں آتا اگر یہ لوگ اس زمانہ کے رسول کے خیالات اور تعلیم اور وہ کلام ربانی جو اِس رسول پر نازل ہوتا ہے کو چھوڑ دیں گے تو وہ اور کون سی باتیں ہیں جن کی اشاعت کرنا چاہتے ہیں۔ کیا اسلام کسی دوسری چیز کا نام ہے جو اِس رسول سے علیحدہ ہو کر بھی مل سکتا ہے۔ کیا احمد سے علیحدہ ہو کر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا راستہ مل سکتا ہے۔ پھر کیا ایسا معاہدہ کرنے والے اپنی ڈیڑھ اینٹ کی مسجد علیحدہ بنانا چاہتے ہیں“۔ {تاریخ احمدیت جلد2 صفحہ 415۔ ایڈیشن 2007ء پبلشر نظارت نشرواشاعت قادیان}

⭑عقائد میں تبدیلی، بُعد المشرقین⭑

قارئین اہل پیغام کے ابتدائی عقائد و خیالات اور ان میں تبدیلی کا اندازہ مندرجہ ذیل دو حوالوں سے بخوبی لگا سکتے ہیں۔ مگر پہلے یہ دیکھ لیں کہ حکم عدل علیہ الصلوٰۃ والسلام کیا کہتا ہے: ”عقیدہ کی رُو سے جو خدا تم سے چاہتا ہے وہ یہی ہے کہ خدا ایک اور محمد ﷺ اس کا نبی ہے اور خاتم الانبیاء ہے اور سب سے بڑھ کر ہے۔ اب بعد اس کے کوئی نبی نہیں مگر وہی جس پر بروزی طور سے محمدیت کی چادر پہنائی گئی۔ کیونکہ خادم اپنے مخدوم سے جدا نہیں اور نہ شاخ اپنی بیخ سے جدا ہے۔ پس جو کامل طور پر مخدوم میں فنا ہو کر خدا سے نبی کا لقب پاتا ہے، وہ ختم نبوت کا خلل انداز نہیں۔ جیسا کہ تم جب آئینہ میں اپنی شکل دیکھو تو تم دو نہیں ہو سکتے بلکہ ایک ہی ہو اگرچہ بظاہر دو نظر آتے ہیں۔ صرف ظِلّ اور اصل کا فرق ہے۔ سو ایسا ہی خدا نے مسیح موعود میں چاہا۔ یہی بھید ہے کہ آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں کہ مسیح موعود میری قبر میں دفن ہو گا۔ یعنی وہ میں ہی ہوں۔ اور اس میں دورنگی نہیں آئی۔“ {کشتی نوح، روحانی خزائن جلد19۔ صفحہ نمبر15-16۔ ایڈیشن 1984ء، مطبوعہ لندن}

”میں اُس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اُسی نے مجھے بھیجا ہے اور اُسی نے میرا نام نبی رکھا ہے اور اُسی نے مجھے مسیح موعود کے نام سے پکارا ہے اور اُس نے میری تصدیق کے لئے بڑے بڑے نشان ظاہر کئے ہیں جو تین لاکھ تک پہنچتے ہیں جن میں سے نمونہ کے طور پر کسی قدر اس کتاب میں لکھے گئے ہیں۔ اگر اس کے معجزانہ افعال اور کھلے کھلے نشان جو ہزاروں تک پہنچ گئے ہیں میرے صدق پر گواہی نہ دیتے تو میں اس کے مکالمہ کو کسی پر ظاہر نہ کرتا۔ اور نہ یقینا کہہ سکتا کہ یہ اُس کا کلام ہے۔ پر اُس نے اپنے اقوال کی تائید میں وہ افعال دکھائے جنہوں نے اُس کا چہرہ دکھانے کے لئے ایک صاف اور روشن آئینہ کا کام دیا۔“ {حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد22 صفحہ 503۔ ایڈیشن 1984ء}

ادارہ اخبار پیغام صلح نے 16/ اکتوبر 1913ء کے شمارہ میں درج ذیل اعلان شائع کیا: ”معلوم ہوا ہے کہ بعض احباب کو کسی نے غلط فہمی میں ڈال دیا ہے کہ اخبار ہٰذا کے ساتھ تعلق رکھنے والے یا ان میں سے کوئی ایک سیدنا و ہادینا حضرت مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مدارج عالیہ کو اصلیت سے کم یا استخفاف کی نظر سے دیکھتا ہے۔ ہم تمام احمدی جن کا کسی نہ کسی صورت میں اخبار ”پیغام صلح“ کے ساتھ تعلق ہے خدا تعالیٰ کو جو دلوں کے بھید جاننے والا ہے حاضر و ناظر جان کر علی الاعلان کہتے ہیں کہ ہماری نسبت اس قسم کی غلط فہمی پھیلانا محض بہتان ہے۔ ہم حضرت مسیح موعود و مہدی معہود کو اس زمانے کا نبی رسول اور نجات دہندہ مانتے ہیں۔ اور جو درجہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنا بیان فرمایا ہے اس سے کم و بیش کرنا موجب سلب ایمان سمجھتے ہیں۔ ہمارا ایمان ہے کہ دنیا کی نجات حضرت نبی کریم ﷺ اور آپ کے غلام حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ایمان لائے بغیر نہیں ہو سکتی۔ اس کے بعد ہم اس کے خلیفہ برحق سیدنا و مرشدنا و مولانا حضرت مولوی نور الدین صاحب خلیفۃ المسیح کو بھی سچا پیشوا سمجھتے ہیں۔ اس اعلان کے بعد اگر کوئی ہماری نسبت بدظنی پھیلانے سے باز نہ آئے تو ہم اپنا معاملہ خدا پر چھوڑتے ہیں۔“ {پیغام صلح مورخہ 16/ اکتوبر 1913ء صفحہ 2 کالم 3۔ جلد 1، شمارہ 42۔

{http:aaiil.org/urdu/articles/paighamesulah/

”۔۔۔ہمارا ایمان ہے کہ حضرت مسیح موعود و مہدی موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اللہ تعالیٰ کے سچے رسول تھے اور اس زمانہ کی ہدایت کے لئے دنیا میں نازل ہوئے اور آج آپ کی متابعت میں ہی دنیا کی نجات ہے۔ اور ہم اس امر کا ظہار ہر میدان میں کرتے ہیں اور کسی کی خاطر ان عقائد کو بفضلہٖ تعالیٰ نہیں چھوڑ سکتے۔“ {پیغام صلح مورخہ 7/ ستمبر 1913ء صفحہ 3 کالم 2۔ جلد 1، شمارہ 25}

اخبار پیغام صلح ”عملی زندگی کا نمونہ“ کے عنوان سے ایک نظم میں لکھتا ہے

سمجھ لو اے عزیزو ہاں سمجھ لو! نہ تعلیمِ مسیحا کو بھلائیں

نبی، مُلہم، مجدّد وہ ہیں سب کچھ زُبان سے ہم بھی یونہی کہتے جائیں

{پیغام صلح مورخہ 28/ دسمبر 1913ء صفحہ 8 کالم 1۔ جلد 1، شمارہ 72}

اب ایک صدی گزرنے کے بعد خیالات ملاحظہ ہوں۔ موجودہ امیر ڈاکٹر عبد الکریم سعید صاحب بیان کرتے ہیں: ”آپ کا مجھ سے سوال ہے کہ کیا میں حضرت مرزا غلام احمد کو نبی مانتا ہوں تو میرا جواب ہے کہ نبی صلعم نے کسی بھی نئے نبی کے آنے کی گنجائش باقی نہیں چھوڑی۔ اور مرزا صاحب کا بھی یہی عقیدہ رہا تو پھر میں کیسے آپ کو نبی مانوں ؟۔۔۔ ہم سب کے سامنے قرآن کریم پڑے ہیں اور میں اس پر حلفاً بیان دیتا ہوں کہ میں رسول کریم صلعم کے بعد کسی بھی نئے یا پرانے نبی کے آنے پر یقین نہیں رکھتا۔۔۔ میرے آگے قرآن پڑا ہے اور میں یہ حلفاً کہتا ہوں کہ احمدیہ انجمن لاہور کا کوئی ممبر مرزا غلام احمد کو نبی نہیں مانتا۔ اگر یوں ہوتا تو میں کیسے ایسی جماعت کا امیر بننے کے لئے تیار ہوتا بلکہ میں تو احمدی بھی نہ ہوتا۔“

{تقریر حضرت امیر ڈاکٹر عبد الکریم سعید، مورخہ 15/ اپریل 2017ء۔ پیغام صلح صفحہ 6-7 یکم تا 31 مئی 2017، جلد 2 شمارہ 9-10}

ایک اور موقع پر کہا: ”ہم سب کو چاہیے کہ ہم سب جو نصائح ہمیں اپنے زمانے کے امام سے حاصل ہوئیں ان پر عمل کریں۔ اور اپنے امام کو ایک لمحہ کے لئے بھی ایسا امام نہ سمجھیں کہ وہ نبی تھے۔ کیونکہ نہ انہوں نے کہا کہ ”میں نبی ہوں“ اور نہ انہوں نے کہا کہ ”کوئی اور نبی آئے گا۔“

{تقریر سالانہ دعائیہ 28/ دسمبر 2017ء، پیغام صلح صفحہ نمبر 4، یکم تا 30 اپریل 2018ء شمارہ 7-8}

روشن ہوا جو ایک نئی زندگی کے نام لوگوں نے اس دیئے میں بھی ظلمت اسیر کی

مسیح محمدی علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہے: ”جو میرے ہیں وہ مجھ سے جدا نہیں ہو سکتے نہ مصیبت سے نہ لوگوں کے سب و شتم سے نہ آسمانی ابتلاؤں اور آزمائشوں سے اور جو میرے نہیں وہ عبث دوستی کا دم مارتے ہیں کیونکہ وہ عنقریب الگ کئے جائیں گے اور ان کا پچھلا حال اُن کے پہلے سے بدتر ہو گا۔“ {انوار السلام، روحانی خزائن جلد 9، صفحہ 24۔ ایڈیشن 1984ء}

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں: ”اب خدا تعالیٰ نے یہ مقدر کر دیا ہے کہ وہ دنیا پر مقام ختم نبوت جماعت احمدیہ کے ذریعہ واضح کرے۔ اللہ تعالیٰ نے یہ مقدر کر دیا ہے کہ اسلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا اَب جماعت احمدیہ کے ذریعہ دنیا پر لہرایا جائے اور اس مقصد کے حصول کے لئے ہم گذشتہ 123 برس سے قربانیاں دیتے چلے آرہے ہیں اور انشاء اللہ قربانیاں دیتے چلے جائیں گے یہاں تک کہ تمام دنیا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع ہو جائے۔۔۔ ہم احمدیوں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خاتمیتِ نبوت پر اس سے زیادہ اور کئی گنا بڑھ کر یقین ہے، اور اس کا فہم و ادراک ہے جتنا کسی بھی دوسرے مسلمان کو آپ کے خاتم النبیین ہونے کی حقیقت کا ادراک اور یقین ہے۔ اور یہ یقین ہمارے دلوں میں ہماری روحوں میں زمانے کے امام اور مہدی دوراں اور حضرت محمد مصطفی ﷺ کے عاشقِ صادق نے پیدا فرمایا ہے۔“ {الفضل انٹرنیشنل 30/ستمبر 2011ء صفحہ 1۔ جلد 18 شمارہ 39}

⭑مسئلہ تکفیر⭑

فرزند ارجمند حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر مولوی محمد علی صاحب اور آپ کے رفقا کی جانب سے جو الزام بڑی شدت سے لگایا اور دہرایا جاتا ہے وہ یہ کہ آپ نے کلمہ گو مسلمانوں کو کافر قرار دیا ہے۔ اور گذشتہ ایک سو سال میں ان کی طرف سے شائع شدہ لٹریچر میں ’’احمدیہ انجمن اشاعت اسلام کے عقائد‘‘ بڑے طمطراق سے پیش کئے جاتے ہیں اور یہ لکھا جاتا ہے کہ: ’’کوئی کلمہ گو کافر نہیں۔‘‘

اخبار پیغام صلح کا ایک اداریہ ملاحظہ ہو: ’’پھر ایسا وقت بھی آیا کہ ’’صدر انجمن احمدیہ قادیان‘‘ میں بانی تحریک احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانیؒ کے عقائد کے برعکس افراط و تفریط پر مبنی تکفیری نظریات کو منظم انداز میں فروغ دیا جانا شروع کیا گیا۔ وہ تحریک جو اصلاح کے لئے کھڑی ہوئی تھی جب امت کے لئے فتنہ بنتی دکھائی دی تو مجاہد و مجدد احمدیت مولانا محمد علیؒ نے اصلاح کی کوشش کی مگر ناکامی پر ان تکفیری عقائد سے بیزاری اور لاتعلقی کا اعلان کرتے ہوئے انتہائی نامساعد حالات میں 1914ء میں احمدیہ انجمن لاہور کی بنیاد رکھی اور احمدیہ تحریک کی اصل روح اعلائے کلمۃ اللہ اور اصل عقائد کو بچالیا۔‘‘ {پیغام صلح یکم تا 31/ دسمبر 2014ء صفحہ 2۔ جلد 101، شمارہ 24،23}

موجودہ امیر ڈاکٹر عبد الکریم سعید صاحب بیان کرتے ہیں: ’’سب سے اہم بات جو ہم نے دنیا پر ظاہر کرنی ہے اور اسے میں سب کا فرض سمجھتا ہوں وہ یہ ہے کہ احمدیہ انجمن لاہور کا قیام اس لئے ضروری ہوا کہ مولانا محمد علی رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے رفقاء اسلام اور امام زماں کے اصلی عقیدے کے علاوہ کسی اور دین یا خیالات کے ساتھ سمجھوتہ ہرگز نہیں کرسکتے تھے اور نہ یہ اس بات کو قبول

کرسکتے تھے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی اور نبی آسکتا ہے اور نہ کوئی کلمہ گو حضرت صاحب کو نہ ماننے کی وجہ سے کافر اور دائرہ اسلام سے خارج تصور کیا جا سکتا ہے۔"

{پیغام صلح یکم تا 31/ دسمبر 2013ء صفحہ 3۔ جلد 100، شمارہ 23، 24}

"ہم ہی ایک وہ واحد جماعت ہیں جو تمام کلمہ گوؤں کو مسلمان سمجھتی ہے اور رسول کریم ﷺ کے بعد نہ کسی پرانے نہ نئے نبی آنے کے انتظار میں ہے۔ اور اس طرح یہ جماعت ہی ہے جو خاتم النبیین کے عقیدے پر قائم ہے۔ ہم ہی ہیں جو خاتم النبیین کی کسی تشریح میں نہیں الجھتے اور اسی تشریح پر ایمان رکھتے ہیں جو آپ ﷺ نے خود فرمائی۔ آپ نے فرمایا انا خاتم النبیین لا نبی بعدی ہم یہ بھی یقین رکھتے ہیں کہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب نے نبی ہونے کا دعویٰ نہیں کیا بلکہ بار بار اور اپنی زندگی کے آخری گھنٹوں تک مسلسل اس کا انکار کیا۔ حضرت مولوی محمد علی رحمۃ اللہ علیہ کا اپنے ساتھیوں کے ساتھ قادیان چھوڑنا اور لاہور میں آجانا آپ کے اس انکار نبوت پر مکمل یقین کی وجہ سے ہی تھا۔ اور اسی مقصد کے لئے تھا کہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب کی اصل تعلیم کو زندہ رکھا جائے۔"

{پیغام صلح یکم تا 31/ مئی 2014ء، صفحہ 2۔ جلد 101، شمارہ 10، 9}

اِس زمانے کا نذیر اس نازک مسئلے پر کیا لکھتا ہے وہ قارئین کی نذر ہے: "دراصل یہ بیچارے ہمیشہ اسی تلاش میں رہتے ہیں کہ کوئی سبب ایسا پیدا ہو جاوے کہ جس سے میری ذلت اور اہانت ہو۔ مگر اپنی بدقسمتی سے آخر نامُراد ہی رہتے ہیں۔ پہلے ان لوگوں نے میرے پر کفر کا فتویٰ تیار کیا اور قریباً دو سو مولوی نے اس پر مہریں لگائیں اور ہمیں کافر ٹھہرایا گیا۔ اور ان فتووں میں یہاں تک تشدّد کیا گیا کہ بعض علماء نے یہ بھی لکھا ہے کہ یہ لوگ کفر میں یہود اور نصاریٰ سے بھی بدتر ہیں

اور عام طور پر یہ بھی فتوے دئے کہ ان لوگوں کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن نہیں کرنا چاہیے، اور ان لوگوں کے ساتھ سلام اور مصافحہ نہیں کرنا چاہیے۔ اور ان کے پیچھے نماز درست نہیں کافر جو ہوئے۔ بلکہ چاہیے کہ یہ لوگ مسجد میں داخل نہ ہونے پاویں کیونکہ کافر ہیں۔ مسجدیں ان سے پلید ہو جاتی ہیں۔ اور اگر داخل ہو جائیں تو مسجد کو دھو ڈالنا چاہیے۔ اور ان کا مال چرانا درست ہے۔ اور یہ لوگ واجب القتل ہیں کیونکہ مہدی خُونی کے آنے سے انکاری اور جہاد سے منکر ہیں۔ مگر باوجود ان فتووں کے ہمارا کیا بگاڑا۔ جن دنوں میں یہ فتویٰ ملک میں شائع کیا گیا اُن دنوں میں دس آدمی بھی میری بیعت میں نہ تھے مگر آج خدا تعالیٰ کے فضل سے تین لاکھ سے بھی زیادہ ہیں اور حق کے طالب بڑے زور سے اس جماعت میں داخل ہو رہے ہیں۔ کیا مومنوں کے مقابل پر کافروں کی مدد خدا ایسی ہی کیا کرتا ہے۔ پھر اس جھوٹ کو تو دیکھو کہ ہمارے ذمّہ یہ الزام لگاتے ہیں کہ گویا ہم نے بیس کروڑ مسلمان اور کلمہ گو کو کافر ٹھہرایا۔ حالانکہ ہماری طرف سے کوئی سبقت نہیں ہوئی۔ خود ہی ان کے علماء نے ہم پر کفر کے فتوے لکھے اور تمام پنجاب اور ہندوستان میں شور ڈالا کہ یہ لوگ کافر ہیں اور نادان لوگ ان فتووں سے ایسے ہم سے متنفّر ہو گئے کہ ہم سے سیدھے منہ سے کوئی نرم بات کرنا بھی ان کے نزدیک گناہ ہو گیا۔ کیا کوئی مولوی یا کوئی اور مخالف یا کوئی سجادہ نشین یہ ثبوت دے سکتا ہے کہ پہلے ہم نے ان لوگوں کو کافر ٹھہرایا تھا اگر کوئی ایسا کاغذ یا اشتہار یا رسالہ ہماری طرف سے ان لوگوں کے فتوٰئ کفر سے پہلے شائع ہوا ہے جس میں ہم نے مخالف مسلمانوں کو کافر ٹھہرایا ہو تو وہ پیش کریں، ورنہ خود سوچ لیں یہ کس قدر خیانت ہے کہ کافر تو ٹھہراویں آپ اور پھر ہم پر یہ الزام لگاویں کہ گویا ہم نے تمام مسلمانوں کو کافر ٹھہرایا ہے۔ اس قدر خیانت اور جھوٹ اور خلاف واقعہ تہمت کس قدر دل آزار ہے۔ ہر ایک عقلمند سوچ سکتا

ہے کہ پھر جبکہ ہمیں اپنے فتووں کے ذریعہ سے کافر ٹھہرا چکے اور آپ ہی اس بات کے قائل بھی ہوگئے کہ جو شخص مسلمان کو کافر کہے تو کفر اُلٹ کر اُسی پر پڑتا ہے تو اِس صورت میں کیا ہمارا حق نہ تھا کہ بموجب اُنہی کے اقرار کے ہم ان کو کافر کہتے۔ غرض ان لوگوں نے چند روز تک اس جھوٹی خوشی سے اپنا دل خوش کر لیا کہ یہ لوگ کافر ہیں۔ اور پھر جب وہ خوشی باسی ہوگئی اور خدا نے ہماری جماعت کو تمام ملک میں پھیلا دیا تو پھر کسی اور منصوبہ کی تلاش میں لگے۔"

{حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد نمبر22 صفحہ نمبر122 تا124}

پھر منکرین اور مخالفین کے بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام بہ بانگ دہل فرماتے ہیں: "میں یہ کہتا ہوں کہ چونکہ میں مسیح موعود ہوں اور خدا نے عام طور پر میرے لئے آسمان سے نشان ظاہر کئے ہیں۔ پس جس شخص پر میرے مسیح موعود ہونے کے بارہ میں خدا کے نزدیک اتمام حُجّت ہو چکا ہے اور میرے دعوے پر وہ اطلاع پا چکا ہے وہ قابل مواخذہ ہو گا۔ کیونکہ خدا کے فرستادوں سے دانستہ منہ پھیرنا ایسا امر نہیں کہ اُسپر کوئی گرفت نہ ہو۔ اس گناہ کا دادخواہ میں نہیں ہوں بلکہ ایک ہی ہے جس کی تائید کے لئے میں بھیجا گیا یعنی **حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ**۔ جو شخص مجھے نہیں مانتا وہ میرا نہیں بلکہ اس کا نافرمان ہے جس نے میرے آنے کی پیشگوئی کی۔ ایسا ہی عقیدہ میرا آنحضرت ﷺ پر ایمان لانے کے بارہ میں یہی ہے کہ جس شخص کو آنحضرت ﷺ کی دعوت پہنچ چکی ہے اور وہ آپ کی بعثت سے مطلع ہو چکا ہے خدا تعالیٰ کے نزدیک آنحضرت ﷺ کی رسالت کے بارہ میں اس پر اتمام حجت ہو چکا ہے وہ اگر کفر پر مر گیا تو ہمیشہ کی جہنم کا سزاوار ہو گا۔"

{حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد نمبر22 صفحہ نمبر185،184}

پھر فرماتے ہیں:"میرا انکار میرا انکار نہیں بلکہ یہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار ہے۔ کیونکہ جو میری تکذیب کرتا ہے وہ میری تکذیب سے پہلے معاذ اللہ اللہ تعالیٰ کو جھوٹا ٹھہرا لیتا ہے۔۔۔ میں دعویٰ سے کہتا ہوں کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ سے وَالنَّاسِ تک سارا قرآن چھوڑنا پڑے گا۔ پھر سوچو کہ کیا میری تکذیب کوئی آسان امر ہے۔ میں از خود نہیں کہتا خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ حق یہی ہے کہ جو مجھے چھوڑے گا اور میری تکذیب کرے گا وہ زبان سے نہ کرے مگر عمل سے اُس نے سارے قرآن کی تکذیب کر دی اور خدا کو چھوڑ دیا۔"

{ملفوظات جلد چہارم، صفحہ 15،14۔ ایڈیشن 1984ء لندن}

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی اس مسئلہ پر واضح لفظوں میں روشنی ڈالی فرماتے ہیں:"ہر نبی کے زمانے میں لوگوں کے کفر اور ایمان کے اصول کلام الٰہی میں موجود ہیں۔ جب کوئی نبی آیا اُس کے ماننے اور نہ ماننے والوں کے متعلق کیا دقت رہ جاتی ہے۔ ایچا پیچی کرنی اور بات ہے ورنہ اللہ تعالیٰ نے کفر ایمان شر کو کھول کر بیان کر دیا ہے۔ پہلے نبی آتے رہے ان کے وقت دو ہی قومیں تھیں ماننے والے اور نہ ماننے والے کیا ان کے متعلق کوئی شبہ نہیں پیدا ہوا؟ اور کوئی سوال اٹھا کہ نہ ماننے والوں کو کیا کہیں جو اب تم کہتے ہو کہ مرزا صاحب کو نہ ماننے والوں کو کیا کہیں۔۔۔ غرض کفر و ایمان کے اصول تم کو بتا دئے گئے ہیں۔ حضرت صاحب خدا کے مرسل ہیں اگر وہ نبی کا لفظ اپنی نسبت نہ بولتے تو بخاری کی حدیث کو نعوذ باللہ غلط قرار دیتے، جس میں آنے والے کا نام نبی اللہ رکھا ہے۔ پس وہ نبی کا لفظ بولنے پر مجبور ہیں۔ اب ان کو ماننے اور انکار کا مسئلہ صاف ہے عربی بولی میں کفر انکار کو ہی کہتے ہیں۔ ایک شخص اسلام کو مانتا ہے اس حصہ میں اس کو

اپنا قریبی سمجھ لو جس طرح پر یہود کے مقابلہ میں عیسائیوں کو قریبی سمجھتے ہو۔ اسی طرح پر مرزا صاحب کا انکار کر کے ہمارے قریبی ہو سکتے ہیں۔ اور پھر مرزا صاحب کے بعد میر انکار ایسا ہی ہے جیسے رافضی صحابہ کا کرتے ہیں۔ ایسا صاف مسئلہ ہے مگر نکمّے لوگ اس میں بھی جھگڑتے رہے ہیں۔ اور کوئی کام نہیں ایسی باتوں میں لگے رہتے ہیں۔" {بدر قادیان 11/ جولائی 1912ء، صفحہ 3،4۔ جلد 12 شمارہ 2}

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: "جب آپ ہمیں کافر کہتے ہیں اور سارے مسلمان کافر کہہ رہے ہیں تو آپ ہمیں حضرت محمد ﷺ کا کافر کہہ رہے ہیں جو واقعہ کے خلاف ہے۔ ہم کہتے ہیں کہ ہم آنحضرت ﷺ پر دل و جان سے ایمان لاتے ہیں آپ کے دین کے عاشق آپ کے ادنیٰ غلام قرآن کریم کے تابع سنت کے تابع دعویٰ ہمارا یہ ہے آپ کہتے ہیں۔ نہیں جھوٹ بولتے ہو۔ تم آنحضرت ﷺ کے کافر ہو۔ اس لئے ہمارے دعویٰ کے خلاف آپ بات کر رہے ہیں، یہ انصاف نہیں ہے۔ ہم جن معنوں میں آپ کو کافر کہتے ہیں، آپ کے دعویٰ کے مطابق کہتے ہیں۔ اس لئے آپ کو شکوہ کس بات کا ہے۔ ہم کہتے ہیں آپ امام مہدی کے کافر ہیں۔ اب آپ بتائیے کہ ہمارے لئے اور معقول راستہ کونسا ہے۔ جس کو ہم نے امام مہدی مانا یا تو ہم جھوٹ بول رہے یا سچ بول رہے ہیں۔ تیسری تو شکل ہی کوئی نہیں۔ ہم نے سچا سمجھ کے مانا ہے اس میں تو کوئی شک نہیں، ورنہ اتنی مصیبتیں کیوں اٹھاتے اس راستے میں۔ پاکستان میں جو ہم سے ہو رہا ہے وہ کوئی جھوٹی قوم تو برداشت نہیں کر سکتی، ہم نے یقیناً سچا سمجھ کے مانا ہے تو جو امام مہدی کو سمجھتا ہے کہ امام مہدی آگیا اور سچا ہے، اس کے منکر کو وہ امام مہدی کا منکر نہ کہے تو کیا کہے گا۔ کیا اس کے سوا کوئی تیسری صورت ہے ہمارے لئے؟۔۔۔ جو شخص اپنے آپ کو مسلمان کہے یا کلمہ پڑھ لے اس کو غیر مسلم کہنے کا کسی کو کوئی حق نہیں ہے۔ نہ جماعت احمدیہ کو ہے نہ کسی اور جماعت

کو ہے۔ اس لئے ہم آپ کے اقرار کے خلاف کبھی کوئی فتویٰ نہ دیتے ہیں، نہ آج تک کبھی دیا ہے۔ ہم کہتے ہیں آپ مسلمان ہیں لیکن مسلمان رہتے ہوئے امام مہدی کا آپ نے انکار کیا جس کو ہم امام مہدی سمجھتے ہیں۔ اس لئے امام مہدی کے منکر پر وہی فتویٰ ہے جو آپ کے علماء کا فتویٰ ہے، متفقہ فتویٰ ہے۔ امام مہدی کی ضرورت کیا ہے؟ سوال یہ کہ اگر امام مہدی آئے گا تو آپ کو غور کرنا چاہیے کہ آئے گا کس کام کے لئے، ایک طرف خدا اس کو مقرر کرے چودہ سو سال انتظار کو ہو گئے ہیں آپ کے نزدیک ابھی نہیں آیا۔ کل آجائے فرض کریں تو دوسری طرف انکار کی جازت دے دے۔ عقل کے خلاف بات ہے۔ یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ عظیم الشان دینی تحریک کی خاطر خدا تعالیٰ کسی کو امام بنائے اور ماننے والوں سے کہہ دے کہ تم اس کا بے شک انکار کرو، فرق ہی کوئی نہیں پڑتا۔ اس لئے ہماری پوزیشن ایک مجبوری کی پوزیشن ہے یا ہم جھوٹے ہیں کہ ہم ان کو سچا امام مہدی سمجھ رہے ہیں۔ جب ہم سچا سمجھتے ہیں تو ہمارے پاس چارہ ہی کوئی نہیں کہ جس کو ہم امام مہدی کہتے ہیں جو اس کا منکر ہے ہم اسے امام مہدی کا کافر کہیں گے۔ لیکن غیر مسلم نہیں کہیں گے۔ آپ ہمیں غیر مسلم کہتے ہیں یہ زیادتی ہے اس کی قرآن اجازت نہیں دیتا۔"

{الفضل انٹرنیشنل لندن 22/ جنوری 2004ء صفحہ 13۔ جلد 11، شمارہ 3}

پس حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام خود اور آپ کے خلفائے برحق اس مسئلے کو بڑی صراحت اور وضاحت کے ساتھ مخالفین کو آئینہ دکھا کر بیان کر چکے ہیں مگر اہل پیغام کی باسی کڑہی میں ابھی تک ابال اُٹھ رہا ہے۔ اور باوجود اس کے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام کے حقیقی نام لیوا عملاً دنیا کے کناروں تک پھیل چکے ہیں یہ آج بھی مخالفین کے جذبات کو یہ کہہ کر

انگیخت کرنے کی کوشش کرتے ہیں کہ قادیانی کلمہ گو کو کافر قرار دیتے ہیں مگر ہم آپ کو مسلمان سمجھتے ہیں۔

⭑لاہور میں پاک ممبر⭑

اہل پیغام امام عالی مقام علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جس الہام کو بہت کثرت کے ساتھ اپنے حق میں پیش کرتے ہیں اور ان کی کتب اور لٹریچر کے سرورق اس سے بھرے پڑے ہیں وہ 13/دسمبر 1900ء کا الہام ہے:"لاہور میں ہمارے پاک ممبر موجود ہیں ان کو اطلاع دی جاوے۔نظیف مٹی کے ہیں۔" {تذکرہ، صفحہ 328۔ایڈیشن ششم 2006ء قادیان}

لیکن حقائق اور شواہد ان کو اس پاک زمرے میں شامل نہیں کرتے کیونکہ وہ اُس وقت لاہور میں موجود نہ تھے اور نہ انہیں اطلاع دی گئی۔ اس ضمن میں مورخ احمدیت محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد کا ایک تحقیقی مضمون روزنامہ الفضل ربوہ میں شائع شدہ ہے۔اس کا خلاصہ درج ذیل ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مورخہ 28/اگست 1900ء کو ایک اشتہار شائع فرمایا اور اپنے قلم مبارک سے لکھا:"لاہور میں میرے ساتھ تعلق رکھنے والے پندرہ بیس آدمی سے زیادہ نہیں ہیں"۔حضرت اقدس علیہ السلام کی تحریرات میں درج ذیل مخلصین کے نام ملتے ہیں اور یہی اس الہام کے حقیقی مصداق ہیں۔ 1میاں معراج دین صاحب لاہوری۔2مفتی محمد صادق صاحب۔3صوفی محمد علی صاحب کلرک۔4خلیفہ رجب دین صاحب۔5 حکیم محمد حسین صاحب قریشی۔6حکیم محمد حسین صاحب تاجر مرہم عیسیٰ۔7میاں چراغ دین صاحب۔8میاں فیروز دین

صاحب۔9 شیخ رحمت اللہ صاحب۔10 سید فضل شاہ صاحب۔ 11 منشی تاج الدین۔ 12 حکیم نور محمد صاحب۔ 13 حکیم فضل الٰہی صاحب۔ 14 شیخ نبی بخش صاحب۔ 15 حافظ فضل احمد صاحب۔16 مولوی غلام حسین صاحب۔ 17 منشی مولا بخش صاحب۔ 18 کرم الٰہی صاحب۔ 19 میاں عبد السبحان صاحب۔ 20 میاں عبد العزیز صاحب۔ان بیس ناموں کے علاوہ حضرت مسیح پاک کی تحریرات میں اور کوئی نام نہیں ملتا۔ ان احباب کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بحکم خداوندی بذریعہ خط اس الہام کی خبر دی۔ نظیف مٹی سے بنے یہ تمام مخلصین بہشتی مقبرہ کے قطعہ خاص میں مدفون ہیں۔ جس وقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو یہ الہام ہوا اس وقت مولوی محمد علی صاحب قادیان میں،خواجہ کمال الدین صاحب پشاور اور ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب فاضلکا میں موجود تھے۔ اور ڈاکٹر سید محمد حسین صاحب نے 1900ء تک بیعت ہی نہیں کی تھی۔اس لئے یہ احباب کسی طرح بھی اس الہام کے مصداق نہیں ہوسکتے۔

{روزنامہ الفضل 25 نومبر 2005ء صفحہ 3،4۔ جلد 55۔90، شمارہ 263}

⭑افرادِ جماعت کی بیعت⭑

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں: ”جو لوگ اس دعوت بیعت کو قبول کر کے اس سلسلہ مبارکہ میں داخل ہو جائیں وہی ہماری جماعت سمجھے جائیں اور وہی ہمارے خاص دوست متصوّر ہوں۔ اور وہی ہیں جن کے حق میں خدا تعالیٰ نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ میں انہیں ان کے غیروں پر قیامت تک فوقیت دوں گا اور برکت اور رحمت ان کے شامل حال رہے گی اور مجھے فرمایا کہ تو میری اجازت سے اور میری آنکھوں کے روبرو یہ کشتی تیار کر جو لوگ تجھ سے بیعت کریں گے خدا کا ہاتھ ان کے ہاتھوں پر ہو گا۔“

{اشتہار 12/ جنوری 1889ء۔ مجموعہ اشتہارات جلد اوّل صفحہ 192، 191}

محترم مولوی محمد علی صاحب نے 22/ مارچ 1914ء کو لاہور میں ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب کے مکان پر پہلی شوریٰ بلائی۔ اس میں جو فیصلے ہوئے ان میں یہ بھی شامل ہے کہ: ”جس بزرگ کو احمدی قوم کا امیر سمجھا جائے اس کے ہاتھ پر ان لوگوں کی بیعت لازم نہ ہو جو پہلے سے احمدی ہیں۔“

{پیغام صلح از یکم تا 31/ دسمبر 2013ء صفحہ 59۔ جلد نمبر 100، شمارہ 23-24}

مگر اب حضرت امیر ڈاکٹر عبد الکریم سعید صاحب فرماتے ہیں: ”ہم اگر کسی سلسلہ میں بیعت نہیں کرتے تو ہمیں کیا ضرورت ہے کہ ہم اس کے لئے اپنے کام چھوڑ کر یہاں آئیں گے ضرورت پڑنے پر اس کے لئے جان دینے سے بھی گریز نہیں کریں گے۔ یہ کافی نہیں کہ میرا باپ چندہ دیتا ہے لہٰذا میرا حق ہے اس انجمن پر نہیں بلکہ آپ سب کو چندے ادا کرنے چاہیں۔ بچوں کو میں کہتا ہوں کہ پاکٹ منی سے بھی چندہ دیں اور باقاعدہ بیعت کر کے جماعت میں شامل ہوں۔“

{اختتامی خطاب فرمودہ حضرت امیر، بر موقعہ صد سالہ یوم تاسیس۔ پیغام صلح صفحہ 5 یکم تا 30/ اپریل 2014ء۔ جلد 101، شمارہ 7-8}

"۔۔۔یہ جو بیعت ہے اس کی ہم نے تعلیم کرنی ہے کہ لوگو بیعت کرو کوئی نہیں آتا کہ بیعت ہو جائے۔ کسی نے کہہ دیا کہ ہم خاندانی احمدی ہیں۔ جنم کی وجہ سے احمدی کوئی نہیں ہوتا۔ اپنے آپ کو پیش کرنا پڑتا ہے کہ میں بیعت کرنے آیا ہوں۔ اور آؤ جی سارے بیعت کر لیں یہ بھی نہیں ہے۔ انفرادی بیعت کرنی چاہیئے۔ اور اب میں جہاں دورا جاؤں گا وہاں دورہ جات میں جو معتمدین کے ممبر ہیں انہیں لوگوں کو تیار کرنا چاہیے کہ امیر آرہا ہے ہم نے اس کی بیعت کرنی ہے۔"

{تقریر سالانہ دعائیہ 31دسمبر 2017ء۔https://www.youtube.com/watch?v=9nMlIQ9r9Yc}

⭑ووکنگ مشن⭑

ابتداء میں احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور نے جس چیز کو انتہائی قابل فخر انداز میں پیش کیا اور کچھ عرصے تک جس کا بہت غلغلہ رہا وہ ووکنگ مشن ہے۔ اس کا آغاز کیسے ہوا انہی سے جانتے ہیں۔ ''مجدّد اعظم'' جلد سوم میں ڈاکٹر بشارت احمد صاحب رقم طراز ہیں: ''یورپ میں تبلیغ اسلام کی اصل بنیاد ووکنگ مشن کی صورت میں 1912ء میں رکھی گئی۔ ووکنگ مشن بھی کسی تیار کردہ اسکیم کا نتیجہ نہ تھا۔ خواجہ کمال الدین صاحب کو ایک مقدمہ میں وکالت کا کام سرانجام دینے کے لئے انگلستان جانا پڑا۔ مگر دراصل ان کی نیت یہ تھی کہ وہاں اشاعت اسلام کے کام کی بنیاد ڈالیں۔ اپنی وکالت کا فرض ادا کرکے انہوں نے وہاں تبلیغ اسلام کرنے کا ارادہ ٹھان لیا۔۔۔ اس ناسازگار فضا میں خواجہ صاحب نے محض خدا کے وعدوں پر ایمان رکھتے ہوئے تبلیغ اسلام کا کام شروع کر دیا۔ احمدی جماعت نے ان کی اس آواز پر اس قدر جوش سے لبیک کہا کہ جو کچھ کسی کو انہوں نے لکھا وہی حاضر کر دیا اور لندن میں تبلیغ اسلام کی بنیاد رکھی گئی۔ اور اس غرض کے لئے فروری 1913ء میں ایک رسالہ بنام اسلامک ریویو جاری کر دیا۔ لندن سے کوئی پچیس میل کے فاصلے پر ووکنگ میں پروفیسر لائیز (سابق پرنسپل اورینٹل کالج لاہور) نے ایک مسجد بیگم صاحبہ بھوپال کے خرچ سے بنوائی تھی مگر یہ جب سے بنی تھی مقفل پڑی تھی، خواجہ صاحب نے کوشش کرکے اس مسجد کو کھلوایا اور ٹرسٹیان مسجد کی اجازت سے نومبر 1913ء میں مشن کو لندن سے یہاں منتقل کیا۔ تاریخ اسلام میں یورپ کے اندر تبلیغ اسلام کا یہ پہلا باقاعدہ مشن تھا۔ جس طرح ریویو آف ریلیجنز مجریہ 1902ء پہلا انگریزی رسالہ تھا جس کے ساتھ یورپ میں تبلیغ اسلام کی بنیاد بذریعہ لٹریچر رکھی گئی۔۔۔ 1914ء میں حضرت مولوی نور الدین صاحب کی وفات کے بعد

جماعت احمدیہ میں اختلاف رونما ہوا اور لاہور میں احمدیہ انجمن اشاعت اسلام قائم ہوئی جس کے ساتھ ووکنگ مشن کا تعلق قائم ہوا کیونکہ خواجہ کمال الدین صاحب احمدیہ انجمن اشاعت اسلام کے ایک ممبر تھے۔ ووکنگ مشن کو اللہ تعالیٰ نے اتنا فروغ دیا کہ وہ تمام مسلمانان انگلستان کا مرکز بن گیا جہاں عیدین پر تمام مسلمانوں کا اجتماع ہوتا ہے اور جہاں سے دور دور دنیا کے کناروں تک اسلامی لٹریچر پہنچتا ہے، اور انگلستان میں جہاں کہیں بھی کوئی مذہبی جلسہ ہوتا ہے تو اسلام پر روشنی ڈالنے کے لئے مبلغ ووکنگ سے طلب کئے جاتے ہیں یہاں تک کہ دہریوں اور لامذہبوں کے جلسوں میں بھی ووکنگ سے مبلغ جاتے ہیں اور اسلام پر تقریریں کرتے ہیں۔"

{مجدّد اعظم جلد سوم صفحہ 327 تا 332۔ بار اوّل مارچ 1944ء}

محترم خواجہ کمال الدین صاحب بیان فرماتے ہیں: "میں اوّل تو اپنی فطرت سے مجبور ہوں۔ غیر اسلامی لوگوں کے سامنے مجھے قرآن اور محمد کو پیش کرنے کے سوا کچھ سمجھ نہیں آتا۔ دوسرے فرقے کی بحث یہاں کرنا میرے علم اور یقین میں اشاعت اسلام کے لئے "سَم قاتل" ہے۔" "مسلم مشن، ووکنگ مشن اپنی بناء اپنے وجود اپنے قیام کے لئے میری ذات کے سوا کسی اور جماعت یا شخصیت یا کسی انجمن کا مرہون احسان نہیں ہے۔ میں نے اپنے ہی سرمایہ سے جو وکالت کے ذریعہ مجھے حاصل ہوا اس مشن کو قائم کیا۔ اس کے متعلق نہ میں نے کسی سے مشورہ حاصل کیا نہ کسی نے مجھے مشورہ دیا۔"

{بحوالہ تاریخ احمدیت جلد 3۔ صفحہ 406۔ 408۔ ایڈیشن 2007ء}

پھر اخبار پیغام صلح کی یہ خبر ملاحظہ ہو: "احمدیہ انجمن اشاعت اسلام اور ووکنگ مشن۔ تمام معاملات انجمن کے سپرد۔ مشن کا حساب غبن سے پاک ہے، حضرت امیر ایدہ اللہ کا ضروری

اعلان۔ گذشتہ جولائی میں یہ اعلان کیا گیا تھا کہ جناب خواجہ کمال الدین صاحب نے جو مشن ووکنگ اور اُس کے حساب کتاب کو احمدیہ انجمن اشاعت اسلام کے سپرد کیا ہے تو اس میں کچھ امور ابھی تصفیہ طلب ہیں جو خواجہ صاحب کی بیماری کی وجہ سے التوا میں پڑے ہوئے ہیں۔ اور کہ عنقریب جنرل کونسل میں ان کا تصفیہ ہو کر احباب کو اطلاع دی جائے گی۔ چنانچہ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر جب بیرون جات کے احباب بکثرت یہاں موجود تھے اور جناب خواجہ کمال الدین صاحب بھی موجود تھے تمام امور کا تصفیہ ہو گیا ہے اور خواجہ صاحب نے ووکنگ مشن کو مع اس کے ریزرو فنڈ کے انجمن کے سپرد کر دیا اور باقی تمام امور بھی جو تصفیہ طلب تھے نہایت خوبی سے طے ہو گئے ہیں۔" {پیغام صلح یکم جنوری 1929ء صفحہ 1۔ جلد 17 نمبر 1}

"جلسہ سالانہ کے موقعہ پر مجاہدین انگلستان کا پیغام احباب جماعت احمدیہ کے نام۔ مجاہدین اسلام السلام علیکم۔ اس اہم قومی اجتماع کے موقعہ پر ظاہری عدم شمولیت باعث تکلیف ہے۔۔۔ یہ ایک کھلی حقیقت ہے کہ چالیس سال سے کُل عالم میں سے اللہ تعالیٰ نے ان چند ہزار افراد جماعت میں تبلیغ اسلام کا حقیقی اور سچا جذبہ پیدا کیا ہے۔ جو اسلام کے جھنڈے کو عیسائیت کے قلب میں بلند کر رہے ہیں۔ مغربی دنیا کے انسانی سمندر کے اندر اسلامی موج حضرت مرزا صاحب مجدد صد چہار دہم کے ایک عقیدت مند خواجہ کمال الدین صاحب نے 1912ء میں پیدا کی جس کا سنگین صلیبی چٹانوں سے ٹکراؤ ہوا اور بالآخر اس مرد مجاہد کی مساعی، اور جماعت کی دعاؤں اور قربانیوں نے ایک تلاطُم پیدا کر دیا۔ کسر صلیب جو امام زمان کے ہاتھ پر مقدر تھی وہ عملاً مغربی دنیا کے مرکز انگلستان میں مکمل ہو چکی ہے۔ جس کے آثار اس فضا میں نمایاں نظر آ رہے ہیں۔ حضرت خواجہ کمال الدین صاحب مرحوم کی تقریروں اور تحریروں حضرت مولوی محمد علی صاحب کی بیش بہا

تالیفات وتصنیفات اور حضرت مولوی صدر الدین صاحب کی موئثر تبلیغی مساعی اور دیگر امام ہائے ووکنگ مسجد کی بے لوث خدمت اسلام کا نتیجہ یہ ہے کہ صلیبی مذہب کے ناقابل فہم عقائد کا پول کھل چکا ہے۔۔۔ سعید فطرت روحیں داخل اسلام کو باعث فخر اور نجات سمجھتی ہیں اور بفضل خدا غالب اکثریت امام ووکنگ مشن کے ہاتھ پر کلمہ پڑھتی ہے۔۔۔ مسجد تعمیر کرنے والا ڈاکٹر لائنز کبھی تصور ہی نہیں کر سکتا تھا کہ وہ کسر صلیب کے لئے خود اپنے ہاتھوں ووکنگ میں مرکز قائم کر رہا ہے۔ کس کو معلوم تھا کہ اسلام کا منور چہرہ اس مرکز سے بے نقاب ہو کر "ندائے فتح نمایاں بنام ما باشد" کا مصداق ہو گا۔ تقریباً 38سال کے عرصہ میں آپ کی قربانیوں نے صلیبی عقائد کی شکست کے ساتھ ساتھ اصول اسلام کی فتح کی داغ بیل ڈال دی اور محض تحدیث نعمت کے طور پر بیان کرتا ہوں کہ مسلماں را مسلماں باز کردند کا قیمتی کام بھی آپ کے ذریعہ بہت حد تک ہو رہا ہے۔۔۔ پس گذشتہ چالیس سال کی انتھک بے لوث قربانیوں کے پھل کا وقت ہے۔ اب اس تبلیغی درخت کی آبیاری دعائے سحر اور جانی مالی قربانیوں سے کی جا سکتی ہے۔ بے شک ووکنگ مشن اور اسلامک ریویو کا بوجھ جماعت کے نازک کندھوں کے لئے باعث تکلیف ہو رہا ہے لیکن یہ آپ کا شاہکار ہے اور آپ کی قربانیوں کا عدیم المثال کارنامہ اور آپ کی خدمت اسلام اور جذبہ تبلیغ کا زریں مصدق ہے۔ ایسا نہ ہو کہ منزل مقصود کے قرب میں پائے استقلال میں لغزش آجائے۔ استقامت ہی مشکلات کے حل کا واحد ذریعہ ہے جو اس پاک جماعت کا شعار ہے۔"

{پیغام صلح 10/ جنوری 1951ء صفحہ 1۔ جلد 39، شمارہ 1}

”حضرت خواجہ کمال دین صاحب مرحوم کو یہاں نور اسلام کے پھیلانے میں بے نظیر کامیابی حاصل ہوئی۔ اس اچھی ابتدا سے انجام صاف دکھائی دے رہا ہے کہ تمام انگلستان حلقہ بگوش اسلام ہو جائے گا۔ یہ تعجب کا مقام نہیں بلکہ اس کے آثار صاف نظر آرہے ہیں۔“

{پیغام صلح 17/ جنوری 1951ء صفحہ 1 کالم 4۔ جلد 39، شمارہ 2}

یہ وہ تحریریں اور بلند و بانگ دعوے ہیں جو اہل پیغام کی کتب و جرائد سے من و عن نقل کئے گئے ہیں۔ اب ہر پاک فطرت اور عقلِ سلیم رکھنے والے قاری سے سوال ہے کہ ان جانثاروں کی قربانیوں اور تبلیغ اسلام کی کاوشوں کے حقیقی نتائج کدھر ہیں۔ وہ غالب اکثریت جس نے امام ووکنگ کے ہاتھ پر کلمہ پڑھا وہ کدھر گئے۔ ندائے فتح نمایاں اپنے نام کرنے والوں نے اس ملک میں کتنی مساجد تعمیر کیں اور ان کے کتنے تبلیغی مراکز اس جہاد میں مصروف ہیں۔ سو سالہ عدیم المثال قربانیوں کا کون سا ثمر ہے جو اس وقت احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور کے ہاتھوں میں ہے؟؟؟۔

مگر حقیقت یہ ہے کہ 11/ فروری 1968ء کو تبلیغ اسلام کا یہ ہوائی قلعہ پاش پاش ہو گیا جب مشہور غیر مبائع لیڈر مولوی عبد الرحمٰن مصری صاحب کے بیٹے حافظ بشیر احمد مصری صاحب نے ارتداد کا اعلان کر کے ووکنگ مشن دشمنانِ احمدیت کے سپرد کر دیا۔

{بحوالہ تاریخ احمدیت جلد 24 صفحہ 756۔alislam.org}

چنانچہ وہ مشن جو ایک بنی بنائی مسجد کی صورت میں انہیں ملا جسے احمدیہ انجمن اشاعت اسلام کا ایک عظیم کارنامہ اور تبلیغ اسلام کا قلعہ قرار دیا جاتا رہا انجمن اس سے تہی دست ہو گئی۔ مگر چونکہ اس

مشن کے قیام کا مقصد مسیح ثانی کی آمد کا اعلان یا اعلائے کلمہ اسلام نہ تھا۔ بلکہ ذاتی شہرت اور نمود و نمائش اس کا مطمح نظر تھا اس لئے اس مشن کو وہ تمکنت نصیب نہ ہوئی جو اعمال صالحہ بجالانے والی تقویٰ شعار جماعت سے خاص ہے۔ بلکہ ایک صدی سے زائد کا عرصہ خود اس بات پر شاہدِ ناطق ہے کہ اہل پیغام کا کوئی بھی مشن اُس تائید حق سے یکسر محروم ہے جس کا وعدہ احکم الحاکمین نے مومنین کی جماعت سے کیا ہے۔

پھر آگے دیکھئے کیا صورتحال ہے، اخبار پیغام صلح لکھتا ہے: "احمدیہ اسلامک سنٹر لندن کے استحکام کے لئے ایک مبارک منصوبہ۔ احباب جماعت کے لئے ایک خوشخبری۔ احباب جماعت کو معلوم ہے کہ انجمن کا ایک تبلیغی ادارہ "احمدیہ اسلامک سنٹر" کے نام سے لندن میں قریباً دو سال سے قائم ہے، جس کے انچارج محترم شیخ محمد طفیل صاحب ایم اے ہیں۔ اس ادارے کے استحکام کے لئے انجمن نے ایک نیا منصوبہ بنایا ہے۔ جس کے لئے محترم شیخ میاں فضل الرحمن صاحب آف یونائیٹڈ ٹیکسٹائل ملز ملتان نے تیس ہزار روپے کی پیشکش کی ہے۔ اور حضرت امیر ایدہ اللہ کی تجویز ہے کہ ایک مقتدر وفد تمام جماعتوں کا دورہ کرکے مزید سرمایہ کی فراہمی کے لئے اپیل کرے۔ یہ دراصل وہی تبلیغی مشن ہے جس کی بنیاد جماعت احمدیہ لاہور نے 1914ء میں مغربی ممالک میں تبلیغ اسلام و اشاعت قرآن کے لئے رکھی تھی۔ اس لئے ضرورت ہے کہ تمام احباب بالخصوص مستطیع احباب اپنی اپنی حیثیت کے مطابق اس عالمگیر فتح اسلام کے منصوبے میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔"

{پیغام صلح 8/جولائی 1970ء صفحہ 1۔ جلد 58، شمارہ 27}

”19/ اکتوبر1974ء کا دن ہمارے لئے خاص اہمیت رکھتا ہے اس روز ہم نے اپنے لندن کے گھر 56لانگلے روڈ ٹوٹنگ لندن ایس ڈبلیو17 میں عید الفطر ملن پارٹی کا انتظام کیا۔ یہ گھر ایک خطیر رقم سے خریدا گیا ہے، جو بیشتر ہماری بیرونی جماعتوں نے فراہم کی اور نصف سے زیادہ رقم ہمارے ٹرینڈاڈ، گیانا اور سرینام کے دوستوں نے اکٹھی کر کے دی ہے۔ اس گھر میں احمدیہ انجمن اشاعت اسلام ویسٹرن ہیمیسفیئر کا دفتر ہے اور یہیں سے مغربی دنیا میں اشاعت اسلام کا کام جاری رہے گا جو کام ووکنگ مسجد کے ہاتھ سے نکل جانے سے رُک گیا تھا اس کی تلافی انشا اللہ اس نئے مرکز سے ہو گی۔ اس گھر کا قبضہ 30/ ستمبر 1974ء کو ملا تھا۔“

{پیغام صلح 13 نومبر 1974ء، صفحہ 12۔ جلد 61 شمارہ 42}

مشرقی اور مغربی ممالک میں تبلیغ اسلام کے لئے خریدے گئے اس مرکز کی کامیابیوں کا بھی کچھ پتہ نہیں اور اس وقت احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور کی مرکزی ویب سائٹ پر یو کے مشن کا صرف درج ذیل ایڈریس موجود ہے۔

{AAIIL-UK- 15 Stanley Avenue,Wembley,HA0 4JQ-UK}

2013ء کے وسط میں لندن میں ووکنگ مشن کی صد سالہ تقریب منعقد کی گئی جس میں گنتی کے چند لوگ شامل ہوئے اور حضرت امیر ڈاکٹر عبد الکریم صاحب اپنے شاندار ماضی کے قصّے سناتے رہے۔ مگر پر شوکت حال اور تابناک مستقبل کی جھلک نہ پیش کر سکے۔

{https://www.youtube.com/watch?v=jLVqe2ERFBk}

اب آیئے ''محمودی فرقے اور ربوی جماعت'' کا حال دیکھتے ہیں۔ حضرت چودھری فتح محمد صاحب سیال حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ارشاد پر 25/جولائی 1913ء کو لندن پہنچے اور آپ ہی کی ہدایت کے مطابق ووکنگ میں محترم خواجہ کمال الدین صاحب کے ساتھ مل کر کام کرتے رہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات پر جب محترم خواجہ صاحب خلافت سے کٹ گئے تو آپ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ہدایت پر لندن آ گئے۔ اور اپریل 1914ء میں کرائے کے ایک مکان میں احمدیہ مشن کی بنیاد رکھی۔

اگست 1920ء میں ''پٹنی ساؤتھ فیلڈ'' میں واقع ایک قطعہ زمین معہ مکان مبلغ 2223 پاؤنڈ میں خرید اکیا۔ مَظْهَرُ الْحَقِّ وَالْعُلَاءِ کے مصداق جسے خدا نے اپنی رضامندی کے عطر سے ممسوح کیا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے 19/اکتوبر 1924ء کو رضائے خداوندی کے حصول اس کے جلال کے ظہور خاتم الانبیا اور اس کے ظل کے ذریعہ ملنے والی آسمانی روشنی کو انگلستان اور آس پاس کے ممالک میں پھیلانے کے غیر متزلزل عزم کے ساتھ مسجد فضل لندن کا سنگ بنیاد رکھا۔

مٹا کے کفر و ضلال و بدعت کریں گے آثار دیں کو تازہ

خدا نے چاہا تو کوئی دن میں ظفر کا پرچم اڑائیں گے ہم

وہ شہر جو کفر کا ہے مرکز، ہے جس پہ دین مسیح نازاں

خدائے واحد کے نام پر اک اب اس میں مسجد بنائیں گے ہم

پھر اس کے مینار پر سے دنیا کو حق کی جانب بلائیں گے ہم

کلام ربِّ رحیم و رحماں بہ بانگ بالا سنائیں گے ہم

اس عالی مقام موعود خلیفہ کے یہ الفاظ آج بھی ایمان میں حرارت پیدا کرتے اور ملت کے اِس فدائی پر رحمت بھیجتے ہیں:"آپ لوگوں کو معلوم ہے کہ اُس بادشاہ نے جس کے قبضہ میں تمام عالم کی باگ ہے۔ مجھے رؤیا میں بتایا تھا کہ میں انگلستان گیا ہوں اور ایک فاتح جرنیل کی طرح اس میں داخل ہوا ہوں۔ اور اس وقت میرا نام ولیم فاتح رکھا گیا۔ میں جب شام میں بیمار ہوا اور بیماری بڑھتی گئی تو مجھے سب سے زیادہ خوف یہ تھا کہ کہیں میری شامت اعمال کی وجہ سے ایسے سامان نہ پیدا ہو جائیں کہ خدا تعالیٰ کا وعدہ کسی اور صورت میں بدل جائے اور میں انگلستان پہنچ ہی نہ سکوں اور اس خوف کی وجہ یہ تھی کہ میں اس خواب کی بنا پر یقین رکھتا تھا کہ انگلستان کی روحانی فتح صرف میرے انگلستان جانے کے ساتھ وابستہ ہے لیکن آخر اللہ تعالیٰ کے فضل سے میں انگلستان پہنچ گیا ہوں۔ اور اب میرے نزدیک انگلستان کی فتح کی بنیاد رکھ دی گئی ہے۔ آسمان پر اس کی فتح کی بنیاد رکھ دی گئی ہے۔ اور اپنے وقت پر اس کا اعلان زمین پر بھی ہو جائے گا۔ دشمن ہنسے گا اور کہے گا یہ بے ثبوت دعویٰ تو ہر اِک کر سکتا ہے مگر اس کو ہنسنے دو کیونکہ وہ اندھا ہے اور حقیقت کو نہیں دیکھ سکتا۔" {الفضل قادیان 4/اکتوبر 1924ء صفحہ 3، کالم 3۔ جلد 12، شمارہ 37}

اس موعود خلیفہ کے عزم صمیم اور ترقی اسلام کی تڑپ ان الفاظ سے عیاں ہوتی ہے:"یاد رکھیں کہ انگلستان وہ مقام ہے جو صدیوں سے تثلیث پرستی کا مرکز بن رہا ہے۔ اور اس میں ایک ایسی مسجد کی تعمیر جس پر سے پانچ وقت لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کی صدا بلند ہو کوئی معمولی کام نہیں ہے۔ یہ ایک ایسا عظیم الشان کام ہے جس کے نیک ثمرات نسلاً بعد نسلٍ پیدا ہوتے رہیں گے۔ اور تاریخیں اس کی یاد کو تازہ رکھیں گی۔ وہ مسجد ایک نقطہ مرکزی ہو گی، جس میں سے نورانی شعائیں نکل کر تمام

انگلستان کو منور کر دیں گی۔ بے شک اس سے پہلے بھی وہاں ایک مسجد قائم ہے مگر وہ ایسے وقت میں بنائی گئی تھی جبکہ اس مسجد کی ضرورت نہ تھی۔ اور صرف اسلام کا نشان قائم کرنے کے لئے اسے تیار کیا گیا تھا۔ مگر یہ مسجد ضرورت پڑنے پر تعمیر ہو گی۔ پس یہی مسجد پہلی مسجد کہلانے کی مستحق ہے۔ کیونکہ اس کی تعمیر کے پہلے دن سے ہی اس پر لاالٰہَ الّاَ اللّٰہُ کا نعرہ بلند ہونا شروع ہو جائے گا جبکہ پہلی مسجد سالہاسال تک مقفل اور بند رہی ہے۔ پس اے صاحب ثروت احباب! بلند حوصلگی سے اٹھو اور ہمیشہ کے لئے ایک نیک یادگار چھوڑو تا ابدی زندگی میں اس کے نیک ثمرات پاؤ، وہ ثمرات جن کی لذت کا اندازہ انسانی دماغ کر ہی نہیں سکتا۔ اور یاد رکھو کہ غرباء ہزاروں طریق سے خدمت دین کر کے ثواب کمارہے ہیں اور اس کام میں بھی وہ اپنے ذرائع کے مطابق یہی کوشش کریں گے کہ اپنے امیر بھائیوں سے آگے نکل جاویں۔ کیونکہ وہ خدمات دین کرتے کرتے بوجھ اٹھانے کے عادی ہو گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ تمام احمدی احباب کے قلوب کو کھول دے اور ان کے حوصلوں اور ذرائع کو وسیع کر دے اور اس کام کے بہت جلد تکمیل کو پہنچنے کے سامان پیدا کر دے۔ اَللّٰھُمّ آمین۔" {تحریک تعمیر مسجد لندن۔ انوار العلوم جلد 5، صفحہ 5-4۔ ایڈیشن جون 2008ء قادیان}

دو سال کے عرصہ میں اس مرکزِ تثلیث میں مسجد کی تعمیر مکمل ہوئی۔ اور 3/ اکتوبر 1926ء کو اس کا افتتاح ہوا۔ پھر جولائی/ 1967ء میں اِسی موعود خلیفہ کے لخت جگر نافلہ موعود نے اس مسجد کے پہلو میں محمود ہال کی بنیاد رکھی اور ہال کے علاوہ لائبریری اور کشادہ مشن ہاؤس تعمیر ہوا۔ پھر اس روشنی کی کرنیں لندن کے مضافات میں پھیلنا شروع ہوئیں اور برطانیہ کے مختلف علاقوں میں مساجد اور جماعتوں کا قیام ہوا۔

اپریل/1984ء میں یہی مسجد اور مشن ہاؤس خلیفۃ المسیح کی تخت گاہ بن کر عالمی توجہ کا مرکز بنا۔

پھر پانچ ماہ کی قلیل مدت میں ''اسلام آباد'' آباد ہوا، اور صحیفے نشر کرنے کیلئے رقیم پریس کا قیام عمل میں آیا۔ اِسی مسجد فضل لندن سے ''میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا'' کے خدائی وعدے کا ظہور ''مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ'' کی صورت میں نئی شان کے ساتھ ہوا، جب مسیح وقت کا خلیفہ نظارہ و آواز کے ساتھ قریہ قریہ، شہر شہر اور ملک ملک پہنچا۔ پھر اسی مسجد فضل سے عالمی درس القرآن اور ترجمۃ القرآن کلاس کا آغاز ہوا۔ پھر اکتوبر/ 2003ء میں مسجد بیت الفتوح کے ساتھ اس خدائی جماعت کے لئے عالمی فتوحات کے نئے دروازے کھولے گئے۔ دنیا کو حقیقی امن کی راہ دکھانے کیلئے ''پیس سمپوزیم'' کا انعقاد شروع ہوا۔ سیدنا طاہر رحمہ اللہ تعالیٰ کی دلربا یادوں کو تازہ رکھنے کے لئے فروری 2014ء میں طاہر ہاؤس کا افتتاح ہوا۔ 11/ فروری 2014ء کو لندن کے تاریخی گلڈہال (Guildhall) کی پرشکوہ عمارت میں ''اکیسویں صدی میں خدا تعالیٰ کا تصور'' کے موضوع پر مذاہب عالم کی یادگار کانفرنس کا انعقاد کرواکے ایک نئی تاریخ رقم کی گئی۔ اپریل 2019ء میں ''اسلام آباد'' جماعت کا نیا مرکز بنا جس میں جدید فنِ تعمیر کی شاہکار مسجد مبارک، مسرور ہال، قصر خلافت، دفاتر، مہمان خانہ اور رہائشی عمارات تعمیر کی گئی ہیں۔ آج برطانیہ بھر میں خلافت سے وابستہ جانثاران کی 138 جماعتیں قائم ہیں۔ 36 مبلغین کرام میدان عمل میں سرگرم ہیں۔ 23 مساجد اور 20 مشن ہاؤس ''احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور'' کو دعوت فکر دے رہے ہیں۔

نشان ساتھ ہیں اتنے کہ کچھ شمار نہیں ہمارے دین کا قصّوں پہ ہی مدار نہیں

امامِ وقت کا لوگو کرو نہ تم اِنکار جو جھوٹے ہوتے ہیں وہ پاتے اقتدار نہیں

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں: ''جیسا کہ اُس نے اپنی پاک پیشین گوئیوں میں وعدہ فرمایا ہے کہ اس گروہ کو بہت بڑھائے گا اور ہزارہا صادقین کو اس میں داخل کرے گا۔ وہ خود اس کی آبپاشی کرے گا اور اس کو نشوونما دے گا، یہانتک کہ ان کی کثرت اور برکت نظروں میں عجیب ہو جائے گی اور وہ اس چراغ کی طرح جو اونچی جگہ پر رکھا جاتا ہے دنیا کے چاروں طرف اپنی روشنی پھیلائیں گے، اور اسلامی برکات کے لئے بطور نمونہ ٹھہریں گے۔ وہ اس سلسلہ کے کامل متبعین کو ہریک قسم کی برکت میں دوسرے سلسلہ والوں پر غلبہ دے گا اور ہمیشہ قیامت تک ان میں ایسے لوگ پیدا ہوتے رہیں گے جن کو قبولیت اور نصرت دی جائے گی۔ اس رب جلیل نے یہی چاہا ہے، وہ قادر ہے جو چاہتا ہے کرتا ہے، ہریک طاقت اور قدرت اسی کو ہے۔ فالحمدلہٗ اوّلاً وآخرًا وظاھرًا وباطناً۔ اَسْلَمْنَالَہٗ۔ ھُوَمَوْلٰنَا فی الدنیا والاٰخرۃ۔ نعم المولیٰ ونعم النصیر۔''

{اشتہار 4/مارچ 1989ء۔ مجموعہ اشتہارات جلد اوّل صفحہ 198}

⋆پُر حسرت اعتراف⋆

ووکنگ مشن کی کارکردگی کے حوالے سے اہل پیغام کا ستالیس سال پرانا ایک پر حسرت اعتراف قارئین کی نظر ہے: "جب ووکنگ مسلم مشن جہاں سے ہماری جماعت 1912ء سے کفر کے شبستانوں میں پیغام توحید دیتی رہی بعض ناموافق حالات کی وجہ سے ہمارے ہاتھ سے نکل گیا تو انجمن نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا رؤیا پورا کرنے کے لئے لنڈن یا اس کے قرب میں اپنا ایک علیحدہ نیا مشن قائم کرنے کا فیصلہ کیا اور جلد ہی وہاں ایک مکان اس مقصد کے لئے خرید لیا گیا اس کی خریداری میں قابل قدر حصہ ٹرینیڈاڈ کے نہایت مخیّر بزرگ جناب عزیز احمد صاحب کا ہے۔ جناب شیخ محمد طفیل صاحب کو جو عرصہ سے ووکنگ مسلم مشن میں کام کرتے رہے ہیں اس نئے مشن کا امام مقرر کیا گیا۔ اگست/1975ء میں ہونے والی کنونشن اسی احمدیہ مشن ہاؤس کی وجہ سے منعقد ہو سکی۔ انگلستان میں ہمارے جماعت کے کئی پاکستانی اور جزائر غرب الہند سے تعلق رکھنے والے کچھ خاندان مقیم ہیں لیکن جماعت کی صورت میں ان کا آپس میں کوئی زیادہ رابطہ اور تعلق نہ تھا۔۔۔ جب تک کسی مشن کی پشت پر ایک سرگرم اور فعال جماعت نہ ہو اس کی کامیابی مشکوک ہو جاتی ہے۔ ووکنگ مسلم مشن کی واضح افسوسناک مثال ہمارے سامنے ہے۔ وہاں جماعت نہ بنی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا اسم مبارک پیش نہ کیا گیا تو اس کا انجام حسرت ناک ہی ہوا۔ آج وہاں دھول اڑ رہی ہے اور ہُو کا عالم طاری ہے۔ اسلام وہی زندہ اسلام ہے جو حضرت مجدّد علیہ السلام نے پیش کیا اور اس کے پیش کرنے کے لئے ایک مخلص اور متقی جماعت کی ضرورت ہے۔"

{تبلیغ بلاد غیر صفحہ 10، مرتبہ ڈاکٹر سعید احمد خانصاحب۔ احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور، جون/1976ء}

⭑تراجم قرآن مجید⭑

ابتدا سے لے کر آج تک احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور نے جس چیز کو بڑے فخر اور تعلّی کے ساتھ پیش کیا ہے وہ مولوی محمد علی صاحب کا انگریزی ترجمہ قرآن مجید ہے۔ ”مجاہد اعظم، سلطان القلم، مفسّر قرآن مجید مبلغ دین اسلام“ اس بارے میں فرماتے ہیں: ”جب ہم قادیان سے نکلے تو غالباً تین ہی آدمی تھے یا شائد چار ہوں گے البتہ ایک چیز ہمارے ہاتھ میں تھی اور وہ تھا قرآن شریف۔ جب قرآن شریف لے کر ہم یہاں لاہور میں آگئے تو دوسرے گروہ کی طرف سے بھی اعلان ہوا کہ ہم اس انگریزی ترجمہ قرآن کی کیا پروا کرتے ہیں ہم ایک پارہ ماہوار کے حساب سے اس کام کو جھٹ پٹ ختم کرلیں گے۔ اور ایک پارہ انگریزی ترجمہ کا وہاں سے شائع بھی ہوا۔ اور انگریزی ترجمہ قرآن وہ کام ہے جس کی خواہش کا اظہار حضرت مسیح موعود نے 1891ء میں اپنے دعویٰ کے ساتھ ہی کیا۔۔۔ ہم تو تھے ہی گنتی کے آدمی بس یہیں آکر اللہ تعالیٰ کی قبولیت ظاہر ہوتی ہے جو بات ہمارے وہم و گمان میں بھی نہ تھی وہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمارے ہاتھوں انجام پاگئی دوسری طرف پچیس سال گذر گئے اور ان سے یہ کام اب تک نہیں ہوسکا فَتُقُبِّلَ مِنْ اَحَدِهِمَا وَلَمْ يُتَقَبَّلْ مِنَ الْاٰخَرِ ایک کی قربانی قبول ہوگئی دوسرے کی نہ ہوئی۔۔۔ دوسری طرف بڑے بڑے اعلان اور دعوے ہوئے آج پچیس سال گذر گئے لیکن قادیان کا ترجمہ ابھی تک نہ چھپا اور کوئی نہیں جانتا کہ وہ ترجمہ کہاں ہے اور کب چھپے گا۔“

{خطبہ جمعہ 23 دسمبر 1938ء، از حضرت امیر۔ پیغام صلح 17 جنوری 1939ء صفحہ 5، 6۔ جلد 27 شمارہ 4، 3 }

”مسلمان کے ہاتھ میں سب بڑی دولت خدا کا کلام قرآن شریف ہے مگر اس کی طرف اُن کی توجہ

سب سے کم ہے۔ احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور کے تعمیری کام میں سب سے بالاتر قرآن شریف ہی کی خدمات کا کام ہے۔ 1914ء میں انجمن کی بنیاد رکھی گئی اور 1918ء کے شروع میں قرآن مجید کا انگریزی ترجمہ شائع ہو گیا۔"

{خطبہ صدارت، از حضرت امیر۔ پیغام صلح 9 جنوری 1939، صفحہ 11، کالم 2۔ جلد 27 شمارہ 2}

ان کے ایک ساتھی کا بیان ملاحظہ ہو: "اب دنیا کی شائید ہی کوئی قابل ذکر لائبریری ایسی ہو گی جہاں اس انجمن کا شائع کردہ انگریزی ترجمۃ القرآن اور سیرت رسول پاک محققین کے قلوب میں اسلام اور بانی اسلام علیہ التحیۃ والسلام کے لئے عزت و محبت کا بیج نہ بو رہے ہوں۔ اگر مشرق و مغرب میں کسی لٹریچر کو مقبولیت عامہ حاصل ہوئی ہے تو وہ وہی لٹریچر ہے جس پر احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور کی مہر ثبت ہے۔ آج اگر جاوا، ٹرینیڈاڈ یا فجی جیسے دور دراز جزائر میں مسیحیت کی بڑھتی ہوئی رَو کو روکنے کے لئے مجاہدین اسلام سینہ سپر ہو کر پہنچتے ہیں تو وہ اسی انجمن کے جانباز مجاہد ہیں۔ خود مسیحی دنیا کے سربرآوردہ مشنری آج یہ اعتراف کرتے ہیں کہ دنیا میں ایک ہی اسلامی جماعت ہے جو اسلام اور پیغمبر اسلام کے ناموس کے تحفظ کا تہیہ کئے ہوئے ہے اور وہ جماعت احمدیہ لاہور ہے۔" {خطبہ افتتاحیہ، از مرزا مسعود بیگ۔ پیغام صلح 4 جنوری 1939، صفحہ 11، کالم 2۔ جلد 27 شمارہ 1}

بوم کے سائے کو ظلِ ہما سمجھنے والے اس گروہ قلیل کی اخلاقی گراوٹ پیغام صلح 5/مارچ/1975ء کے شمارہ کی اس خبر سے عیاں ہوتی ہے: "روم جل رہا ہے اور نیرو بانسری بجا رہا ہے"۔ ربوہ رائیڈنگ کلب کے زیر اہتمام چوتھا سالانہ گھوڑ دوڑ ٹورنامنٹ۔ اور اگلے شمارے کی خبر مزید ذہنی پستی کی غماز ہے، ملاحظہ ہو: "احمدی گھوڑے اور اللہ کے گھوڑے۔ اگر آپ کو کبھی لاہور میں

گھوڑے شاہ کے مزار پر جانے کا اتفاق ہوا ہو تو آپ نے دیکھا ہو گا کہ وہاں سینکڑوں کی تعداد میں مٹی کے بنے ہوئے گھوڑے دکھائی دیتے ہیں۔ اور اگر ربوہ جانے کا موقعہ ملے تو آپ دیکھیں گے کہ ربوہ صحیح معنوں میں ''گھوڑا گلی'' بنا ہوا ہے۔ اور وہاں کے ریس کلب کے زیر اہتمام ٹورنامنٹ بھی ہوتے ہیں۔ حال ہی میں ہونے والے ایک ٹورنامنٹ میں 144 گھوڑوں نے شرکت کی۔ یہ ٹورنامنٹ ''الفضل'' کے الفاظ میں ''رائیڈنگ کلب''، ''فرس للرحمان''، ''خیل للرحمان'' ربوہ کے زیر اہتمام ہوا ہے۔ اس کے علاوہ وہاں مستورات کو ''رائل پارک'' میں سواری سکھانے کے لئے ایک کلب قائم کی گئی ہے جس کا نام ''خولہ کلب'' ہے۔ اس کا تذکرہ الفضل نے چھوڑ دیا ہے کیونکہ عوام کا اس کوچہ میں گذر نہیں اور ''خواص'' کی نظریں ہی یہاں پہنچتی ہیں۔ کہاں ''اشاعت قرآن عظیم'' کے دعوے اور کہاں یہ بے نمکی۔''

{پیغام صلح 5 مارچ 1975ء صفحہ 7۔ جلد 62 شمارہ 10۔ پیغام صلح 12 مارچ 1975ء صفحہ 2۔ جلد 62 شمارہ 11}

اب تاریخی حقائق پر نظر ڈالتے ہیں۔ یکم جون/ 1909ء کو صدر انجمن احمدیہ قادیان نے قرآن مجید کے انگریزی ترجمے کا کام مولوی محمد علی صاحب کے سپرد کیا۔ مولوی صاحب نے اس ضمن میں یہ درخواست پیش کی کہ پہلے تراجم اردو انگریزی اور لغات عربی و انگریزی کا مطالعہ کیا جائے گا۔ دو سال میں ترجمہ ہو گا۔ کاغذ وغیرہ کے علاوہ اس کام پر تقریباً چھ ہزار روپے خرچ آئے گا۔ ترجمہ کے کام کے لئے کھلی جگہ پر ایک ہوادار مکان اور دفتر بنوایا جائے۔ 6 جون کو انجمن نے اس درخواست کو منظور کیا اور پرانی آبادی کے باہر حسب منشا گھر اور دفتر بنوایا گیا۔ ستمبر 1910ء میں مبلغ 411 روپے کے ٹائپ رائٹر سمیت کل مبلغ 593 روپے کا سامان ترجمہ کے کام کیلئے خریدا

گیا۔ مئی 1913ء میں مولوی صاحب کو ایک مددگار اور ضروری کتب کے ہمراہ چھ ماہ کے لئے ایک پہاڑی مقام پر بھیجا گیا۔ جنوری 1914ء میں مولوی محمد جی صاحب کو ان کی مدد کے لئے مقرر کیا گیا۔ غرض جماعت نے انگریزی ترجمہ کی تکمیل کے لئے معقول مشاہرہ کے ساتھ مولوی صاحب کو ہر ممکن سہولت فراہم کی تب کہیں تین سال میں ترجمے کا کام مکمل ہوا اور نوٹ لکھنے کا کام شروع کیا گیا۔ ترجمہ کے نوٹ آخری مراحل میں تھے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات ہوئی۔ اور خلافت ثانیہ کا دور شروع ہوا جس کے سامنے انہوں نے سر تسلیم خم نہ کیا۔ اب صالحانہ اور دیانتدارانہ طریقہ یہ تھا کہ مولوی محمد علی صاحب انجمن کے ملازم کی حیثیت سے انجمن کے خرچ پر ترجمے کا جو کام کر چکے تھے وہ اس کے سپرد کر دیتے مگر انہوں نے اس کے برعکس طریق اختیار کیا اور انجمن کو چھ ماہ کی رخصت کی درخواست دے کر مکمل مسودہ دفتر کا ٹائپ رائٹر اور دیگر ضروری کتب ہمراہ لے گئے۔ جب انجمن نے ان اشیاء کی واپسی کا مطالبہ کیا تو زمانہ حال کے اس مفسر قرآن نے لکھا: ”میں موجودہ انجمن کے نظام اور اس کی تمام کارروائی کو خلاف قانون سمجھتا ہوں، اس لئے اس کا وہ ریزولیوشن جس کے حوالے سے آپ نے مجھے مخاطب فرمایا ہے میرے لئے واجب التعمیل نہیں ہے۔“ {تاریخ احمدیت جلد 3 صفحہ 289 تا 293۔ ایڈیشن 2007ء قادیان}

چنانچہ آزادی ضمیر اور حُریت فکر کے علمبردار مطلق مذہبی آمریت، غلامانہ اندھی پیر پرستی کے برخلاف اس مجاہدِ اعظم نے سرقہ کی کتابوں اور ٹائپ رائٹر کی مدد سے انگریزی ترجمۃ القرآن کی قابل فخر خدمت سرانجام دی۔ فرماتے ہیں: ”اشاعت اسلام اور عُلوم فرقان کی خدمت کے جس کام کی توفیق بفضلہ تعالیٰ ہمیں نصیب ہوئی یہ کبھی انجام نہ پاسکتی تھی اگر 1914ء میں ہم میاں محمود احمد کی بیعت کر لیتے۔“ {پیغام صلح 12 نومبر 1975ء صفحہ 14۔ جلد 62، شمارہ 45-46}

پیر پرستی کے برخلاف اس مجاہد کبیر پر دنیاوی طمّع غالب رہا چنانچہ ترجمہ قرآن سمیت اپنی دیگر تمام تصانیف پر تادم آخر حق تصنیف وصول کیا اس عذرِ لنگ کے ساتھ:"مجھ پر اگر حق تصنیف لینے کا اعتراض ہے تو میرے لئے مقام فخر ہے۔ اپنی روٹی کے لئے لوگوں کی جیبوں پر نذرونیاز کے رنگ میں ڈاکہ ڈالنے کا مرتکب نہیں ہوں۔ اپنے ہاتھ کی کمائی سے اپنے بال بچوں کے لئے مایحتاج کا انتظام کرتا ہوں۔ حضرت مولانا نورالدین صاحب طبابت سے اس مایحتاج کا انتظام کر لیتے تھے۔ میں تصنیف سے کرلیتاہوں۔ میرے مرشد و آقا حضرت مسیح موعود بھی تصنیف کرتے تھے اور ایک نااہل گروہ ابھی تک یہ رونا رو رہا ہے کہ براہین احمدیہ کی قیمت کا ہزار روپیہ لے کر کھا گئے۔ ایک اور ایسے ہی گروہ کی قسمت اگر یہ لکھاہے کہ وہ میرے حق تصنیف پر روتا رہے تو میرا اس میں کیا قصور ہے۔"

{مجاہد کبیر صفحہ 196، ایڈیشن دسمبر 1962ء۔ ناشر احمدیہ اشاعت اسلام لاہور}

پھر اس منصور جرنیل نے 1951ء کی ابتدا میں "ہولی قرآن ٹرسٹ" قائم کیا:"اور اس کے ٹرسٹیوں میں اپنے علاوہ ان پانچ عزیزوں کے نام لکھے جن کے متعلق آپ کو یقین تھا کہ وہ ہر حالت میں اس ٹرسٹ کو ان مقاصد کے مطابق چلائیں گے جو آپ چاہتے تھے۔۔۔اس موقعہ پر ٹرسٹ ڈیڈ پر یہ اعتراض اٹھا کہ مولانا صاحب نے اپنے آپ کو حنفی المذہب لکھاہے اور احمدیت کو چھپایاہے ٹرسٹ ڈیڈ تو ایک قابل وکیل نے بنایا تھا، اور اس کی رائے کے مطابق یہ لکھا جانا ضروری تھا کہ یہ حنفی فقہ کے تحت وقف ہوا ہے۔ اور یہ تو سب جانتے ہیں کہ حضرت مسیح موعودؑ نے اپنے آپ کو حنفی فقہ کا پیرو لکھاہے۔"

{مجاہد کبیر صفحہ 346،345، ایڈیشن دسمبر 1962ء۔ ناشر احمدیہ اشاعت اسلام لاہور}

اشاعت قرآن عظیم کے حوالے سے جماعت احمدیہ کو ”بے نمکی“ کا طعنہ دینے والے ان نام نہاد خدمتگاروں نے ایک سو چھ سال میں صرف سات زبانوں میں اس پاک کتاب کا ترجمہ کیا ہے۔ جن میں انگریزی، اردو، جرمن، ڈچ، سپینش، انڈونیشئین اور جاوانیز ترجمہ شامل ہے۔

{http://aaiil.org/text/hq/hqmain.shtml}

پیغام صلح یکم اپریل 1989ء کے پہلے صفحے پر چینی زبان میں ترجمے کا عکس یکم جولائی 1989ء کے شمارے کے پہلے صفحے پر فرانسیسی اور یکم اگست 1989ء کے پیغام صلح کے پہلے صفحے پر جاپانی زبان میں قرآن مجید کے ترجمے کا عکس شائع کیا گیا مگر وہ تراجم منصہ شہود پر نہ آسکے۔

جبکہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہد با سعادت میں اردو، جرمن، روسی، انگریزی، ڈچ، ڈینش، سواحیلی، لوگنڈا، کیکامبا، مینڈی، فرانسیسی، ہسپانوی، اٹالین، پرتگیزی، لُگویو، انڈونیشین، اوراسپرانتو کل سترہ زبانوں میں تراجم قرآن کی اشاعت ہوئی۔ کلام اللہ کا مرتبہ اور شرف دنیا پر ظاہر کرنے کیلئے دس ہزار صفحات پر پھیلی ہوئی قرآنی تفسیر آپ کے تبحّر علمی کی عملی مثال ہے۔ {سوانح فضل عمر جلد سوم صفحہ 173۔ ایڈیشن 2006ء، قادیان}

آج صرف اور صرف خلافت سے وابستہ جماعت حقیقی اور کامل نجات کی راہیں کھولنے والی اس کتاب حمید کی اشاعت و ترویج میں پوری تندہی سے مصروف ہے اور خدا تعالیٰ کے فضل سے ابتک اکناف عالم میں بولی جانے والی 75 زبانوں میں قرآن عظیم کا مکمل ترجمہ شائع ہو چکا ہے۔

{الفضل انٹرنیشنل لندن 14/ستمبر 2018ء صفحہ 14۔ جلد 25، شمارہ 37}

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حقیقی دعویٰ اور تعلیم کی علمبردار جماعت کو یہ بھی سعادت نصیب ہوئی کی حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کے ذریعہ 1993ء میں عالمی درس القرآن کا آغاز فرمایا۔ پھر جولائی 1994ء میں اِسی آسمانی مائدہ کے توسط سے عالمی ترجمۃ القرآن کلاس کا آغاز ہوا اور مسیح دوراں کے اس مطہر خلیفہ نے اس پاک کتاب کے اسرار و رموز کھول کر عرفان کے دریا بہائے، قرآن کریم کے فیض کے چشمے جاری کئے اور اس پر حکمت کتاب سے عشق کے اسلوب سکھائے، اور 24/ فروری 1999ء کو 305 گھنٹے کی کلاسز کے ذریعہ ایم ٹی اے پر ترجمۃ القرآن کا دور مکمل کیا۔

این سعادت بزور بازو نیست۔ تا نہ بخشد خدائے بخشندہ۔

⋆برلن مشن⋆

گذشتہ ایک سو سال سے احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور کے لٹریچر میں جس مشن کو ایک اہم کارنامے کے طور پر نمایاں کیا جاتا ہے وہ برلن مشن کا قیام ہے۔ جہاں کی مسجد کو ایشیائی اور یورپی فن تعمیر کے امتزاج کا شاہکار اور ''منی تاج محل'' قرار دیا جاتا ہے۔ اس عظیم الشان کارنامے کے بارے میں ان کے تحریر کردہ حقائق درج ذیل ہیں: ''تبلیغ اسلام میں مشکلات کا مقابلہ کرنا احمدیت کے جوش کا خاص امتیاز ہے۔ 1922ء میں جرمنی میں ایک مشن کی بنیاد رکھی گئی۔ اور اس کے ساتھ برلن میں ایک عظیم الشان مسجد کی بنیاد ڈالی گئی۔۔۔ مسجد نہایت شاندار اور خوبصورت ہے 46 فٹ لمبی اور 40 فٹ چوڑی ہے۔ اور اس کے ساتھ مبلغ کے رہنے کا مکان بھی ہے۔ اس کے علاوہ ایک سہ ماہی رسالہ مسلمش ریویو بھی جرمن زبان میں جاری کیا گیا ہے جو مفت تقسیم ہوتا ہے۔ قرآن مجید کا جرمن ترجمہ شائع کیا گیا۔ اس مشن کے اثر سے کئی سو جرمن جو اعلیٰ طبقہ کے لوگ ہیں داخل اسلام ہو چکے ہیں جن میں ڈاکٹر حمید ماروس پی ایچ ڈی معروف جرمن فلاسفر قابل ذکر ہیں۔''

{مجدّد اعظم جلد سوم صفحہ 334۔ بار اوّل مارچ 1944ء}

''دوسرا مشن 1922ء میں برلن دار الخلافہ جرمنی میں قائم کیا گیا اور اس مشن کے قیام کے ساتھ ہی یہاں ایک مسجد بنانے کی تجویز ہوئی چنانچہ ڈیڑھ لاکھ روپے کے خرچ سے ایک عالیشان مسجد جو برلن مسجد کے نام سے مشہور ہے بنوائی گئی۔ جرمن زبان میں ایک سہ ماہی رسالہ بھی نکلتا ہے اور مفت تقسیم ہوتا ہے۔ مسجد میں باقاعدہ لیکچر اسلام کے متعلق ہوتے ہیں جن سے اسلام کے متعلق غلط فہمیاں دور ہو رہی ہیں۔۔۔ اس مشن کے ذریعہ یورپ میں علماء اور فضلا کا ایک گروہ اسلام میں داخل ہوا ہے۔''

{خطبہ صدارت، بسلسلہ سلور جوبلی۔ پیغام صلح 9 جنوری 1939ء صفحہ 12۔ جلد 27، شمارہ 2}

”برلن مسجد کے پہلو میں ایک دکان اور فلیٹ بنانے کی تجویز۔ سرینام کے ایک متمول دوست نے پانچ ہزار مارک اور دیگر اخراجات کی ادائیگی کا ذمہ لے لیا۔ آج 29/ اگست 1970ء کو ایک مختصر سی نجی مجلس میں راقم نے اس امر کا ذکر کیا کہ برلن مسجد کا احاطہ وسیع ہے۔ اس کے تین اطراف میں شاہی سڑکیں ہیں۔ اس احاطہ کے کسی گوشہ میں اگر ایک دکان تعمیر کی جائے اور اس میں کشمیر اور پاکستان کے نوادرات اور دوسرا مال فروخت کیا جائے تو اس سے برلن مشن کے اخراجات کسی حد تک پورے ہو سکتے ہیں اور اگر دکان میں مال بڑھایا جائے تو برلن مشن کے پورے اخراجات بھی میسر آسکتے ہیں۔ اس پر ایک صاحب جن کا نام محمد راجہ صاحب ہے نے کہا کہ میں اس کام کے لئے پانچ ہزار جرمن مارک دیتا ہوں۔ اس پر مزید گفتگو چلی تو میں نے تجویز کیا کہ اگر اس دکان پر مختصر سا رہائشی مکان تعمیر کیا جائے تو اس مکان سے کرایہ کی رقم بھی وصول ہوتی رہے گی۔ اس پر راجہ صاحب موصوف نے کہا کہ اس حصہ کی تعمیر پر جو رقم تجویز کی جائے گی وہ بھی میں ادا کروں گا۔ میں نے اس پر تجویز کیا کہ اس عمارت کا نام محمد راجہ میموریل ہاؤس رکھا جائے گا۔ انہوں نے کہا ایسا نہ کریں میں رضا الٰہی چاہتا ہوں۔۔۔ میں نے کہا انجمن آپ کی قدر دانی کرتے ہوئے اس تعمیر کا نام محمد راجہ میموریل ہاؤس رکھے گی۔ اس پر انہوں نے یہ تجویز منظور کر لی۔“

{مکتوب حضرت امیر صدر الدین۔ پیغام صلح 16/ ستمبر 1970ء صفحہ 1۔ جلد 58 شمارہ 37}

آج سو سال گذرنے کے بعد بھی احمدیہ انجمن اشاعت اسلام کی یہ عظیم الشان مسجد یکا و تنہا کھڑی ہے۔ کوئی شگوفہ پھوٹا، نہ کوئی نیا غنچہ کھلا۔ نہ میموریل ہاؤس بنے نہ کوئی نوادرات بکے۔ نہ مسجد کو بھرنے والی جماعت پیدا ہوئی نہ قربانی کرنے والا گروہ تیار ہوا۔ بلکہ حقیقت کیا ہے حضرت امیر ڈاکٹر عبد الکریم صاحب فرماتے ہیں: ”برلن مسجد کی خوبصورتی کو دیکھ کر وہاں کے منو منٹ

ڈیپارٹمنٹ نے اس مسجد کو ان عمارتوں میں شامل کر دیا جو تاریخی عمارات ہوتی ہیں۔ جہاں ہم نے اس کی مرمت پہ خرچہ کیا وہاں منومنٹ ڈیپارٹمنٹ نے بھی اپنا حصہ ڈالا۔ جرمنی میں یہ واحد مسجد ہے جو نہ صرف سب سے پرانی عمارت ہے بلکہ واحد اسلامی عبادت گاہ ہے جس میں بغیر فرقہ واریت، قومیت، شہریت، مُلکیت سب کے لئے عبادت اور سیاحت کے دروازے کھلے ہیں۔۔۔ یہ مسجد آج بھی یورپ میں مقبول ترین مسجد ہے اور انشاء اللہ یہاں سے ہی اسلام کا سورج طلوع ہو گا۔۔ آج ہم اس مقام پر کھڑے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی مسیح الزمان کو سفید پرندے پکڑنے کی کی گئی پیشگوئی کی تعبیر پوری ہونے والی ہے۔ انشاء اللہ۔ اِس تعبیر کی بنیاد تقریباً سو سال پہلے مسجد برلن کے ذریعہ ہو چکی تھی۔ حضرت مولانا محمد علی (امیر اوّل) نے فیصلہ کیا کہ برلن میں مسجد تعمیر کی جائے گی اور حضرت مولانا صدر الدین جو ہمارے دوسرے امیر تھے، ان کے ذمہ یہ کام لگا اور پانچ سال کی مسلسل محنت نے ایک چٹیل میدان میں ایک شاندار تاج محل نما عمارت کھڑی کر دی۔۔۔ دوسری جنگ عظیم میں جب سارا برلن تباہ ہو گیا تو ہماری مسجد کو اللہ تعالیٰ نے بچا لیا۔ بہر حال شدید بمباری سے مسجد کو نقصان پہنچا۔۔۔ اُس وقت منومنٹ ڈیپارٹمنٹ نے 80 فیصد خرچ کا حصہ دیا اور جماعت کے ذمہ 20 فیصد آیا۔ لیکن اب بدلتے وقتوں اور جرمنی کی مالی مشکلات کی وجہ سے منومنٹ ڈیپارٹمنٹ صرف 20 فیصد ادا کر رہا ہے اور باقی 80 فیصد جماعت نے برداشت کرنا ہے۔۔۔ اس لئے آج میں دنیا بھر میں بسنے والے بھائیوں سے اپیل کرتا ہوں اور اس یقین کے ساتھ کہ ہم اپنے بزرگوں کی روایات کو قائم کرتے ہوئے فراخ دلی سے اپنی اپنی استطاعت کے مطابق اس کار خیر میں حصہ لیں گے۔ اس مسجد کو قائم رکھنے کا واحد ذریعہ اور اہمیت یہی ہے کہ کل کو اس کے ذریعہ یورپ میں اسلام پھیلے گا۔۔۔ اسی کے ذریعہ رسول کریم ﷺ کی

پیشگوئی کے مطابق ''سورج مغرب سے طلوع ہو گا''پوری ہو گی۔''

{حضرت امیر کی بین الاقوامی اپیل برائے جامعہ مسجد برلن۔ پیغام صلح یکم تا31 جنوری2017ء صفحہ 12، 11۔ جلد02، شمارہ2، 1}

یہ وہ اعتراف حق ہے جو حضرت امیر ڈاکٹر عبد الکریم سعید صاحب کی زبان سے جاری ہوا کہ سو سال میں جرمنی میں وہ جماعت پیدا نہ ہو سکی جو چالیس فٹ کی اس مسجد کی تزئین نَو کا خرچ خود برداشت کر سکے۔ اور اس کے لئے ساری دنیا کی جماعتوں سے مالی مدد طلب کی جارہی ہے۔

چالیس سال قبل بھی ڈاکٹر سعید احمد صاحب کی قلم سے یہ صداقت نکلی تھی: ''نصف صدی سے زیادہ عرصہ گذرا ہے کہ جرمنی کے دارالخلافہ برلن میں ہمارا مشن حضرت مولانا مولوی صدر الدین صاحب کے زیر نگرانی قائم ہوا تھا۔ آج کل اس مشن کے امام جناب مولانا محمد یحییٰ بٹ صاحب ہیں آپ کو وہاں گئے سترہ سال ہوئے ہیں۔ لیکن ہمیں افسوس ہے کہ وہاں اب تک بھی اپنی کوئی جماعت نہیں بنائی جا سکی۔۔۔ جناب بٹ صاحب چھٹی پر پاکستان تشریف لائے تھے۔۔۔ اسی دوران میں بلاد غیر کی کمیٹی کی بھی ان سے ملاقات ہوتی رہی اور مشن کے مستقبل کے بارہ میں تبادلہ خیال ہوا۔ آپ سے کمیٹی نے غیر مبہم الفاظ میں یہ درخواست کی ہے کہ آپ وہاں اپنی جماعت کی تشکیل کریں۔ جرمنی میں مقیم پاکستانی احمدی ہوں یا کسی دوسرے ملک کے احمدی ہوں ان کو کو اکٹھا کر کے ایک منظّم اور فعّال جماعت بنائیں اور انہیں مشن کی سرگرمیوں میں شریک کریں۔ اس کے بغیر مشن کا ترقی کرنا مخدوش ہے اور نہ اسلام کی موئثر اشاعت ہو سکتی ہے۔''

{تبلیغ بلاد غیر صفحہ 11، مرتبہ ڈاکٹر سعید احمد خانصاحب۔ احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور، جون/1976ء}

اب نظام خلافت کے تابع جماعت کا حال سنئے: ”1923ء کے آخر میں مولوی مبارک علی صاحب بی اے بنگالی اور ملک غلام فرید صاحب ایم اے کی کوشش سے یورپ میں دوسرا اِسلامی مشن جرمنی میں قائم ہوا۔ مولوی مبارک علی صاحب جو 1920ء سے لنڈن میں تبلیغ اسلام کر رہے تھے لنڈن سے سیدھے برلن بجھوائے گئے۔ اور ملک غلام فرید صاحب ایم اے کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے قادیان سے بتاریخ 23/نومبر 1923ء کو روانہ فرمایا جو 18/دسمبر 1923ء کو برلن پہنچے۔۔۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کا ارادہ یہاں شاندار اسلامی مرکز قائم کرنے کا تھا اور اس کے لئے مسجد برلن کی تحریک بھی آپ نے فرمائی مگر جرمنی کے حالات یکایک بدل گئے۔۔۔ جس مسجد کی تعمیر کا خرچ پہلے تیس ہزار روپے اندازا کیا گیا تھا وہ پندرہ لاکھ روپے بتایا جانے لگا۔ چنانچہ مئی/1924ء میں یہ مشن بند کر دیا گیا اور محترم ملک غلام فرید صاحب لنڈن چلے گئے۔ اور مورخہ 20/جنوری 1949ء کو محترم چودھری عبد الطیف صاحب بی اے کے ذریعہ اس مشن کا احیاء ہوا۔ {تاریخ احمدیت، جلد4۔ صفحہ 412،411۔ ایڈیشن 2007ء قادیان}

1948ء میں جرمنی میں خط و کتابت کے ذریعہ کم و بیش بیس افراد پر مشتمل جماعت قائم ہو چکی تھی جس کی دیکھ بھال محترم شیخ ناصر احمد صاحب مبلغ سلسلہ سوئٹزرلینڈ کر رہے تھے جو متعلقہ حکام سے اجازت لے کر گاہے گاہے جرمنی تشریف لے جاتے رہے۔ ایک بار ہمبرگ ریڈیو نے آپ کی تقریر بھی نشر کی۔ {تاریخ احمدیت، جلد11۔ صفحہ 84۔ ایڈیشن 2007ء قادیان}

20/جنوری 1949ء کو محترم چودھری عبد الطیف صاحب بی اے واقف زندگی کے ذریعہ جرمنی میں از سرنو مشن جاری ہوا۔ آپ نے ہمبرگ شہر کے وسط میں ایک سرکاری عمارت کے وسیع ہال

میں پہلا تبلیغی اجلاس منعقد کیا۔ اور بفضل خدا اِسی شہر میں آپ کی رہائش کا انتظام ہوا۔ 1954ء کے شروع میں محترم شیخ ناصر احمد صاحب مبلغ سلسلہ سوئٹزرلینڈ کو قرآن مجید کے جرمن ترجمہ کی اشاعت کی توفیق ملی جس نے قبول عام کی سند حاصل کی اور ملک کے علمی طبقہ پر گہرا اثر ڈالا۔ دوسری جنگ عظیم کے خاتمے کے بعد یہ یورپ کی کسی زبان میں شائع ہونے والا قرآن مجید کا پہلا ترجمہ تھا۔ اسی سال نومبر میں احمدی یورپی مشنوں کی چوتھی کانفرنس ہمبرگ میں ہوئی جس میں انگلستان، سوئٹزرلینڈ، ہالینڈ اور سپین کے مجاہدین شامل ہوئے۔ جون 1955ء میں اس ملک کے بھاگ جاگے جب فرزند دلبند گرامی ارجمند حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد نے جرمنی کا پہلا تاریخی سفر اختیار فرمایا اور 25 تا 29 جون اس ملک میں رونق افروز رہے، اور: ”قومیں اس سے برکت پائیں گی“ کا عملی مظاہرہ دیکھنے کو ملا۔ اس دورے کے دوران آپ نے جرمنی میں جلد مسجد تعمیر کرنے کا ارشاد فرمایا چنانچہ 22/ فروری 1957ء کو ہمبرگ میں مسجد کا سنگ بنیاد رکھا گیا اور 22/ جون 1957ء کو محترم چودھری سر ظفر اللہ خان صاحب نے اس مسجد کا افتتاح کیا۔ اس کے صرف دو سال بعد مولا کریم نے جرمنی کے شہر فرینکفرٹ میں جماعت کو دوسری مسجد تعمیر کرنے کی توفیق دی۔ محترم چودھری عبد الطیف صاحب انچارج مشن جرمنی نے 8/ مئی 1959ء کو اس مسجد کا سنگ بنیاد رکھا اور محترم چودھری سر ظفر اللہ خان صاحب نے 16/ ستمبر 1959ء کو اس مسجد کا افتتاح کیا۔ جرمنی میں روحانی انقلاب کی بنیاد حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھوں رکھی جا چکی تھی اس بنیاد کو مزید مستحکم کرنے کے لئے نافلہ موعود سیدنا حضرت مرزا ناصر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ جولائی 1967ء میں جرمنی تشریف لے گئے۔

{جرمن مشن کا احیاء تاریخ احمدیت جلد 12، صفحہ 137 تا 155۔ ایڈیشن 2007ء}

یوں امام آخر الزمان کے ایک کے بعد دوسرے خلیفہ نے اس سرزمین پر قدم رنجہ فرما کر جرمن قوم کو احمدیت یعنی حقیقی اسلام کی دعوت دی۔ اور آج خدا تعالیٰ کے فضل و احسان سے جرمنی میں یورپ کی سب سے بڑی اور مضبوط ترین جماعت قائم ہے۔ جماعت احمدیہ کے صد سالہ جشن تشکر کے موقعہ پر 1989ء میں طاہر و مطہر خلیفہ نے جماعت جرمنی کو شکرانے کے طور پر سو مساجد تعمیر کرنے کی تحریک کی اور جماعت نے اس پر لبیک کہتے ہوئے کام شروع کیا۔

پھر 7/ ستمبر 2004ء کو مسجد بیت الھدیٰ کے افتتاح کے موقعہ پر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے امیر صاحب جرمنی کے حوالے سے فرمایا: ”انہوں نے کہا ہے کہ اس خلافت کے دور میں سو مساجد کا وہ وعدہ جو خلافت رابعہ کے دور میں کیا تھا اس کو پورا کرنے والے ہوں۔ حضور نے فرمایا کہ میں تو یہ کہتا ہوں کہ آپ یہ عہد کریں کہ سو مساجد کا کیا وہ تو ہم چند سالوں میں بنا لیں گے اگر خدا تعالیٰ توفیق دے تو خلافت خامسہ کے اس دور میں تو ہم جرمنی کے ہر شہر میں مسجد بنائیں گے۔“ {الفضل انٹرنیشنل 8/ اکتوبر 2004ء صفحہ 12۔ جلد 11، شمارہ 41}

سو مساجد سکیم کے تحت اس وقت تک کل 83 مساجد تعمیر ہو چکی ہیں یا پھر تعمیر کے مراحل میں ہیں۔ جماعت نے چار چرچ خرید کر ان کو مساجد میں تبدیل کیا ہے۔ مسجد فنڈ میں ہر سال تقریباً ساڑھے پانچ ملین یوروز کی قربانی کرنے کی توفیق جرمنی کے احمدیوں کو مل رہی ہے۔

{روزنامہ الفضل انٹرنیشنل 21 نومبر 2023ء صفحہ 3۔ جلد 30، شمارہ 230}

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جماعت احمدیہ جرمنی کو خوشخبری سناتے ہوئے فرمایا: ”ان شاء اللہ تعالیٰ جرمنی یورپ کا پہلا ملک ہو گا جہاں کے سو شہروں یا قصبوں میں

ہماری مساجد کے روشن مینار نظر آئیں گے اور جس کے ذریعہ سے اللہ کا نام اس علاقے کی فضاؤں میں گونجے گا جو بندے کو اپنے خدا کے قریب لانے والا بنے گا۔“

{خطبہ جمعہ فرمودہ 16/ جون 2006ء الفضل انٹرنیشنل 7 تا 13 جولائی 2006ء صفحہ 6}

تائید ایزدی سے اپریل 2017ء تک جرمنی میں جماعتوں کی مجموعی تعداد 258 تھی اور 52 مبلغین سلسلہ خدمات میں مصروف ہیں۔ {الفضل انٹرنیشنل 12/ مئی 2017ء صفحہ 11۔ جلد 24، شمارہ 19}

جلسہ سالانہ کا نظام بھی پوری آب و تاب کے ساتھ جرمنی میں سایہ فگن ہے۔ 28 دسمبر 1975ء کو مسجد فضل عمر ہمبرگ سے اس بابرکت سلسلے کا آغاز ہوا۔ جس میں 70 خوش نصیب شامل ہوئے اور یہ سلسلہ قدم بقدم چلتا ہوا ناصر باغ گروس گیراؤ اور مئی مارکیٹ من ہائم سے ہوتا ہوا 2017ء میں کارلسروئے کنونشن سنٹر کے بلند و بالا ہالز میں پہنچ چکا ہے اور شاملین کی تعداد چالیس ہزار سے تجاوز کر چکی ہے۔ {الفضل انٹرنیشنل لندن 14/ ستمبر 2018ء صفحہ 11۔ جلد 25، شمارہ 37}

⭑امریکہ مشن⭑

مصنف "مجاہد کبیر" رقم طراز ہے: "اپریل 1946ء میں امریکہ میں تبلیغی مشن قائم ہوا اور بشیر احمد صاحب منٹوسان فرانسسکو کے لئے روانہ ہوئے۔ اسٹیشن پر مولانا محمد علی صاحب اور جماعت کے سب اکابرین نے ان کو الوداع کہی یہ پہلا مشن تھا جو تبلیغی مراکز قائم کرنے کے سلسلہ میں شروع کیا گیا۔" {مجاہد کبیر صفحہ 267، ایڈیشن دسمبر 1962ء۔ ناشر احمدیہ اشاعت اسلام لاہور}

محترم مسعود بیگ صاحب بیان کرتے ہیں: "ہمارے نہایت ہی قیمتی بزرگ ماسٹر محمد عبد اللہ صاحب جو آج سے 45 سال قبل جزائر فجی میں تبلیغ اسلام کے لئے گئے تھے وہاں سالہا سال خدمت اسلام کے بعد کیلے فورنیا امریکہ منتقل ہو گئے ہیں۔ اور ان کے ہونہار فرزندان جو اسی جذبہ سے سرشار ہیں دین کی خدمت میں مصروف ہیں۔ چنانچہ امریکہ میں بھی انہوں نے "مسلم سوسائٹی آف امریکہ" قائم کر دی ہے، جہاں سے اسلام پر کتابچے شائع فرماتے رہتے ہیں"۔

{سالانہ رپورٹ احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور، بابت سال 1974-75 از مرزا مسعود بیگ، جنرل سیکریٹری۔ صفحہ 21}

اس وقت احمدیہ انجمن اشاعت اسلام کی مرکزی ویب سائٹ پر امریکہ کے درج ذیل ایڈریس موجود ہیں۔ مگر یہاں مساجد ہیں یا تبلیغی مراکز یہ سوال تشنہ ہے۔

1. AAIIL (USA),PO Box 3370,Dublin,OH 43016,USA

2. AAIIL (New York),91-05 197 Street,Hollis,NY 11423,USA

3. AAIIL (California),36911 Walnut Street,Newark California 94560,USA

اب تصویر کا دوسرا رخ دیکھتے ہیں: حضرت مفتی محمد صادق صاحب رضی اللہ عنہ امریکہ کے پہلے مبلغ کے طور پر 26/ جنوری 1920ء کو انگلستان کی بندر گاہ Liverpool "لیورپول" سے عازم سفر ہوئے، اور مورخہ 15/ فروری 1920ء کو امریکہ کی بندر گاہ (Penn's Landing) Philadelphia فلاڈلفیا پر اترے۔ لیکن آپ کو ملک میں داخل ہونے سے روک دیا گیا اور سمندر کے کنارے ایک مکان میں قید کر دیا گیا۔ اس محصور مبلغ اسلام نے اسیری میں بھی اپنے مقصد کو نہ بھلایا اور توفیق ایزدی سے دو ماہ میں پندرہ قیدیوں کو کلمہ حق پڑھالیا۔ ادھر جب حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنے اس مبلغ کی اسیری کی اطلاع ملی تو آپ نے امریکی حکومت کو للکارتے ہوئے فرمایا: "امریکہ جسے طاقتور ہونے کا دعویٰ ہے اس وقت تک اُس نے مادی سلطنتوں کا مقابلہ کیا اور انہیں شکست دی ہوگی۔ روحانی سلطنت سے اس نے مقابلہ کر کے نہیں دیکھا۔ اب اگر اس نے ہم سے مقابلہ کیا تو اسے معلوم ہو جائے گا کہ ہمیں وہ ہر گز شکست نہیں دے سکتا کیونکہ خدا ہمارے ساتھ ہے۔ ہم امریکہ کے ارد گرد کے علاقوں میں تبلیغ کریں گے اور وہاں کے لوگوں کو مسلمان بنا کر امریکہ بھیجیں گے اور ان کو امریکہ روک نہیں سکے گا۔ اور ہم امید رکھتے ہیں کہ امریکہ میں ایک دن "لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ" کی صدا گونجے گی اور ضرور گونجے گی۔"

{الفضل قادیان 15/ اپریل 1920ء صفحہ 11، کالم 3۔ جلد 7، شمارہ 78}

مئی/ 1920ء میں آپ کو قید سے آزاد کر کے ملک میں داخل ہونے کی اجازت دی گئی اور آپ نے نیویارک میں ایک مکان کرایہ پر لیکر جماعت احمدیہ مسلمہ کے مشن کی بنیاد رکھی۔ 1921ء میں آپ شکاگو منتقل ہوئے اور باقاعدہ ایک عمارت خرید کر جماعت کا مرکز قائم کیا۔ 1950ء میں

جماعت کا مرکز شکاگو سے واشنگٹن منتقل ہوا۔ اور آج خدا تعالیٰ کے فضل و کرم اور خلافت کی برکت سے امریکہ کی تمام ریاستوں کے بڑے بڑے شہروں میں 74 جماعتیں قائم ہیں۔ جماعت کی 53 مساجد اور 26 مشن ہاؤسز ہیں۔ {الفضل انٹرنیشنل لندن 9/ نومبر 2018ء صفحہ 11۔ جلد 25، شمارہ 45}

اور مسجد بیت الرحمن میری لینڈ، مسجد بیت الحمید کیلی فورنیا اور مسجد بیت السمیع ہیوسٹن جیسی وسیع و عریض اور پر شکوہ مساجد سے امریکہ کے قریہ قریہ میں خدائے واحد کا نام گونجتا ہے۔ اور آج امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی سالاری میں باقی دنیا کی طرح امریکہ میں بھی جماعت احمدیہ آسمانی رفعتوں کو چھو رہی ہے اور بلندی کی طرف محو پرواز ہے۔ اور 15/ فروری 2020ء کی صبح امریکہ بھر کی جماعت ہائے احمدیہ نے نماز تہجد با جماعت ادا کر کے صد سالہ تقریبات کا آغاز کیا ہے جو سال بھر جاری رہیں گی۔

ہے عرفانِ اسلام ہر سمت جاری　　　فلک گیر ہے اب صدائے خلافت

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: ”اب میں لدھیانہ کے لوگوں کو اور ان لوگوں کو جو باہر سے آئے ہوئے ہیں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ یہ آسمان کی آواز ہے جو اللہ تعالیٰ نے بلند کی ہے اسے بند کرنا آسان نہیں۔ یہ جماعت شروع میں صرف چالیس افراد پر مشتمل تھی مگر اب خدا تعالیٰ کے فضل سے ہماری تعداد لاکھوں میں پہنچ چکی ہے۔ تمام دنیا نے ہماری مخالفت کی مگر سب مخالف ناکام ہوئے اور آئندہ بھی ناکام ہوں گے اور دنیا کی کوئی طاقت احمدیت کی ترقی روک نہیں سکے گی۔۔۔ جو خدا آسمانوں اور زمینوں کا خدا ہے جو پہلوں کا خدا ہے حال کا خدا ہے اور آئندہ کا خدا ہے جس کے ہاتھ میں میری اور سب کی جان ہے اور جس کے سامنے مر کر ہم سب

نے پیش ہونا ہے میں اسی خدائے قہار کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ یہ باتیں اُسی نے مجھے بتائی ہیں اور اسی نے مجھے یہ بھی بتایا کہ وہ میرے ماننے والوں کو منکرین پر قیامت تک غلبہ اور فوقیت دے گا۔ میں انسان ہوں مر سکتا ہوں مگر خدا تعالیٰ کا یہ وعدہ ضرور پورا ہو گا۔ زمین و آسمان ٹل سکتے ہیں مگر اُس کا یہ وعدہ ٹل نہیں سکتا۔ اس سلسلہ کی تائید کے لئے خدا تعالیٰ کے فرشتے آسمان سے اتریں گے اور روز بروز یہ سلسلہ پھیلتا چلا جائے گا اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ پیغام ان ممالک تک جو آپ پر ایمان نہیں رکھتے ضرور پہنچے گا۔ اور جس طرح پہاڑوں سے دریا نکلتے ہیں اور پھر ان سے نہریں نکلتی ہیں محمد رسول اللہ ﷺ کی تعلیم کی نہریں میرے ذریعہ ساری دنیا میں جاری ہوں گی۔''

{اہل لدھیانہ سے خطاب۔ انوار العلوم جلد 17، صفحہ 281،282۔ ایڈیشن 2008، قادیان}

⋆جلسہ سالانہ⋆

”۔۔۔اس جلسہ کو معمولی انسانی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں یہ وہ امر ہے جس کی خالص تائید حق اور اعلائے کلمہ اسلام پر بنیاد ہے۔ اس سلسلہ کی بنیادی اینٹ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے اور اس کے لئے قومیں طیار کی ہیں جو عنقریب اس میں آملیں گی کیونکہ یہ اس قادر کا فعل ہے جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں۔“ {مجموعہ اشتہارات جلد اوّل صفحہ 341}

یہ وہ دلنشیں اور دلربا پیشگوئی ہے جو اس زمانہ کے مسیح حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قلم سے نکلی۔ خدائے قادر کے وعدوں پر غیر متزلزل ایمان اور جماعت کے اقوام عالم میں پھیلنے کے پختہ یقین سے پُر نفسانی جوش سے مبرّا تقویٰ کے پانی سے دُھلے یہ الفاظ جب اُس مسیح دوراں کے قلم سے نکلے تو اس کے ہاتھ کا بویا ہوا بیج ابھی مٹی سے سر نکال رہا تھا۔ مگر اس کی دور بین نگاہ تمام دنیا کو اپنی سچائی کے تحت اقدام دیکھ رہی تھی۔ پہلے جلسہ سالانہ میں 75 پروانے شمع کے گرد جمع ہوئے اور تاریخ احمدیت میں امر ہو گئے۔ مگر وہ مرد میدان جانتا تھا کہ اُس کے لفظ لفظ اور حرف حرف کو برکت بخشنے والا خدا اپنے فضل سے جماعت کے نفوس و اموال میں حیرت انگیز برکت بخشنے کے ساتھ جلسہ سالانہ کے نظام کو بھی عالمگیر بنائے گا۔ اور آج آسمان اس بات کا گواہ ہے کہ ہر سال مختلف ممالک میں نظام خلافت سے وابستہ افراد جماعت اپنے اپنے جلسہ سالانہ کا انعقاد کر کے اُس کے دعویٰ کی سچائی پر اپنے اخلاص کی مہر لگاتے ہیں۔ اور قدرت ثانی کا مظہر اُس کا حقیقی جانشین اور اُس کا خلیفہ جس جگہ موجود ہو دنیا کے کونے کونے سے عشّاق اس کی ذات والا صفات کے گرد جمع ہو کر شجرِ ایمان کی آبیاری کرتے ہیں۔ اور مسیح دوراں کی لازوال دعاؤں سے جھولیاں بھر کر واپس روانہ ہوتے ہیں۔ مگر تعصب کی عینک سے دیکھنے والے کیا کہتے ہیں: ”قادیاں

کے جلسہ سالانہ میں شامل ہونے والوں کی تعداد کے متعلق مدت سے ایک معمہ بنا چلا آرہا ہے، جس کو آج تک کوئی ماہرِ ریاضی قادیانی دوست حل نہیں کر سکا۔ چنانچہ اس سے قبل بھی کئی دفعہ ’’محترم مدیر پیغام صلح‘‘ ان کی توجہ اس امر کی طرف مبذول کروا چکے ہیں۔ 1935ء کے سالانہ جلسہ میں شامل ہونے والوں کی تعداد مختلف اخبارات میں قریباً چالیس ہزار شائع کروائی گئی تھی۔ اور 1936ء کے جلسہ میں شامل ہونے والوں کی تعداد جو اخبارات میں شائع کروائی گئی ہے وہ بیس ہزار کے قریب ہے۔ خاکسار راقم الحروف کو بھی عرصہ دو سال کے بعد اس دفعہ قادیاں کا سالانہ جلسہ دیکھنے کا شرف حاصل ہوا گو ایک دن کے لئے ہی اور وہ بھی آخری دن۔ آخری دن پچھلے پہر خلیفہ صاحب کی ایک خاص تقریر ہوتی ہے جس کے لئے خاص اہتمام کیا جاتا ہے۔ جناب ممدوح نے اپنی تقریر شروع کرنے سے پیشتر منتظمین جلسہ کو مخاطب کیا۔۔۔ منتظمین جلسہ گاہ کی کارکردگی پر افسوس فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ اگرچہ ان کو اطلاع دیدی گئی تھی کہ پنڈال گذشتہ سال سے وسیع بنایا جائے تاہم اگر وہ خود جلسہ شروع ہونے سے ایک روز قبل جلسہ گاہ میں آکر پنڈال کو نہ دیکھ لیتے اور اس کو اور وسیع نہ کروا دیتے تو بتاؤ اتنے آدمی کہاں سما سکتے تھے۔ یہ بات نہ صرف میرے ہی لئے بلکہ تمام اہل دانش و خرد کے لئے ایک معمہ ہے۔ کہ جب اس سال گذشتہ سالوں سے پنڈال بہت وسیع بنایا گیا تھا، اور اس میں بھی اہل قادیان کے بیان کردہ بیس ہزار آدمیوں کی تعداد بمشکل سما رہی تھی تو گذشتہ سال اس سے چھوٹے پنڈال میں چالیس ہزار کا مجمع کس طرح سما سکا تھا۔ اگر کوئی قادیانی ماہر ریاضی اس معمہ کو حل کر سکے تو میں اس کا بہت ممنون ہوں گا‘‘۔ خواجہ محمد عبد اللہ از راولپنڈی۔ {پیغام صلح 7/ فروری 1937ء صفحہ 1 کالم 3۔ جلد 25، شمارہ 9}

خود فریبی کی دبیز تہوں تلے دبی یہ جماعت اپنے بارے میں کیسی خوش فہمی میں مبتلا ہے اس کی نظیر ان تحریروں سے بخوبی عیاں ہوتی ہے: ”الحمد للہ ثم الحمد للہ کہ ہمارا اڑسٹھواں جلسہ سالانہ دسمبر 1982ء بھی خدا تعالیٰ کے بے انتہا فضل سے ہر لحاظ سے کامیاب اور پر رونق رہا۔ ہمیں اللہ تعالیٰ نے اپنی جن بے شمار نعمتوں اور افضال سے نوازا ہے ان میں سے ایک نعمت غیر مترقبہ ہمارا یہ جلسہ سالانہ بھی ہے جس کی بنیاد ہمارے امام اور مجدد وقت حضرت مرزا غلام احمد قادیانی نے حکمت الٰہیہ کے ماتحت 1891ء میں رکھی تھی۔ اُس وقت سے اب تک ہمارا یہ سالانہ اجتماع ہر سال دسمبر کے مہینہ میں منعقد ہوتا ہے جس میں شامل ہونے کے لئے اسلام اور قرآن کی اشاعت کے لئے جنوں اور درد رکھنے والے سینکڑوں مرد اور خواتین اور بچے بوڑھے اور جوان دور دراز مقامات سے دیوانہ وار چلے آتے ہیں۔۔۔ ان سب کے دلوں میں ایک ہی لگن ایک ہی آرزو اور ایک ہی تڑپ ہے کہ اس دور کے مصائب میں گرفتار دنیا قرآن اور اسلام کے نور سے منور ہو جائے۔۔۔ کچھ دل کو پگھلانے والے منظر ایسے بھی ہوتے ہیں کہ پتھر دل بھی موم ہو جاتے ہیں۔ حضرت امیر قرآن کے مختلف زبانوں میں تراجم اور تمام دنیا میں ان کی اشاعت کے لئے اپنی تقریر میں ان الفاظ میں اپیل کرتے ہیں کہ: ”میں خدا کے دروازے کا فقیر اور محتاج ہوں اور قرآن کی اشاعت کی خاطر اپنی اس چھوٹی سی جماعت کے سامنے ہاتھ پھیلانے میں کوئی عار محسوس نہیں کرتا“ تو جذبات سے مغلوب اس تھرتھراتی آواز پر آپ کی جماعت کے بچے بھی اپنی جیب خرچ سے سارا سال بچائی ہور قم بھی دے ڈالتے ہیں۔“ {پیغام صلح 5/ جنوری 1983ء صفحہ 2۔ جلد 70، شمارہ 1}

"ہمارا سالانہ دعائیہ 24 تا 27/ دسمبر 1991ء دارالسلام کالونی لاہور میں منعقد ہوا اور تائید ایزدی سے بخیر وعافیت اختتام پذیر ہوا۔ اس دعائیہ کی نمایاں خصوصیت یہ تھی کہ ایک صدی پیشتر یعنی ماہ دسمبر 1891ء میں حضرت بانی سلسلہ احمدیہ (خدا تعالیٰ ان پر سلامتی نازل کرے) کے مبارک وجود کے زیر سایہ پہلا سالانہ دعائیہ منعقد ہوا تھا۔ ان سو سالوں میں جماعت احمدیہ ہر سال دسمبر کے آخری عشرہ میں اکٹھے مل کر اپنے اللہ کے حضور عاجزانہ طور پر دین حقہ کے بارے میں اپنے گذشتہ سالوں کی کوشش کو تحدیث نعمت کے طور پر پیش کرتی رہی ہے اور جہاں کوتاہی رہ گئی ہو اس کی اپنے اللہ سے مغفرت طلب کرتی اور آئندہ کے منصوبوں کا لائحہ عمل تیار کرتی رہی ہے۔ اس دیوانی جماعت کی ان چار دنوں کی علمی اور عملی تجاویز اور آہِ سحر گاہی کو رب کریم نے ہمیشہ ہی قبولیت بخشی ہے اور پہلے سے بڑھکر اپنے افضال کی بارش کی ہے۔ ان کی قربانیوں اور خشوع وخضوع میں ڈوبی ہوئی نمازوں نے وہ کام کئے ہیں جو بڑی بڑی سلطنتوں کے بادشاہوں سے بھی نہ ہو سکے۔"

{پیغام صلح یکم جنوری/ 1992ء صفحہ 2۔ جلد 75، شمارہ 1}

لفّاظی سے لبریز اور ملمع سازی سے پُر یہ بلند وبانگ دعوئے پڑھ کر انسان ورطہ حیرت میں ڈوب جاتا ہے کہ یہ کیسے لوگ ہیں کس دھوکے میں مبتلا ہیں کیونکہ اِن کے دعاوی اور اُن کے حقیقی نتائج میں حیرت انگیز فرق ہے اور ایک عمیق خلیج حائل نظر آتی ہے۔ قرآن مجید کی اشاعت کا درد رکھنے والے ان دیوانوں نے ایک سو چھ سال کے طویل عرصے میں کتنی زبانوں میں اس پاک کتاب کے تراجم دنیا کے سامنے پیش کئے۔ ان کی نیم شبی دعاؤں کے بدلے جو افضال الٰہی بارش کی طرح نازل ہو رہے ہیں ان کے ثمر کہاں ہیں؟؟۔ حقیقت میں تو ابھی خزاں ہی خزاں ہے۔ جماعت قادیان کے جلسہ کی حاضری کو معمہ قرار دینے والوں نے خود کبھی جلسہ کی معین حاضری اپنی رپوٹس میں

شائع کیوں نہیں کی؟؟؟۔

روز روشن کی طرح واضح حقیقت یہ ہے کہ سو سال کا عرصہ گذرنے کے بعد آج بھی احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور کے جلسے میں چند سو لوگ شامل ہوتے ہیں۔ پاکستان کے علاوہ دنیا کے آٹھ دس ملکوں سے اِکا دُکا مہمان رونق افروز ہوتے ہیں۔ اور پاکستان سے باہر کسی بھی ملک میں جلسہ سالانہ کا نظام اس طرح جاری ہو ہی نہیں سکا جس کی پیشگوئی خدا سے علم پاکر حضرت مسیح موعود مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دنیا کے سامنے پیش کی تھی۔ نہ وہ قومیں ان کے آغوش میں آسکیں جس کی خبر اس پیشگوئی میں موجود ہے۔

تازہ ترین حقائق ملاحظہ ہوں: ’’مورخہ 15 تا 17/ ستمبر 2017ء لاہور تحریک احمدیہ کا ’’پہلا یورپی سالانہ جلسہ ‘‘ جرمنی میں منعقد ہوا۔ برلن مسجد میں ہونے والے اس جلسہ میں شرکت کے لئے احباب پاکستان، جرمنی، برطانیہ، ہالینڈ، سویڈن، سوئزرلینڈ، یوکرائن، سرینام، ٹرینیڈاڈ، امریکہ اور انڈونیشیا سے تشریف لائے۔ الحمد للہ حضرت امیر کی انتھک کاوش اور ممبران کی شمولیت سے یورپ کا یہ پہلا کنونشن انتہائی کامیاب رہا‘‘۔ {پیغام صلح یکم تا 31/ اکتوبر 2017ء صفحہ 24۔ جلد 2، شمارہ 20،19}

ایک صدی سے قائم کامیابی اور کامرانی کے جھنڈے گاڑنے والی اس مخلص و فدائی جماعت کے اس انتہائی کامیاب کنونشن کے تمام شرکاء ایک گروپ فوٹو میں سما گئے، جس کی رپورٹ اور تصاویر The HOPE Bulletin اکتوبر 2017ء کے شمارے میں شائع شدہ ہے۔

{ http:aaiil.org/text/articles/hope/2017/hopebulletin2017.shtm}

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ ارشاد کل بھی اہل پیغام کے لئے مثلِ آئینہ تھا آج بھی ہے:"مولوی صاحب کو معلوم ہونا چاہیے کہ ان کے جلسے پر بھی اتنے آدمی نہیں ہوتے جتنے یہاں عام جمعہ کے دن جمع ہوتے ہیں۔ چنانچہ اس وقت بھی جمعہ کے لئے جتنے لوگ بیٹھے ہیں اتنے کبھی بھی انہیں اپنے جلسہ میں نصیب نہیں ہوتے۔"

{خطبہ جمعہ فرمودہ 5/دسمبر۔روزنامہ الفضل قادیان 12/دسمبر 1941ء۔ جلد 29، شمارہ 281}

گذشتہ سولہ سال سے مسجد بیت الفتوح لندن سے اکناف عالم میں براہ راست نشر ہونے والا خطبہ جمعہ اس حقیقت کو روزروشن کی طرح واضح کرتا ہے کہ جتنے لوگ ہر ہفتے نماز جمعہ کی ادائیگی کے لئے جمع ہوتے ہیں اتنے سال میں ایک بار اہل پیغام کے جلسہ سالانہ میں جمع نہیں ہوتے۔اس حقیقت کو پرکھنے کیلئے پیغام صلح دسمبر 2019ء کا شمارہ حاضر ہے جس میں سالانہ دعائیہ 2018ء کی کچھ تصاویر شائع شدہ ہیں۔ {تصویری صفحات پیغام صلح یکم تا 31دسمبر 2019ء۔ جلد 4 شمارہ 23،24۔

{http: aaiil.org/urdu/articles/paighamesulah

قیام پاکستان کے بعد ایک جلسہ کے موقعہ پر حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:"پیغامی اعتراض کیا کرتے تھے کہ قادیان سے مسیح موعود کے نام کی وجہ سے احمدیوں کو جو محبت ہے اس کی وجہ سے میں کامیاب ہوا ہوں۔ آج ان کا بھی لاہور میں جلسہ ہو رہا ہے۔ اور ان کے اس مرکز میں ہو رہا ہے جو 35 سال سے ان کا مرکز چلا آرہا ہے۔ وہ ذرا ربوہ کے اس جلسہ کے مقابل پر اپنے جلسہ کو بھی دیکھیں۔اور پھر سوچیں کہ ان کے اعتراض کی کیا حقیقت ہے۔اگر میں قادیان کی وجہ سے جیتا تھا تو آج قادیان سے محرومی کی وجہ سے مجھے ہارنا بھی تو چاہیے تھا۔اگر واقعہ

میں ان کا اعتراض درست ہوتا تو قادیان وہاں کے شعائر، مقبرہ بہشتی، مساجد، مینار اور کروڑوں کی جائیداد چھوڑ کر یہاں آجانے کی وجہ سے جماعت میں کمزوری آجانی چاہیئے تھی۔ اسے سمجھ لینا چاہیے تھا کہ یہ سلسلہ نعوذباللہ جھوٹا ہے۔ مگر اتنے بڑے ابتلا اور اتنی خطرناک ٹھوکر کے باوجود خدا تعالیٰ کے فضل سے میری جماعت متزلزل نہیں ہوئی۔ وہ پہاڑ کی طرح مضبوط کھڑی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے اُس وقت تک کھڑی رہے گی جب تک کہ کفر اس سے ٹکرا کر پاش پاش نہ ہو جائے۔" {تقریر جلسہ سالانہ 27/دسمبر 1949ء۔ الفضل یکم جنوری 1950ء صفحہ 2، کالم 3۔ جلد 3، شمارہ 297}

پس خدا تعالیٰ کے فضل سے خلافتِ حقیقی سے وابستہ یہ خدائی جماعت کل بھی ایک مضبوط پہاڑ کی طرح کھڑی تھی اور آج بھی پوری آن بان اور شان کے ساتھ قائم دائم ہے۔ توفیق ایزدی سے آج یورپ، افریقہ، ایشیا، امریکہ اور جزائر میں قائم جماعت ہائے احمدیہ سینکڑوں ایکڑ پر پھیلے اپنے ذاتی جلسہ گاہوں میں باقاعدگی کے ساتھ "جلسہ سالانہ" منعقد کرتی ہیں۔ صرف حدیقۃ المہدی میں ہر سال تمام سہولتوں سے آراستہ ایک عالیشان عارضی شہر کا قیام، سو سے زائد ممالک سے ہزاروں عشّاقان خلافت کا پروانوں کی طرح شمع کے گرد جمع ہونا اور دنیا کے کناروں تک اس روح پرور اجتماع کا براہ راست نشر ہونا اِس جماعت کی سچائی کی اتنی روشن دلیل ہے کہ: "چہ نسبت خاک را بہ عالم پاک"۔

میر کارواں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں: "پہلے تو صرف قادیان میں یہ جلسہ سالانہ ہوا کرتے تھے لیکن آج دنیا کے ہر ملک میں یہ ٹریننگ کیمپ لگتا ہے جس میں مسیح محمدی کے ماننے والے اپنے اصلاح نفس کے لئے جمع ہوتے ہیں اپنی اصلاح کے لئے

اکٹھے ہوتے ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کی تقدیر ہے کہ احمدیت نے بڑھنا ہے اور پھولنا ہے اور پھلنا ہے انشاء اللہ۔ یہ اللہ تعالیٰ کا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے وعدہ ہے آج جو ان ملکوں میں غیر پاکستانی احمدی ہیں یا مختلف قومیتوں کے احمدی ہیں یہ آئندہ فوج در فوج احمدیت میں داخل ہونے والوں کے لئے نمونہ بننے والے ہیں۔ اس لئے ان کی نیک تربیت کریں ان سے تعلق بڑھائیں ان سے پیار محبت کا سلوک کریں ان کے لئے نمونہ بنیں۔"

{الفضل انٹرنیشنل 29 / مارچ 2013ء صفحہ 1۔ جلد 20 شمارہ 13}

ایک اور موقعہ پر فرمایا: "دنیا کے کونے کونے میں اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدیت پہنچ چکی ہے۔ دنیا کے کونے کونے میں حضرت مسیح موعود کے لنگر قائم ہیں۔ اگر ہم اللہ تعالیٰ کے ساتھ چمٹے رہیں تو اُس نے نہ کبھی ہمیں چھوڑا ہے نہ کبھی چھوڑے گا۔ قربانیاں بے شک دینی پڑتی ہیں اور احمدی اللہ تعالیٰ کے فضل سے دیتے ہیں لیکن ہر قربانی اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو لئے ہوئے ایک نیا راستہ ہمیں دکھاتی ہے۔"

{الفضل انٹرنیشنل 17 / اپریل 2015ء صفحہ 5۔ جلد 22 شمارہ 16}

ہم شاخیں درخت وجود کی ہیں سر پر ہے خلافت کا سایہ

افسوس ہے ان کی حالت پر جو تپتی دھوپ میں جلتے ہیں

جامع دارالسلام، لاہور کے صدر دروازے پر چند احباب حضرت امیر ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ۔دائیں طرف آخر میں محترم عامر عزیز الازہری صاحب کھڑے ہیں۔

سالانہ دعائیہ دسمبر 2009ء کے موقع پر سامعین کے مختلف مناظر۔

سالانہ دعائیہ دسمبر 2009ء کے موقع پر شریک بچوں کا ایک منظر۔

حضرت امیر ایدہ اللہ تعالیٰ صالحہ الماس احمد صاحبہ کو "ڈاکٹر آصف حمید گولڈ میڈل" دے رہے ہیں۔

حضرت امیر ایدہ اللہ تعالیٰ "حامد رحمان گولڈ میڈل" سلمان اکمل کو دے رہے ہیں۔

سالانہ دعائیہ 2018ء کی چند جھلکیاں
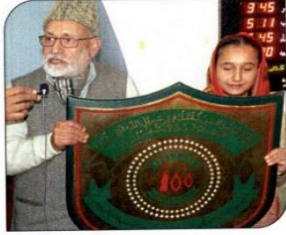
Participants of the Lahore Ahmadiyya Convention with Hazrat Ameer Prof. Dr. Abdul Karim Saeed

⋆نظام وصیت⋆

وہ فرستادہ جو خدا کی طرف سے ایک قدرت کے رنگ میں ظاہر ہوا اور جو خدا کی ایک مجسم قدرت تھا دسمبر ؍ 1905ء میں قادر مطلق کے حکم سے ترقیِ اسلام اور لاریب کتاب کی عالمگیر اشاعت کے لئے ایک نظام نو کی بنیاد رکھتا ہے اور وحی خفی کی بنیاد پر اس کی شرائط اور قواعد و ضوابط پوری شرح وبسط کے ساتھ اپنی قلم سے تحریر کرتا ہے اور کامل الایمان اصحاب کو جلد اس نظام کا حصہ بننے کی تلقین کرتا ہے۔ آپ فرماتے ہیں: ”ایک جگہ مجھے دکھائی گئی اور اس کا نام بہشتی مقبرہ رکھا گیا۔ اور ظاہر کیا گیا کہ وہ ان برگزیدہ جماعت کے لوگوں کی قبریں ہیں جو بہشتی ہیں۔۔۔ میں دعا کرتا ہوں کہ خدا اس میں برکت دے اور اس کو بہشتی مقبرہ بنادے۔۔۔ پھر میں تیسری دفعہ دعا کرتا ہوں کہ اے میرے قادر کریم! اے خدائے غفور ورحیم تو صرف ان لوگوں کو اس جگہ قبروں کی جگہ دے جو تیرے اِس فرستادہ پر سچا ایمان رکھتے ہیں اور کوئی نفاق اور غرض نفسانی اور بدظنی اپنے اندر نہیں رکھتے۔۔۔ اس قبرستان کے لئے بڑی بھاری بشارتیں مجھے ملی ہیں اور نہ صرف خدا نے یہ فرمایا ہے کہ یہ مقبرہ بہشتی ہے بلکہ یہ بھی فرمایا کہ اُنْزِلَ فِيْهَا كُلُّ رَحْمَةٍ یعنی ہر ایک قسم کی رحمت اس قبرستان میں اتاری گئی ہے اور کسی قسم کی رحمت نہیں جو اس قبرستان والوں کو اس سے حصہ نہیں۔۔۔ یہ مت خیال کرو کہ یہ صرف دور از قیاس باتیں ہیں۔ بلکہ یہ اس قادر کا ارادہ ہے جو زمین و آسمان کا بادشاہ ہے۔۔۔ کوئی نادان اس قبرستان اور اس کے انتظام کو بدعت میں داخل نہ سمجھے کیونکہ یہ انتظام حسب وحی الٰہی ہے اور انسان کا اس میں دخل نہیں۔۔۔ بے شک یہ انتظام منافقوں پر بہت گراں گذرے گا اور اس سے ان کی پردہ دری ہو گی۔“

{رسالہ الوصیت صفحہ 316، روحانی خزائن جلد 20}

اب دیکھیئے اس امام کامگار سے نسبت کے دعویدار کیا کہتے ہیں: ’’گذشتہ سالانہ جلسہ پر ’’وصیتوں کی تحریک‘‘ کی صورت میں ایک نہایت ہی مفید و عظیم الشان کام کا آغاز کیا گیا ہے۔ اگر اس پر کما حقہ توجہ کی گئی اور صاحب جائیداد احباب نے اس میں پورا حصہ لیا تو انشاء اللہ اس کے نتائج بہت ہی بابرکت اور شاندار ہوں گے اور یہ تحریک صحیح معنوں میں اسلام کی ایک مستقل بنیاد قرار پائے گی۔ حضرت امیر ایدہ اللہ تعالیٰ نے 25/ دسمبر 1936ء کے خطبہ جمعہ میں پہلی مرتبہ اس تحریک کو پیش کرتے ہوئے اس کے مختلف پہلوؤں پر کافی تفصیل سے اظہار خیال فرمایا تھا۔ یہ جلسہ سالانہ کا پہلا دن تھا۔ بیرونی احباب بھی اس وقت کثیر تعداد میں موجود تھے۔۔۔ حضرت ممدوح نے اس ذکر کے بعد کہ ہمارا قومی نظام حضرت مسیح موعود کی وصیت پر جو ’’الوصیۃ‘‘ کے نام سے موسوم ہے قائم ہے۔ پھر فرمایا تھا کہ اب میں وہ بات بتلانا چاہتا ہوں جو ہمارے کام میں کمزوری کی وجہ ہوئی۔ آپ شائد خیال کریں کہ بڑی بڑی وجوہات بیان کروں گا نہیں وہ بات بالکل مختصر ہے۔ ہم نے الوصیت کو علمی رنگ میں تولے لیا اور اس پر اپنے نظام کی بنیاد رکھی لیکن افسوس ہم نے اس کے عملی حصّے کی طرف توجہ نہ کی۔ موجودہ کمزوری اور سست رفتاری کی وجہ یہی فروگذاشت ہے۔ الوصیت کا ایک یہ بھی مقصد تھا کہ ہم جس طرح اپنی زندگی میں دین کے لئے مال خرچتے ہیں اسی طرح موت کے بعد بھی ہماری جائیدادوں اور مال کا کچھ حصہ اس پر صرف ہو۔ یہ تجویز صرف قادیان کے بہشتی مقبرہ میں چار گز زمین کے ساتھ مخصوص نہیں۔ اگر ایسا سمجھا جائے تو یہ لفظ پرستی ہوگی۔ خدا کا بہشت بہت وسیع ہے وہ کنالوں اور گھماؤں کے اندر نہیں سماتا۔ اسی بہشت کا وارث بنانے کے لئے حضرت نے الوصیت میں یہ ہدایت کی تھی کہ خدمت دین کا جہاد مرنے کے بعد بھی جاری رہے اس کے بعد آپ نے بتایا کہ قرآن کریم نے ہر اُس شخص پر جو مال

چھوڑتا ہے وصیت فرض قرار دی۔ اس وصیت سے مراد خیراتی اور دینی کاموں کے لئے وصیت ہے نہ کہ رشتہ داروں اور قریبیوں کے لئے۔ از روئے شریعت ایک تہائی مال کی وصیت ہو سکتی ہے اور حضرت مسیح موعود کا الوصیت میں ارشاد ہے کہ وصیت دسویں حصے سے کم نہ ہو۔ ان وصیتوں سے جو روپیہ جمع ہو اس کے متعلق آپ نے اپنی یہ تمنا بیان کی کہ اس کا روپیہ اشاعت قرآن پر صرف ہو اور دنیا کی مختلف زبانوں میں قرآن کے تراجم ہو کر پھیلا دیئے جائیں۔ یہ کل کا کل مستقل سرمایہ کے طور پر محفوظ رہے گا جس کی آمدنی اور منافع سے ہمیشہ دین کا کام ہوتا رہے گا اس منافع اور آمدنی کو کس طرح خرچ کیا جائے گا؟ اس کا فیصلہ انجمن ہی کرے گی۔۔۔ ہماری یہ کوشش ہونی چاہیے کہ دنیا کے تمام ممالک کے اندر ان کی زبانوں میں قرآن مجید کا ترجمہ پہنچا دیں۔ اگر ہم ایسا کر سکیں تو یہ ایک اس قدر عظیم الشان کام ہو گا جس سے آج تک ساری اسلامی دنیا قاصر رہی ہے۔" 1936ء کے بعد وصایا کی تحریک مستقل رنگ میں سال بہ سال ہوتی رہی اور جماعت کے افراد اس میں حصہ لیتے رہے، اور جوبلی کے موقعہ پر اس تحریک سے ایک بڑا حصہ جوبلی فنڈ کا جمع ہوا۔" { پیغام صلح 3/ فروری 1937ء، صفحہ 7۔ جلد 25 شمارہ 8۔ مجاہد کبیر صفحہ 194، ایڈیشن دسمبر 1962ء۔ ناشر احمدیہ اشاعت اسلام لاہور}

مولوی محمد علی صاحب کی یہ تقریر اس بات کا واضح ثبوت ہے کہ کیسے وہ خدا کے فرستادے کے بنائے ہوئے نظام کے مقابل پر اپنے زعم میں ایک تحریک پیش کرتے ہیں۔ "چار گز زمین" اور "لفظ پرستی" کے تحقیرانہ الفاظ استعمال کر کے مامور زمانہ کے جاری کردہ الہامی نظام کی بے توقیری کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ مگر جیسے وہ رسالہ الوصیت میں بیان کردہ نظام خلافت سے ناطہ توڑ کر غیر مبائعین میں شمار ہو کر تتر بتر ہوئے ایسے ہی وصیت کے نظام اور حقیقی ثمرات سے بھی بے

نصیب رہے اور یہ نظام کبھی ان کے ہاں جاری نہیں ہو سکا۔

جبکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مطہر زمانے میں جس ”انجمن کارپرداز مصالح قبرستان“ کی بنیاد رکھی گئی خلافت کے زیر سایہ وہ آج بھی قائم دائم ہے۔”یہ مت خیال کرو کہ یہ صرف دور از قیاس باتیں ہیں۔ بلکہ یہ قادر کا ارادہ ہے جو زمین و آسمان کا بادشاہ ہے“۔ زمین و آسمان کے بادشاہ نے خود اپنے فضل سے نظام وصیت کو عالمگیر بنایا اور آج خدا تعالیٰ کے فضل سے دنیا کے 127 ممالک کے احمدی نظام وصیت میں شامل ہیں۔ قادیان اور ربوہ کے علاوہ 21 مختلف ممالک میں مقبرہ موصیان قائم ہیں۔ ہر دور میں خلفائے کرام نے افراد جماعت کو اس بابرکت نظام میں شامل ہونے اور موصیان کو اپنے تقویٰ اور طہارت کے معیار کو بلند کرنے کی طرف توجہ دلائی ہے اور اس موضوع پر خلفائے کرام کے سینکڑوں خطبات اور تقاریر موجود ہیں۔

⋆مرکزی اخبار ورسائل⋆

ریویو آف ریلیجنز وہ بابرکت رسالہ ہے جسے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام نے 1902ء میں مغربی دنیا کو اسلام کی خوبصورت تعلیم سے روشناس کروانے کے لئے جاری فرمایا اور اس کے ذریعہ اپنی تحریرات، کتب اور الہامات کی اشاعت فرمائی۔ مولوی محمد علی صاحب اس کے پہلے ایڈیٹر مقرر ہوئے، اور یہی ان کی پہلی وجہ شہرت ہے۔ مگر جب 1914ء میں وہ قادیان سے جدا ہوئے تو مالک حقیقی نے ان سے اور ان کی جماعت سے یہ توفیق بھی چھین لی کہ وہ اس مقدس رسالے کو جاری رکھ سکیں۔ مگر خلافت حقہ کے زیر سایہ "ریویو آف ریلیجنز" کا فیض آج بھی جاری ہے۔

13/اگست 2016ء کو برطانیہ کے 50ویں جلسہ سالانہ کے موقعہ پر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:"ریویو آف ریلیجنز جس کا اجراء حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے 1902ء میں فرمایا تھا اور اب اس کو 114 سال ہو گئے ہیں۔ اب اس کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے جدید زمانے کے مختلف طریق اور ذرائع استعمال کرتے ہوئے تقریباً ایک ملٹی پلیٹ فارم پر لے آیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس رسالے کے پرنٹ ایڈیشن، ویب سائٹ، سوشل میڈیا، یوٹیوب اور دیگر نمائشوں کے ذریعہ ایک کثیر تعداد تک اسلام کا پیغام پہنچایا جا رہا ہے۔۔۔ اس وقت اس رسالے کا پرنٹ ایڈیشن تین ممالک یوکے، کینیڈا اور انڈیا سے شائع ہو رہا ہے جن کی کل تعداد سولہ ہزار بنتی ہے۔۔۔ خدام الاحمدیہ کینیڈا کی ٹیم نے ریویو آف ریلیجنز کی موبائل ایپ بھی تیار کی ہے جو اس وقت ٹیسٹنگ کے مراحل میں ہے۔ ریویو آف ریلیجنز کو سوشل میڈیا، فیس بُک اور ٹوئٹر اور انسٹاگرام پر پندرہ ہزار سے زیادہ لوگ فالو کر رہے ہیں۔ اور ریویو آف ریلیجنز کے یوٹیوب چینل کے کل سبسکرائبرز کی تعداد دس

ہزار سے زائد ہو چکی ہے۔" {الفضل انٹر نیشنل لندن 20/ جنوری 2017ء صفحہ 14،13۔ جلد 24، شمارہ 3}

انگریزی جرمن اور فرنچ کے بعد انشاء اللہ العزیز اب یہ رسالہ ہسپانوی زبان بولنے والوں کی روحانی طراوت کا باعث بن رہا ہے اور حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے وسطی امریکہ کے ملک گوئٹے مالا کے پہلے دورے کے دوران مورخہ 23/ اکتوبر 2018ء کو سپینش ایڈیشن کا باقاعدہ اجراء فرمایا ہے۔ {الفضل انٹر نیشنل لندن 16/ نومبر 2018ء، صفحہ 11۔ جلد 25، شمارہ 46}

سلسلہ عالیہ احمدیہ کے پہلے صحافی اور اوّلین مورخ کا دائمی اعزاز رکھنے والی محترم ہستی عرفانی الکبیر حضرت شیخ یعقوب علی صاحب تراب نے جماعت کے اپنے اخبار کے اجراء کے لئے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام کی خدمت میں ایک عریضہ لکھا اس کے جواب میں حضور نے فرمایا: "ہم کو اس بارہ میں تجربہ نہیں۔ اخبار کی ضرورت تو ہے مگر ہماری جماعت غرباء کی جماعت ہے۔ مالی بوجھ برداشت نہیں کر سکتی آپ اپنے تجربہ کی بناء پر جاری کر سکتے ہیں تو کر لیں اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔" {حیات احمد جلد چہارم، مرتبہ یعقوب علی عرفانی۔ صفحہ 542، 543}

رب ذوالجلال کی دی ہوئی توفیق سے ایک تہی دست شخص اکتوبر 1897ء میں جماعت احمدیہ کا پہلا بلند پایہ اخبار "ہفت روزہ الحکم" جاری کرنے میں کامیاب ہوا۔ زود نویسی کا زبردست جوہر رکھنے والا یہ مجاہد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام کے ملفوظات وارشادات کو برق رفتاری سے قلمبند کر کے الحکم میں شائع کرتا رہا۔ یہ اخبار حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام کی کتب اور سلسلہ احمدیہ کی تاریخ کا انتہائی مستند ذخیرہ ہے۔ 1901ء تک "الحکم" نے تنہا یہ خدمت سر انجام دی پھر البدر بھی ان بابرکت ملفوظات و ارشادات اور الہامات کی نشر و اشاعت میں شامل ہو گیا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں: ”یہ دو اخبار ہمارے دو بازو ہیں، الہامات کو فوراً ملکوں میں شائع کرتے اور گواہ بنتے ہیں“۔ یہ اخبار چند برسوں کے وقفے سے جولائی 1943ء تک جاری رہا۔ {تاریخ احمدیت جلد اوّل صفحہ 641-642۔ ایڈیشن 2007ء قادیان}

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم کے ساتھ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 23/مارچ 2018ء کو لندن سے الحکم کا انگریزی زبان میں اجرا فرمایا ہے۔ اور جدید دور کے تقاضوں سے ہم آہنگ یہ اخبار ہر ہفتے انٹرنیٹ پر شائع ہوتا ہے اور موبائل ایپ پر بھی دستیاب ہے۔ {الفضل انٹرنیشنل 13 اپریل 2018ء صفحہ 9۔ جلد 25، شمارہ 15}

31/اکتوبر 1902ء کو قادیان سے بابو محمد افضل صاحب کی ادارت میں جماعت کا دوسرا اخبار البدر جاری ہوا۔ اس اخبار کا نام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام نے خود تجویز فرمایا اور ارشاد فرمایا: ”ہماری طرف سے اجازت ہے، خواہ آپ ایک سو پرچہ جاری کریں۔ 21/مارچ 1905ء کو محمد افضل صاحب انتقال کر گئے تو حضرت اقدس علیہ السلام نے مفتی محمد صادق صاحب کو اس کا ایڈیٹر مقرر فرمایا۔ بدر اخبار دسمبر/1913ء تک جاری رہا پھر اس کی اشاعت بند ہو گئی۔ قریباً چالیس سال کے وقفے کے بعد 7/مارچ 1953ء کو درویشان قادیان کی کوششوں سے اس کا احیاء ہوا۔“

{تاریخ احمدیت جلد 2، صفحہ 221۔ ایڈیشن 2007ء۔ قادیان}

مسیح وقت کے زمانے کی یہ نشانی اب خلافت کے زیر سایہ ”ہفت روزہ بدر قادیان“ کے نام سے پوری آب و تاب کے ساتھ جاری ہے۔ اور ترقی کے نئے دور میں داخل ہو چکا ہے اور پانچ زبانوں اردو، بنگلہ، ملیالم، اوڑیا اور تامل میں ہر ہفتے باقاعدگی سے شائع ہوتا ہے۔

{http://www.akhbarbadrqadian.in}

جماعت کا قدیم اور اہم اخبار اپنوں اور غیروں میں یکساں پہچان رکھنے والا سلسلہ عالیہ احمدیہ کی سوسالہ تاریخ کا امین، کامیاب معمور اور خدا کے فضلوں اور جماعت کی جاں نثاریوں سے مرصع "الفضل" 18/جون 1913ء کو سیدنا محمود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھوں ہفت روزہ اخبار کی شکل میں اُس کے استاد اور روحانی آقا نورالدین رضی اللہ عنہ کی اجازت اور آشیرباد سے جاری ہوا۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے "الفضل" کے نام سے موسوم کیا۔

{تاریخ احمدیت جلد 3 صفحہ 444۔ ایڈیشن 2007ء}

مورخہ 28/مارچ 1914ء سے الفضل ہفتے میں تین بار شائع ہونے لگا۔ 11/دسمبر 1925ء سے ہفتے میں دو بار اشاعت ہوئی۔ 8/مارچ 1935ء سے روزانہ اشاعت کا آغاز ہوا۔ قیام پاکستان کے بعد 15/ستمبر 1947ء کو لاہور سے جاری ہوا۔ 3/اکتوبر 2002 سے انٹرنیٹ پر اکناف عالم میں پھیلے عشاق کے لئے میسر ہو گیا۔ اور 18/جون 2013ء کو کامیاب و کامران اشاعت کے 100 سال مکمل کئے۔

{روزنامہ الفضل صد سالہ جوبلی سوونیئر۔ 2013ء}

جماعت اور خلافت احمدیہ کی تاریخ کا امین اور پاسبان یہ روزنامہ اخبار دسمبر 2016ء میں وطن عزیز میں جبری تعطل کا شکار ہوا تو میر کارواں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 13/دسمبر 2019ء کو لندن سے روزنامہ الفضل کے آن لائن ایڈیشن کا افتتاح فرمایا جو 23/مارچ 2023ء تک پوری آب و تاب سے جاری رہا اور پھر امام ہمام ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد پر الفضل انٹرنیشنل میں ضم ہو گیا۔

7/ جنوری 1994ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کے بابرکت سائے میں ''الفضل'' نئی آب و تاب اور شان کے ساتھ نئے عالمی دور میں داخل ہوا اور ''ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل'' کا آغاز ہوا۔ اس اخبار نے ترقی کا نیا زینہ مئی/ 2019ء میں چڑھا جب ہفتے میں دوبار اس کی اشاعت شروع ہوئی۔ اور آخرین کی اس جماعت کے یَوم تاسیس کے بابرکت موقعہ پر 23/ مارچ 2023ء کو روزنامہ الفضل انٹرنیشنل کا ظہور ہوا۔ اس اخبار کو یہ منفرد اعزاز حاصل ہے کہ ہر ہفتے دنیا کے 74 ممالک میں بذریعہ ڈاک بجھوایا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ عربی زبان میں ''التقویٰ'' اور ''موازنہ مذاہب'' جیسے مرکزی رسائل ہر ماہ باقاعدگی سے شائع ہوتے ہیں اور اکناف عالم میں بجھوائے جاتے ہیں۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ عالمگیر کی اس وقت اطراف عالم میں پھیلی جماعتوں اور ذیلی تنظیموں کے تحت پچیس زبانوں میں 141 تعلیمی، تربیتی اور معلوماتی مضامین پر مشتمل رسائل و جرائد مختلف ممالک میں مقامی طور شائع کئے جارہے ہیں۔

{الفضل انٹرنیشنل لندن 20 جنوری 2017ء صفحہ 4۔ جلد 24، شمارہ 3}

{سہ روزہ الفضل لندن 27،24 مئی 2019ء صفحہ 13۔ جلد 26، شمارہ 22،21}

اب اہل پیغام کے مرکزی اخبار کی ترقی معکوس ملاحظہ ہو۔ جولائی 1913ء میں سید محمد حسین شاہ صاحب نے دیگر سات افراد کے ساتھ ملکر ''پیغام صلح سوسائٹی'' کی بنیاد رکھی جس کا مرکزی دفتر احمدیہ بلڈنگس لاہور میں قائم ہوا۔ اس سوسائٹی نے 10/ جولائی 1913ء کو ''پیغام صلح'' اخبار جاری کیا جس کی اشاعت ہفتے میں تین بار ہوتی تھی۔ اس اخبار کے دو بنیادی مقاصد تھے بغض محمود، اور خواجہ کمال الدین صاحب کے مشن کا پروپیگنڈا اور اِس اخبار کو حضرت خلیفۃ المسیح اوّل

رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ''پیغام جنگ'' کا نام دیا اور مفتی محمد صادق صاحب کو حکم دیا کہ: '' اگر چہ ہم قیمت دے چکے ہیں پھر بھی ہمارے نام اس کا آنا بند کر دیں اگر ڈاک میں آوئے تو واپس کر دیں۔''

{الفضل قادیان 9/ اگست 1914ء صفحہ 7 کالم 2 جلد 2 شمارہ 23}

مصنف مجاہد کبیر رقمطراز ہیں: '' جولائی 1913ء میں جماعت میں اندرونی طور پر بہت خلفشار پیدا ہو چکا تھا، اور میاں محمود احمد صاحب اور ان کی پارٹی کے افراد لاہور کے ممبروں کے متعلق جماعت میں چہ مگوئیاں کرتے پھرتے تھے۔ اس وقت قادیان کے اخبارات ''الحکم'' اور بدر زیادہ تر میاں صاحب کے ہی زیر اثر تھے اور مولوی نور الدین صاحب کو مولانا محمد علی صاحب خواجہ صاحب اور لاہور کے ممبروں سے بد ظن کرنے کی کوششیں بڑے زور و شور سے جاری تھیں۔ دوسری طرف خواجہ کمال الدین صاحب کو انگلستان گئے ایک ہی سال ہوا تھا اور وہاں سے رسالہ ''مسلم انڈیا اینڈ اسلامک ریویو'' جاری ہو چکا تھا ضرورت اس بات کی تھی کہ اس رسالے کے چیدہ چیدہ مضامین کا اردو ترجمہ اور ووکنگ مشن کی ضروری خبریں ہندوستان کے لوگوں کو پہنچائی جائیں۔ ان ضروریات کو محسوس کرتے ہوئے ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب نے ''پیغام صلح سوسائٹی'' کے نام سے مشترک سرمائے کی ایک کمپنی بنائی اور اس کے ماتحت اخبار ''پیغام صلح'' جولائی 1913ء میں جاری ہوا۔'' {مجاہد کبیر صفحہ 115، ایڈیشن دسمبر 1962ء۔ ناشر احمدیہ اشاعت اسلام لاہور}

''منور دل، مخلص انسانوں، اسلام اور قرآن کی اشاعت کا جنون رکھنے والی'' اس جماعت کا یہ مرکزی اخبار دسمبر 1941ء تک سہ روزہ آرگن کی صورت میں شائع ہوتا رہا۔ 1942ء سے 1984ء ہفتہ وار شائع ہونے لگا۔ 1989ء سے 1992ء تک پندرہ روزہ اخبار کے طور پر اس کی

اشاعت ہوئی۔ 1994ء، 1995ء میں ماہانہ اخبار کے نام سے دوماہ میں ایک شمارہ شائع ہوتا رہا۔ 1999ءاور2000ءکے دوران امریکہ سے اس کے کچھ شمارے مہینے میں ایک بار شائع ہوئے مگر مخلصین کی یہ جماعت زیادہ عرصہ اس خدمت کا بوجھ برداشت نہ کرسکی۔

اکتوبر 2009ء سے پندرہ روزہ کے نام پر مہینے میں ایک بار لاہور سے اس کی اشاعت شروع ہوئی۔ جنوری 2016ءسے یہ "پندرہ روزہ پیغام صلح انٹرنیشنل" کے نام سے جرمنی سے مہینے میں ایک بار شائع ہوتا تھا۔اس کے علاوہ اس عالمگیر جماعت کے دو رسائل The Light and Islamic Review سہ ماہی اورThe HOPE Bulletin ماہانہ امریکہ سے اور Bashshaar نامی سہ ماہی رسالہ آسٹریلیا سے شائع ہوتا ہے۔پس یہاں بھی ایک فرقِ نمایاں نظر آتا ہے۔

http://www.muslim.org/light/intro.htm }

http://aaiil.org/text/articles/hope/2018/hopebulletin

{http://aaiil.org/australia/bashshaar/bashshaar.shtm

⋆مبلغین کی تیاری⋆

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام نے جماعت کے نونہالوں کو عیسائیت، الحاد اور مغربی تہذیب سے بچانے اور انہیں اسلام کا مخلص خادم بنانے کے لئے 15/ستمبر 1897ء کو قادیان میں ایک مثالی اسلامی درسگاہ کے قیام کی بذریعہ اشتہار تحریک فرمائی۔ حضور نے لکھا: ”اگرچہ ہم دن رات اسی کام میں لگے ہوئے ہیں کہ لوگ اس سچے معبود پر ایمان لاویں جس پر ایمان لانے سے نور ملتا ہے اور نجات حاصل ہوتی ہے لیکن اس مقصد تک پہنچنے کے لئے علاوہ ان طریقوں کے جو استعمال کئے جاتے ہیں ایک اور طریق بھی ہے اور وہ یہ کہ ایک مدرسہ قائم ہو کر بچوں کی تعلیم میں ایسی کتابیں ضروری طور پر لازمی ٹھہرائی جائیں جن کے پڑھنے سے اُن کو پتہ لگے کہ اسلام کیا شئے ہے۔ اور کیا کیا خوبیاں اپنے اندر رکھتا ہے اور جن لوگوں نے اسلام پر حملے کئے ہیں وہ حملے کیسے خیانت اور جھوٹ اور بے ایمانی سے بھرے ہوئے ہیں۔۔۔ میں یقین رکھتا ہوں کہ اگر ایسی کتابیں جو خدا تعالیٰ کے فضل سے میں تالیف کروں گا بچوں کو پڑھائی گئیں تو اسلام کی خوبی آفتاب کی طرح چمک اٹھے گی۔۔۔ اس لئے میں مناسب دیکھتا ہوں کہ بچوں کی تعلیم کے ذریعہ سے اسلامی روشنی کو ملک میں پھیلاؤں“۔ اس مدرسہ کا افتتاح 3/جنوری 1898ء کو ہوا۔

{تاریخ احمدیت جلد 2 صفحہ 1،2۔ ایڈیشن 2007ء}

حضرت مولوی عبد الکریم صاحب اور حضرت مولوی برہان الدین صاحب جہلمی رضی اللہ عنہما کی وفات سے جماعت میں جو زبردست خلا پیدا ہوا اس سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بہت تشویش ہوئی اور خدائی تصرف کے ماتحت حضور علیہ السلام کا ذہن اس طرف منتقل ہوا کہ جماعت میں قادر الکلام اور دینی خدمت کا جذبہ رکھنے والے علماء پیدا نے کرنے کا مستقل انتظام ہونا

چاہیے۔ چنانچہ اس صورتحال کا جائزہ لینے کیلئے حضور علیہ السلام نے بہت سے احباب کے سامنے یہ امر پیش فرمایا کہ مدرسہ تعلیم الاسلام میں ایسی اصلاح ہونی چاہیئے کہ یہاں سے واعظ اور علماء پیدا ہوں جو ان لوگوں کے قائمقام بنیں جو گذرتے چلے جاتے ہیں۔ چنانچہ مختلف بزرگان کی تجویز پر حضور علیہ السلام نے مدرسہ تعلیم الاسلام میں ہی دینیات کی ایک شاخ کھولنے کا فیصلہ فرمایا۔ چنانچہ جنوری/1906ء میں یہ شاخ کھل گئی اور ''مدرسہ احمدیہ'' کی بنیاد پڑی۔

{تاریخ احمدیت جلد2، صفحہ 413،412۔ ایڈیشن 2007ء}

خلافت ثانیہ کے بابرکت دور میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے 1919ء میں عربی کالج کے قیام کو عملی شکل دینے کے لئے ایک کمیٹی تشکیل دی اور 15/اپریل 1928ء کو جامعہ احمدیہ کا قیام عمل میں آیا۔ {تاریخ احمدیت جلد5، صفحہ 19،18۔ ایڈیشن 2007ء}

قیام پاکستان کے بعد انتہائی نامساعد حالات کے باوجود اس اولوالعزم خلیفہ نے اس مادر علمی کے پرچم کو بھی بلند رکھا اور چنیوٹ اور احمد نگر سے ہوتا ہوا یہ ادارہ ربوہ میں آباد ہوا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: ''میں چاہتا ہوں کہ ہم میں ایسے لوگ ہوں جو ہر ایک زبان کے سیکھنے والے اور پھر جاننے والے ہوں تا کہ ہم ہر ایک زبان میں آسانی کے ساتھ تبلیغ کر سکیں۔ اس کے متعلق میرے بڑے بڑے ارادے اور تجاویز ہیں۔ اور میں اللہ تعالیٰ کے فضل پر یقین رکھتا ہوں کہ خدا نے زندگی دی اور توفیق دی اور پھر اپنے فضل سے اسباب عطا کئے اور ان اسباب سے کام لینے کی توفیق ملی تو اپنے وقت پر ظاہر ہو جاویں گے۔ غرض میں تمام زبانوں اور تمام قوموں میں تبلیغ کا ارادہ رکھتا ہوں۔ اس لئے کہ یہ میرا کام ہے کہ تبلیغ کروں۔ میں

جانتا ہوں کہ یہ بڑا ارادہ ہے اور بہت کچھ چاہتا ہے مگر اس کے ساتھ ہی میں یقین رکھتا ہوں کہ خدا ہی کے حضور سے سب کچھ آوے گا میرا خدا قادر ہے جس نے یہ کام میرے سپرد کیا ہے وہی مجھے اس سے عہدہ براء ہونے کی توفیق اور طاقت دے گا۔ کیونکہ ساری طاقتوں کا مالک تو وہ آپ ہی ہے۔" {منصب خلافت، انوار العلوم جلد2، صفحہ 37۔ ایڈیشن جون 2008ء قادیان}

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بسائے ہوئے اس مقدس شہر میں جامعہ احمدیہ کی وسیع و عریض عالیشان عمارت اور طلباء کے قیام کے ہوسٹل تعمیر ہوئے۔ پھر واقفین اور مبلغین کے بڑھتی ہوئی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے جامعہ احمدیہ جونیئر سیکشن قائم کیا گیا۔ نور ہوسٹل، محمود ہوسٹل، طاہر ہوسٹل اور مسرور ہوسٹل کی دیدہ زیب اور بلند بالا عمارات تعمیر ہوئیں۔ اور اس ادارے نے ہزاروں خوشنما پھل اور پھول پیدا کئے۔

یکم اکتوبر 2005ء وہ تاریخی دن تھا جب حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے لندن میں براعظم یورپ کے پہلے جامعہ احمدیہ کا افتتاح فرمایا اس بابرکت موقعہ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: "انشاء اللہ ایک دن آئے گا کہ ہر ملک میں جامعہ احمدیہ کھولنا پڑے گا۔ یہ ایک ایسا ادارہ ہے جو جماعت احمدیہ کا خالص دینی تعلیم سکھانے والا ادارہ ہے۔ خالص وہ لوگ یہاں داخل ہوں گے جنہوں نے اپنی زندگیاں دین کی خدمت کیلئے وقف کی ہیں"۔

{الفضل انٹرنیشنل 28/اکتوبر 2005ء صفحہ 1۔ جلد 12، شمارہ 43}

پھر 10/ مارچ 2017ء کو خطبہ جمعہ کے دوران حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: "اس وقت ربوہ اور قادیان کے علاوہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے یوکے اور جرمنی میں

بھی جامعہ ہیں جن میں یورپ کے رہنے والے تعلیم حاصل کرسکتے ہیں۔ کینیڈا میں جامعہ احمدیہ ہے جو وہاں باقاعدہ حکومتی ادارے سے منظور ہو چکا ہے، وہاں بعض دوسرے ممالک سے بھی طلباء آسکتے ہیں اور آئے ہوئے ہیں پڑھ رہے ہیں۔ غانا میں جامعہ احمدیہ ہے اس سال وہاں بھی اس کی شاہد کی پہلی کلاس نکلے گی، جہاں اس وقت مختلف ممالک سے آئے ہوئے طلباء زیر تعلیم ہیں بنگلہ دیش میں بھی جامعہ احمدیہ ہے۔ انڈونیشیا میں بھی جامعہ احمدیہ کو شاہد کے کورس تک بڑھا دیا گیا ہے۔" {الفضل انٹرنیشنل 31/مارچ 2017ء صفحہ 6۔ جلد 24، شمارہ 13}

اس کے علاوہ تنزانیہ، کینیا، سیرالیون، بورکینا فاسو اور نائیجیریا میں بھی جامعہ احمدیہ قائم ہے۔ ان تمام جامعات کی مکمل اور جدید سہولیات سے آراستہ تدریسی عمارتیں اساتذہ اور طلباء کی رہائشی عمارتیں ہیں۔ دینی اور روحانی تعلیم کے ساتھ ساتھ جسمانی غذا کا بھی پورا خیال رکھا جاتا ہے۔ غرض قادیان کی مقدس بستی میں ایک سو بارہ سال قبل بویا گیا یہ بیج اب ایک تناور درخت بن چکا ہے۔ اس کی جڑیں زمین میں پیوست اور شاخیں اطراف عالم میں پھیل چکی ہیں۔ اور خدا تعالیٰ کے فضل و احسان سے اب جماعت احمدیہ اس ربانی حکم کو عملی طور پر پورا کرنے کے دور میں داخل ہو رہی ہے کہ مختلف اقوام، رنگ اور نسل کے لوگ تفقہ فی الدین کے بعد اپنی اپنی قوموں کی طرف لوٹ کر انذار و تبشیر کا کام سرانجام دیں۔ اب ان جامعات سے فارغ التحصیل طلبا شہر شہر اور ملک ملک پھیل رہے ہیں اور خلافت کے سلطان نصیر بن کر تبلیغ اسلام کے جہاد اکبر میں مصروف ہیں۔

اب بزعم خود ''تبلیغ اسلام کی دیوانی جماعت'' کی صورتحال پر نظر ڈالتے ہیں تو یہ بات روزروشن کی طرح عیاں ہوتی ہے کہ یہ جماعت اِس نظام سے بھی بے نصیب ہے۔ایک سوچھ سالہ تاریخ میں دینی تعلیم کے لئے مخصوص عمارت مکمل تدریسی نظام کے ساتھ دنیاکے کسی بھی گوشے میں موجود نہیں۔دنیاوی آشائشوں سے منہ موڑکر دین اسلام کی خاطر زندگیاں وقف کرکے دینی تعلیم کے حصول کے بعد اہل وعیال اور عزیزرشتہ داروں سے جدا ہوکر دنیاکے کسی دوسرے ملک میں جاکر خدمت دین کے نظام سے یہ جماعت یکسر محروم ہے۔

محترم مولوی محمد علی صاحب کی سوانح عمری ''مجاہد کبیر'' کے نام سے شائع شدہ ہے۔جس میں اُن کے حالات زندگی، علمی اور انتظامی کامیابیوں کا ذکر ہے۔اس پوری کتاب میں اس بات کا کہیں ذکر نہیں کہ احمدیہ انجمن لاہور کے قیام کے بعد حضرت امیر نے مبلغین اور واعظین پیدا کرنے کے لئے کسی ادارے کی بنیاد رکھی ہو یا اس کے لئے عملی کوشش کی ہو البتہ مسلم ہائی سکول کی تعمیر کا ذکر موجود ہے کہ:'' دسمبر 1924ء میں اس کی تعمیر شروع ہوئی اور 15/فروری 1925ء کو اس کا افتتاح ہوا۔اس سے پہلے 1918ء میں انجمن نے بدّوملہی میں بھی ایک سکول کھولا۔''

{مجاہد کبیر صفحہ 178،ایڈیشن دسمبر 1962ء۔ناشر احمدیہ اشاعت اسلام لاہور}

محترم ڈاکٹر بشارت احمد صاحب تحریر کرتے ہیں:''دوسرا کام احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور کا یہ ہے کہ وہ مرکز میں ایسے مبلغین اسلام تیار کرے جنہیں تبلیغ ودعوت اسلام کے لئے ہندوستان یا ہندوستان سے باہر غیر ممالک میں بھیجا جاسکے اس مقصد کے لئے بدّوملہی اور لاہور کے ہائی سکول بڑی کامیابی سے چل رہے ہیں جن میں دنیوی تعلیم کے ساتھ ساتھ لڑکوں کو ضروری دینی تعلیم

بھی دی جاتی ہے۔اس کے علاوہ دینیات کی تعلیم کا علیحدہ انتظام بھی ہے۔ شروع میں تو اشاعت اسلام کالج لاہور کے نام سے یہ مدرسہ چلتا رہا جس میں دینیات کے طلباء کو لیا جاتا تھا بعد میں اس نام کو ہٹا کر صرف ان طلباء کے لئے تعلیم دینیات کا انتظام کیا گیا جو اپنے آپ کو تبلیغ دین کے لئے وقف کریں۔" {مجدد اعظم جلد سوم صفحہ 337۔ ایڈیشن اوّل، مارچ 1944ء}

پھر اگلا منظر یوں سامنے آتا ہے: "مورخہ 25/ دسمبر 1963ء کو جلسہ سالانہ کے موقعہ مسلم ٹاؤن لاہور میں ادارہ تعلیم القرآن کی افتتاحی تقریب عمل میں آئی۔ گذشتہ جلسہ سالانہ پر مجلس معتمدین نے یہ فیصلہ کیا تھا کہ جماعت کی ایک پرانی تجویز جس کی تحریک حضرت امیر مرحوم مولانا محمد علی صاحب نے فرمائی تھی یعنی ادارہ تعلیم القرآن کی تعمیر اس کی تکمیل ہونی چاہیئے۔ 1905ء میں حضرت مولانا عبد الکریم صاحب سیالکوٹی اور مولوی برہان الدین صاحب جہلمی کی وفات کے بعد حضرت مسیح موعود نے بڑی تشویش کا اظہار فرمایا کہ ہمارا سلسلہ علماء سے خالی ہوتا چلا جا رہا ہے۔ ۔۔1906ء میں ایک رجسٹر کھولا گیا جس میں ایسے نوجوانوں کے نام درج کئے گئے ان میں مولانا شیخ عبد الرحمن مصری، چوہدری فتح محمد سیال اور چند اور احباب کے نام تھے۔ انجمن نے لاہور میں قیام کے فورا بعد اشاعت اسلام کالج کھولا۔ حضرت امیر مولانا صدر الدین اس کالج کے پہلے پرنسپل مقرر ہوئے۔ حضرت امیر مولانا محمد علی صاحب طلباء کو قرآن مجید کا درس دیا کرتے تھے اور تفسیر پڑھاتے تھے۔۔۔ یہ کالج کسی نہ کسی رنگ میں زندہ رہا کبھی محض ایک دو طالب علم مسجد کے کونہ میں بیٹھ کر پڑھتے تھے اور کبھی باقاعدہ معلمین اور متعلمین کا ادارہ بن جاتا تھا۔ یہ سلسلہ کسی نہ کسی رنگ میں چلتا رہا پھر یکایک منقطع ہو گیا۔ ہمارے ممبران اس کمی کو بڑی شدت سے محسوس کر رہے تھے۔ حقیقت یہ ہے ایسے اداروں کا نہ ہونا قوم کی موت کے مترادف ہوا کرتا ہے۔ ادارہ

تعلیم القرآن کا آغاز ایک قدم ہے۔ ہمارے دوست گذشتہ سالوں میں مایوسی کی باتیں کیا کرتے تھے اور ایک جمود طاری تھا۔ آپ کو مبارک ہو وہ جمود ٹوٹ چکا ہے۔"

{پیغام صلح 29/ جنوری 1964ء صفحہ 5۔ جلد 52، شمارہ 4}

پھر آنے والے سالوں میں یہ مبارک سلسلہ بھی یکایک منقطع ہو گیا اور اِس وقت احمدیہ انجمن اشاعت اسلام کا یہ ادارہ:"لاہور احمدیہ سکول آف ایجوکیشن ان ریلیجنز" Lahore Ahmadiyya school of education in Religion" کے نام سے کہیں موجود ہے۔ اخبار پیغام صلح میں طویل وقفے کے بعد یہ اعلان شائع ہوتا ہے:"لاہور احمدیہ سکول آف ایجوکیشن ان ریلیجن کے تین سالہ مبلغ کورس کے پہلے سال کے داخلے شروع ہیں۔ کم از کم تعلیمی قابلیت میٹرک۔ گریجویٹ حضرات کو ترجیح دی جائے گی۔ ملازمت سے ریٹائر تعلیم یافتہ حضرات داخلے کے اہل ہیں۔ دوران تربیت مفت قیام و طعام، علاج معالجہ اور معقول ماہوار وظیفہ دیا جائے گا جو طلباء کی تعلیم، تجربہ اور قابلیت کے مطابق ہو گا۔ تعلیم کا آغاز یکم جنوری 2010ء کے بعد ہو گا۔ احباب جماعت اور ان کے بچے جو دینی خدمت کے جذبے سے سرشار ہوں اپنی درخواستیں 10 / فروری 2010ء تک زیر دستخطی کو ارسال فرمائیں۔"

{پیغام صلح یکم تا 31/ دسمبر 2009ء صفحہ 10۔ جلد 96، شمارہ 24،23}

پھر اگلا اعلان تین سال کے وقفے کے بعد شائع ہوا:"تمام احباب جماعت کو مطلع کیا جاتا ہے کہ لیزر کی نئی کلاس برائے سال 2013ء کا آغاز یکم ستمبر 2013ء سے ہو رہا ہے۔ تمام نوجوان طلباء جو لیزر کی نئی کلاس میں داخلہ لینے کے خواہشمند ہیں وہ اپنی درخواست تعلیمی اسناد کے ساتھ 15 /

اگست 2013ء تک انجمن کے دفتر میں جمع کروادیں۔ داخلہ کے امیدوار کے لئے میٹرک پاس ہونالازمی ہے۔طالب علم کے قیام وطعام کا انتظام انجمن کے ذمہ ہو گا اور طالب علم کو معقول وظیفہ بھی دیاجائے گا۔"

{پیغام صلح یکم تا30/جون 2013ء صفحہ 14۔ جلد100، شمارہ 12،11}

موجودہ امیر ڈاکٹر عبد الکریم سعید صاحب بیان کرتے ہیں:"ہمارے مشنری سکول کا موٹو بھی ہے (To which height can i not rise) یہ جذبہ ہمیں پادری ڈالتے تھے۔"

{پیغام صلح یکم تا30/اپریل2018ء صفحہ 5۔ جلد3، شمارہ 8،7}

اِس جماعت کا ماضی اور حال بزبان خود پکار رہاہے کہ حقیقی بلندیاں اِن کے نصیب میں نہیں اور مستقبل بھی یقیناًاِسی بات کی گواہی دے گا کیونکہ وہ ذات عالی صفات جس نے یہ اعلان کیا:"ہم تو ہر دم چڑھ رہے ہیں اِک بلندی کی طرف"اُس مقدس ذات کے مقام، مرتبے اور تعلیم سے اس جماعت کو مس ہی نہیں۔اور ان کے ارادے ہی بر خلاف شہر یار ہیں۔

⋆ایم ٹی اے⋆

مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کا نظام جماعت احمدیہ کے لئے محض ایک سائنسی ایجاد نہیں۔ قرآن مجید اور احمدیت کی صداقت کا ایک زبردست نشان ہے۔ یہ محض ایک تکنیکی پروگرام نہیں امام اور جماعت کے باہمی تعلق اور بے پناہ محبتوں کا مظہر ہے۔ اس ٹی وی کی نس نس میں قربانیوں اور عقیدتوں کا زندہ لہو دوڑتا ہے۔ اس جماعت پر خدائے کریم کا یہ عجیب فضل ہے کہ جوں جوں جماعت میں وسعت پیدا ہوتی گئی اور ظاہری فاصلے بڑھتے گئے اُس قادر کریم نے اپنی بارگاہ سے مطلوبہ ذرائع پیدا فرما کر اس غریب جماعت کی دسترس میں کر دئے اور مسیح محمدی کے غلاموں کے لئے فضاؤں کو مسخر کیا گیا۔ ایم ٹی اے پھل ہے قدیم نوشتوں میں موجود پیشگوئیوں کا اور زندہ جاوید نمونہ ہے امام عالی مقام اور خلفائے احمدیت کی پاکیزہ خواہشات اور دعاؤں کی قبولیت کا۔

26/ دسمبر 1936ء کو قادیان میں جلسہ سالانہ کے موقعہ پر پہلی دفعہ لاؤڈ اسپیکر استعمال کیا گیا تو خلیفۂ وقت نے اسے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کا نشان قرار دیا: ”میں سمجھتا ہوں یہ بھی حضرت مسیح موعود کی صداقت کا ایک نشان ہے کیونکہ رسول کریم ﷺ نے یہ خبر دی تھی کہ مسیح موعود اشاعت کے ذریعہ دین اسلام کو کامیاب کرے گا اور قرآن مجید سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے کہ مسیح موعود کا زمانہ اشاعت کا زمانہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس نشان کی صداقت کے لئے پریس جاری کر دئے اور پھر آواز پہنچانے کے لئے لاؤڈ اسپیکر اور وائر لیس وغیرہ ایجاد کرائے اور اب تو اللہ تعالیٰ چاہے تو ایسا دن بھی آسکتا ہے کہ مسجد میں وائر لیس کا سیٹ لگا ہوا ہو اور قادیان میں جمعہ کے روز جو خطبہ پڑھا جا رہا ہو وہی تمام دنیا کے لوگ سن کر بعد میں نماز پڑھ لیا کریں۔“ {روزنامہ الفضل 29/ دسمبر 1936ء صفحہ 5، کالم 4۔ جلد 24، شمارہ 154}

7/ جنوری 1938ء کو مسجد اقصیٰ میں پہلی بار خطبہ جمعہ کے لئے لاؤڈ اسپیکر استعمال کیا گیا اس موقعہ پر حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ”اب وہ وقت دور نہیں کہ ایک شخص اپنی جگہ پر بیٹھا ہوا ساری دنیا میں درس و تدریس پر قادر ہو گا ابھی ہمارے حالات ہمیں اس چیز کی اجازت نہیں دیتے ابھی ہمارے پاس کافی سرمایہ نہیں اور ابھی علمی دقتیں بھی ہمارے راستے میں حائل ہیں۔ لیکن اگر یہ تمام دقتیں دور ہو جائیں تو جس رنگ میں اللہ تعالیٰ ہمیں ترقی دے رہا ہے اور جس سرعت سے ترقی دے رہا ہے اس کو دیکھتے ہوئے سمجھنا چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے قریب کے زمانہ میں ہی یہ تمام دقتیں دور ہو جائیں گی۔۔۔ یہ نظارہ کیا ہی شاندار نظارہ ہو گا اور کتنے عالیشان انقلاب کی تمہید ہو گی جس کا تصور کر کے بھی آج ہمارے دل مُسرّت و انبساط سے لبریز ہو جاتے ہیں۔“ {روزنامہ الفضل قادیان 13/ جنوری 1938ء صفحہ 2،1۔ جلد 26، شمارہ 10}

رات بھر پگھلا دُعا میں اشک اس کا وجود

تب کہیں یہ صبح نکلی ہے چمن پہنے ہوئے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام کو 12/ دسمبر 1902ء کو الہام ہوا: ”یُنَادِی مُنَادٍ مِنَ السَّمَاءِ“ ایک منادی آسمان سے پکارے گا۔

{تذکرہ صفحہ 365، ایڈیشن ششم، 2006 نظارت نشر و اشاعت، قادیان}

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ”میں جانتا ہوں کہ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا اب یہ فیصلہ ہے کہ مسیح محمدی کے لئے آسمان کی فضائیں مسخر کی جائیں گی

اور ان تمام مراتب میں جو آسمانی سفروں سے تعلق رکھتے ہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے غلاموں کو سب دنیا کی دوسری قوموں اور انسانوں پر ایک برتری عطا ہو گی۔ پس یہ آسمانی سفر کا آغاز ہوا ہے۔" {خطاب فرمودہ یکم اپریل/1996ء۔ بمقام محمود ہال لندن}

پس خدائے قادر و قدیر کے فضلوں سے اس عالیشان انقلاب کا آغاز مورخہ 31/ جنوری 1992ء کو ہوا جب حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کا خطبہ جمعہ پہلی بار مواصلاتی سیارے کے ذریعہ براعظم یورپ میں دیکھا اور سنا گیا۔ اس بابرکت موقعہ پر حضور رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "آج کا دن احمدیت کی تاریخ میں ایک بہت ہی مبارک دن ہے۔ یہ جمعہ جماعت کی دوسری صدی کے آغاز میں ایک بہت ہی عظیم سنگ میل نصب کر رہا ہے اور جماعت کو جمع ہونے کے ایک نئے دور میں داخل کر رہا ہے۔ جماعت احمدیہ ہی ہے جس کے ذریعہ سے خطبات کے نظام کو سب سے پہلے مواصلاتی رابطوں کے ذریعے صوتی لحاظ سے نہ صرف ایک برّ اعظم میں بلکہ دنیا کے بہت سے برّ اعظموں میں دور دراز کے ممالک تک پہنچانے کی توفیق ملی۔۔۔ آج کا جمعہ جماعت احمدیہ کی صداقت اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کے اظہار کے لئے ایک بہت عظیم الشان نشان بن کر ظاہر ہوا ہے صوتی لحاظ سے ہی نہیں آج تصویری لحاظ سے بھی بنی نوع انسان کی تاریخ میں پہلی مرتبہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اِس عاجز غلام اور خلیفۃ المسیح کو یہ توفیق ملی ہے کہ ایسا خطبہ دے رہا ہے اور ایسا جمعہ پڑھا رہا ہے جو ایک بہت ہی طاقتور برّ اعظم کے ایک کنارے سے دوسرے کنارے تک صوتی لحاظ سے بھی پہنچ رہا ہے اور تصویری لحاظ سے بھی پہنچ رہا ہے۔۔۔ دنیا کو اِن ذرائع سے جمع کرنا اور دین میں جمع کرنا اور خطبہ کے ذریعہ جمعہ کے دن جمع کرنا یہ وہ سارے مقدّرات ہیں جن کا تعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت سے

اور ان آیاتِ کریمہ سے ہے جن کا میں نے ذکر کیا ہے یعنی سورۃ جمعہ، سورۃ صف، سورۃ توبہ اور سورۃ فتح کی ان پیشگوئیوں سے ہے جن کا مظہر آج دنیا میں صرف اور صرف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے غلام یعنی جماعت احمدیہ ہے۔ اور یہ ایسا اعزاز ہے جو مل چکا ہے اور دنیا کی ساری طاقتیں مل کر بھی اب اس اعزاز کو جماعت احمدیہ سے چھین نہیں سکتیں۔"

{خطبہ جمعہ 31/جنوری 1992ء۔ خطبات طاہر جلد 11، صفحہ 74،73۔ طبع اوّل اپریل 2013ء}

21/اگست 1992ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کے خطبات جمعہ سیٹلائٹ کے ذریعہ چار براعظموں (یورپ، ایشیاء، افریقہ اور آسٹریلیا) میں نشر ہونا شروع ہوئے۔ اس موقعہ پر حضور رحمہ اللہ نے فرمایا: "مجھے یاد ہے کہ میں نے اُن سے کہا تھا کہ جب آسمان سے جماعت پر فضلوں کی بارشیں نازل ہوں گی تو کیا تمہاری چھتریاں اور سائبان ان بارشوں کو روک سکیں گے۔ وہ رحمتوں کے بادل جو افق تا افق پھیلے ہوں اور رحمتوں کے وہ بادل جو آج چار براعظموں میں پھیل چکے ہیں اور خدا کے فضلوں کی بارشیں برسا رہے ہیں کہاں ہے وہ دنیا کا مولوی جو اس کی راہ میں حائل ہو سکے؟ کون سی ان کی چھتریاں ہیں کون سے ان کے سائبان ہیں جو خدا کے فضلوں کو روک سکتے ہوں۔"

{خطبہ جمعہ 21/اگست 1992ء۔ خطابات طاہر جلد 11، صفحہ 574۔ طبع اوّل اپریل 2013ء}

31/جولائی 1993ء سے عالمی بیعت کے بابرکت سلسلے کا آغاز ہوا۔ 31/دسمبر 1993ء کو حضور رحمہ اللہ تعالیٰ نے ماریشس سے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور ایم ٹی اے کی 12 گھنٹے کی نشریات کا آغاز ہوا۔ مورخہ 7/جنوری 1994ء سے ایم ٹی اے کی باقاعدہ روزانہ نشریات کا آغاز ہوا اور یورپ میں تین گھنٹے ایشیاء اور افریقہ میں روزانہ بارہ گھنٹے کے پروگرام نشر ہونا شروع ہوئے۔ {الفضل انٹرنیشنل 3/جولائی 1999ء صفحہ 13۔ جلد 6، شمارہ 31۔ احمدیہ گزٹ کینیڈا۔ مئی جون 2003ء صفحہ 12۔ جلد 31 شمارہ 5،6}

عرش سے تا فرش اک نظارہ و آواز تھا

جب وہ اُترا جامۂ نور سخن پہنے ہوئے

یکم اپریل 1996ء کو اکناف عالم ایک نئی شان کے ساتھ بقعۂ نور بنے جب اس خورشید کا نور چوبیس گھنٹے ظہور ہونے لگا۔ اس تاریخی دن کے موقعہ پر محمود ہال لندن میں ایک پر مسرت تقریب منعقد ہوئی اور مرد خدا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے ایم ٹی اے کی تاریخ، مقاصد، درپیش مشکلات اور افضال الٰہی پر جذب و کیف کے عالم میں وجد آفریں خطاب فرمایا:"اللہ تعالیٰ نے جو یہ وعدہ فرمایا کہ میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا دیکھو کس شان سے پورا فرمایا ہے۔ ہمارے وہم و گمان میں بھی یہ بات نہیں آسکتی تھی۔ کل پرسوں کی بات ہے کہ ریڈیو کی باتیں کرتے تھے تو اپنے اندر یہ مقدرت نہیں پاتے تھے کہ ہم کوئی انٹر نیشنل ریڈیو ہی قائم کر سکیں۔ کجا وہ دن اور کجا دو تین سال کے عرصہ میں یہ احمدیت کے قافلے کا پھلانگتا ہوا سفر جو پہلے زمین پر چھلانگیں مار رہا تھا اب آسمانوں پر اڑنے لگا ہے اور آسمان سے پھر زمین پر اترتا ہے اور اپنا پیغام لے کر پھر اپنے سفر پر رواں دواں ہوتا ہے یہ نظام خدا نے ہمیں عطا فرمایا ہے اور یہ اس الہام کی برکت ہے نہ کہ ہماری کوششوں کی۔۔۔ یہ ساری باتیں اللہ کے فضلوں کی طرف انگلیاں اٹھا رہی ہیں جس طرح اُسی کی تقدیر ہے جس نے کچھ فیصلے کئے ہیں اور اُسی کے فضل ہیں کہ آج ہمیں چنا گیا ہے ورنہ ہم تو دنیا کی خاک بن کر اُڑ چکے ہوتے اور ہمارا کوئی بھی وجود باقی نہ رہتا۔۔۔ یہ ایک بین الاقوامی گواہ ہے جو احمدیت کی صداقت کے لئے اُٹھ کھڑا ہوا ہے۔ ایک عالمی گواہ ہے جو احمدیت کو اللہ کی طرف سے عطا ہوا ہے کہ جب میں تمہاری تائید میں ہوں گا تو دنیا کیا ہے اور دنیا کے غلام کیا ہیں ان سب کو تمہاری تائید کرنی ہوگی کہ جب آسمان سے تائید کی آواز اُٹھتی ہے تو

زمین والوں کی مجال نہیں مگر اس تائید کے حق میں وہ اپنی آوازیں بلند کریں اس کے سوا ان کا چارہ نہیں۔۔۔عاجزی کے ساتھ شاہراہِ اسلام کی ترقی کی راہ پر آگے بڑھتے رہیں آپ جو کل چل رہے تھے آج دوڑ رہے ہیں۔ آپ جو آج دوڑ رہے ہیں ان کو فضا میں اڑنا بھی نصیب ہوا ہے۔"

{خطاب فرمودہ یکم اپریل1996ء۔بمقام محمود ہال لندن۔

https://www.youtube.com/watch?v=5LZ9mqBImV0

14/اکتوبر 1994ء کو مسجد بیت الرحمن میری لینڈ امریکہ اور اس کے احاطے میں قائم ہونے والے ایم ٹی اے ارتھ سٹیشن کا افتتاح عمل میں آیا۔ مورخہ 5/جولائی 1996ء سے ایم ٹی اے گلوبل بیم پر نشر ہونے لگا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کے زیر سایہ چند افراد پر مشتمل ایک ٹیم جو ٹیلی ویژن اور براڈکاسٹنگ کے اسرار و رموز سے کلیۃً ناآشنا تھی آپ کے پر شفقت سائے میں پروگراموں کی ریکارڈنگ، ترتیب و تدوین، براڈکاسٹنگ اور مانیٹرنگ کا کام شروع کرتی ہے اور آج میر کارواں کی دعاؤں کی برکت سے ایم ٹی اے جدید ترین ڈیجیٹل کمپیوٹرائزڈ سرور کے ذریعہ اکناف عالم میں نشر ہو رہا ہے۔ مسجد فضل، مسجد بیت الفتوح اور اسلام آباد میں نئی اور جدید سہولتوں سے آراستہ سٹوڈیوز ہیں اور ان کی مدد کے لئے ایشیا، افریقہ، امریکہ اور جزائر میں تمام تر سہولتوں سے مزین سٹوڈیوز قائم ہیں۔ محمد عربی ﷺ کی زبان بولنے والوں تک اس کے غلام کامل اور ظِل کا پیغام پہنچانے کے لئے "ایم ٹی اے 3 العربیہ" کا آغاز ہوا اور براعظم افریقہ کو نور اسلام سے منور کرنے کے لئے ایم ٹی اے افریقہ جاری ہو چکا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں: ”ایک الہام ہے مبارک سو مبارک آسمانی تائیدیں ہمارے ساتھ ہیں۔اور اس کے ساتھ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اَجْرُكَ قَآئِمٌ وَ ذِكْرُكَ دَآئِمٌ۔ تیرا اجر قائم اور ثابت ہے اور ہمیشہ رہنے والا ہے۔جب ہم ان الہاموں کو دیکھتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے وعدوں کو دیکھتے ہیں پھر جماعت احمدیہ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے اس سلوک کو دیکھتے ہیں تو یقیناً ہمارے دل تسلی پکڑتے ہیں کہ وہ دن دور نہیں جب ہم اسلام اور احمدیت کی فتح اور آنحضرت ﷺ کا جھنڈا ساری دنیا میں لہراتا ہوا دیکھیں گے۔۔۔پس یہ ایم ٹی اے 3 کا جو چینل ہے یہ بھی خدائی تائیدات کا ایک نشان ہے اور یہ چیزیں اس بات کی طرف شارہ کرتی ہیں کہ وہ وقت دور نہیں جب اسلام اور احمدیت کا جھنڈا تمام دنیا پر لہرائے گا۔“ {الفضل انٹرنیشنل 25/مئی 2007ء صفحہ 11۔ جلد 14، شمارہ 21}

ایک اور موقعہ پر فرمایا: ”ایم ٹی اے انٹرنیشنل میں اس وقت کل 16 ڈیپارٹمنٹس کام کررہے ہیں جن میں بورڈ ممبران سمیت کل 475 کارکنان دن رات خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ لوگ بڑا کام کررہے ہیں۔ 339 مرد ہیں 136 خواتین ہیں جو یہاں مرکز میں کام کررہے ہیں۔ ان میں طوعی طور پر خدمات بجالانے والے تقریباً 405 ہیں جبکہ مستقل عملہ صرف 70 افراد پر مشتمل ہے۔ اس وقت ایم ٹی اے کے درج ذیل پانچ چینلز پر چوبیس گھنٹے مستقل نشریات جاری ہیں: MTA الاولیٰ، MTA الثانیہ، MTA العربیہ، MTA افریقہ 1، MTA افریقہ 2، (افریقہ کے دو ایم ٹی اے ہیں، MTA افریقہ 1 اور MTA افریقہ 2)۔ ان چینلز پر 17 مختلف زبانوں میں رواں ترجمے کیے جارہے ہیں جن میں انگریزی عربی فرنچ جرمن

بنگلہ سواحیلی افریقن انگریزی انڈو نیشین ٹرکش بلغارین بوسنین ملیالم تامل رشین پشتو سپینش اور سندھی زبان شامل ہیں۔ اب سیٹلائٹ پر ایم ٹی اے کی وسعت بھی بہت زیادہ ہو گئی ہے اور نئے معاہدوں کی تجدید کی گئی ہے۔ کینیڈا اور یو ایس اے کے لیے ایک نئے اور طاقت ور اور بہتر کوریج کے Galaxy- 19 پر نشریات شروع کی گئی ہیں۔ اسی طرح امریکہ اور کینیڈا کے ناظرین MTA 1 اور MTA العربیہ اور MTA 1 Plus 3 تمام تراجم وغیرہ کے ساتھ بھی دیکھ سکتے ہیں اور اسی طرح ساؤتھ امریکہ میں بھی، Latin امریکہ میں بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس کو بڑی وسعت دے دی گئی ہے۔" {سہ روزہ الفضل انٹر نیشنل جمعہ 5/جون 2020ء صفحہ 11۔ جلد 27، شمارہ 45}

16/دسمبر 2005ء جماعت احمدیہ کی تاریخ میں خوشیوں سے معمور ایک دن تھا جب اِس زمانے کے "سچے" کی بستی میں موجود اُس کے جانشین کی آواز براہ راست ہوا کے دوش پر اکناف عالم میں پھیلی۔ اور مورخہ 28/اپریل 2006ء کو دنیا کے آخری کنارے سے احمدیت کی صداقت کی گواہی دی گئی اور فجی سے خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطبہ جمعہ براہ راست ساری دنیا میں نشر ہوا۔ مورخہ 27/مئی 2008ء کو لنڈن کے مشہور و معروف پر شکوہ ہال ایکسل کنونشن سنٹر (ExCel convention centre) سے صدائے خلافت فلک گیر ہوئی اُس دن قادیان اور ربوہ میں منعقد ہونے والے اجتماعات کو بھی براہ راست نشریات میں شامل کیا گیا یوں تین مقامات سے بیک وقت نعرہ ہائے تکبیر اور غلام احمد کی جے کا نعرہ تمام عالم میں سنائی دیا۔

{الفضل انٹر نیشنل 5/اکتوبر 2018ء صفحہ 11،10۔ جلد 25، شمارہ 40}

30/دسمبر 2002ء کو بورکینا فاسو میں براعظم افریقہ کے پہلے احمدیہ ریڈیو سٹیشن کا افتتاح عمل میں آیا اور تین مختلف زبانوں میں روزانہ 13 گھنٹے کی نشریات کا آغاز ہوا۔

{الفضل انٹرنیشنل 28/مارچ 2003ء صفحہ 12۔ جلد 10، شمارہ 13}

خدا تعالیٰ کے فضل سے اِس وقت جماعت کے ریڈیو اسٹیشنز کی تعداد 21 ہے۔ جن میں مالی میں پندرہ برکینا فاسو میں چار سیر الیون میں دو اسٹیشنز شامل ہیں۔مالی میں دس ریڈیو اسٹیشنز پر روزانہ اٹھارہ گھنٹے اور باقی پانچ سے روزانہ گیارہ گھنٹے کی نشریات پیش کی جاتی ہیں۔

7/فروری 2016ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے لندن میں اسلام کی حقیقی اور پُرامن تعلیم کی تشہیر کے لئے ''وائس آف اسلام'' کے نام سے ڈیجیٹل ریڈیو اسٹیشن کا افتتاح فرمایا۔ جس کی نشریات چوبیس گھنٹے جاری رہتی ہیں۔

{الفضل انٹرنیشنل 20/جنوری 2017ء صفحہ 14۔ جلد 24، شمارہ 3۔ الفضل 19 اکتوبر 2018ء صفحہ 11، 12۔ جلد 25، شمارہ 42}

دوسری طرف حسرت ویاس کا منظر ہے۔ ریڈیو اور ٹی وی چینل کا قیام تو بہت دور کی بات ہے احمدیہ انجمن اشاعت اسلام کو آج بھی یہ توفیق نہیں کہ جامع دارالسلام میں ان کے جو پروگرام ہوتے ہیں انہیں ایک سے زائد کیمرے سے ریکارڈ کر سکیں۔ یوٹیوب پر موجود ان کے خطباتِ جمعہ اور سالانہ دعائیہ کی تقاریر اس حقیقت کی گواہی دے رہی ہیں۔ حضرت امیر قوم نے 25/دسمبر 2009ء کو سالانہ دعائیہ کے موقعہ پر بیان کیا: ''ریکارڈنگ سٹوڈیو بھی تیار ہو چکا ہے اس کے ذریعہ ہم اپنی تمام تقریبات کو تمام ممالک میں آواز کے ساتھ دکھا سکیں گے اور اس طرح ہر جگہ احمدی احباب یہاں کی جانے والی تقاریر اور تقریبات سے مستفید ہو سکیں گے۔ ہماری اس خواہش کو بھی

اللہ تعالیٰ نے ایک حقیقت بنا دیا۔" {پیغام صلح یکم تا31/ جنوری2010ء صفحہ 4۔ جلد96 شمارہ25،26}

اس ریکارڈنگ سٹوڈیو کے جلوے کب اور کس ملک میں نظر آتے ہیں اور ان تقریبات کے نظارے سے کن کن ممالک کے احمدی مستفید ہو رہے ہیں اس حقیقت سے تاحال پردہ نہیں اٹھا۔ ہاں! تقریباً پانچ سال کے وقفے کے بعد حضرت امیر بیان کرتے ہیں: "حضرت مسیح موعود نے اپنی نظم "گراما فون سے آ رہی ہے صدا" کے ذریعہ جدید ایجادات کا بھرپور استعمال کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ آج کے مبارک دن 3/ مئی 2014ء کو میں اللہ تعالیٰ کا شکر گذار ہوں کہ میں مرکز میں تمام جماعت اور گھر والوں سے دور آسٹریلیا (سڈنی) میں بیٹھا ہوا اِس جدید ایجاد کی وجہ سے مخاطب ہو رہا ہوں۔۔۔ میں آج آسٹریلیا (سڈنی) سے اس ٹرانسمیشن کے ذریعہ جماعت کے تمام بچوں اور بزرگوں سے مخاطب ہوں اور مبارکباد دیتا ہوں کہ آج ہماری جماعت "احمدیہ انجمن لاہور" جو آج سے سو سال پہلے "احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور" کے نام سے قائم ہوئی اپنے پورے سو سال کر رہی ہے۔" {پیغام صلح یکم تا31 مئی2014ء، صفحہ 1۔ جلد101، شمارہ9،10}

منور دل لوگوں کی یہ جماعت سوشل میڈیا کا سہارا لے کر اپنے قیام کے سو سال کا جشن منا رہی ہے اور جدید ایجادات کا بھرپور استعمال کر رہی ہے۔

آواز آ رہی ہے یہ فونوگراف سے ڈھونڈو خدا کو دل سے نہ لاف و گزاف سے

پس تاریخ شاہد ہے اور حقائق گواہ ہیں کہ کون دلی صدق کے ساتھ اس سفر پر رواں دواں ہے اور کون لاف و گزاف سے کام لے رہا ہے۔

وہ دیں ہی کیا ہے جس میں خُدائے نشاں نہ ہو تائیدِ حق نہ ہو مددِ آسماں نہ ہو

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے 19/ فروری 1995ء کو مسجد فضل لندن سے ایم ٹی اے کے ذریعہ نشر ہونے والے عالمی درس القرآن کے آخر پر حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے 7/ جنوری 1938ء کے خطبہ جمعہ کے دوران عالمی درس و تدریس والی پیشگوئی کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ میری عمر اس وقت دس سال تھی اور کسی کے وہم و گمان میں بھی نہیں آسکتا تھا کہ کل کو یہ بچہ کھڑا ہو گا اور اس پیشگوئی کو پورا کرنے کا ذریعہ بنے گا۔ اس نصیحت آموز درس کے دوران حضور رحمہ اللہ نے فرمایا: ”بعض لوگوں کو شوق ہوتا ہے کہ ایک خلیفہ کے پہلے خلیفہ سے تضادات ڈھونڈتے رہیں ایک خلیفہ کے وقت کے نبی سے تضادات ڈھونڈتے رہیں ایک نبی کے دوسرے انبیاء سے تضادات ڈھونڈتے رہیں اور ایک نبی کے اللہ سے تضادات ڈھونڈتے رہیں۔۔۔ پیغامیوں نے دیکھو کیا کیا ساری زندگی اس بات پہ ضائع کر دی ساری عمر اپنی گنوا دی کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے درمیان تضادات ڈھونڈتے رہے۔۔۔ ان فتنوں کی یاد بھیانک ہے۔ حضرت مصلح موعود کے زمانے میں یہ فتنے پیدا ہوتے رہے حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل کے زمانے میں یہ فتنے پیدا ہوتے رہے۔ جماعت کے ایک حصے کو جو ان فتنوں کا بانی تھا ان کو تو خدا نے کاٹا ہی مگر بعض نادان اور کم علم اور کم فہم بھی اس طرح ساتھ کاٹے گئے اور نقصان اٹھا گئے۔۔۔ یہ سمجھنے کی بجائے کہ خدا نے جس کو زمامِ امامت عطا فرمائی ہے وہ گہری مصلحتوں کے بغیر بات نہیں کر سکتا وہ اعلیٰ مفادات کے حفاظت میں باتیں کرتا ہے۔ اس مقصد کو پانے کی بجائے لفظوں کو پکڑ لیتے ہیں۔۔۔ اگر آپ نے ایک خلیفہ کی بیعت کی ہے تو درست کی ہے اس خلیفہ کو خدا نے مقرر فرمایا ہے وہ کمزور ہو ناکارہ ہو خدا اپنے تقرر کی غیرت رکھتا

ہے اور حفاظت فرماتا ہے اور اس کے مخالفین کو ضرور نامراد کیا کرتا ہے۔ پس ہر وہ اختلاف جو مخالفت سے ہوا ہے وہ اس پودے کی طرح ہے اجْتُثَّتْ مِنْ فَوْقِ الْاَرْضِ مَا لَهَا مِنْ قَرَارٍ اسے تو ضرور اکھاڑا جائے گا وہ شجر خبیثہ ہے اس کو قرار نہیں ملے گا۔۔۔ خدا کی تائید میرے ساتھ ہے رہیں گی اور ہر خلیفہ کے ساتھ جب تک مسیح موعود علیہ السلام کے اعلیٰ مقاصد پورے نہیں ہوتے اسی طرح جاری رہیں گی اور جو شخص اس سے تعلق کاٹے گا اُس کا خدا سے تعلق کاٹا جائے گا اس بات میں کوئی شک نہیں ہے۔"

{اقتباس درس القرآن فرمودہ 19/ فروری 1995ء۔https://www.alislam.org/v/6130.html}

★میدان میں فتح خدا تجھے دے گا★

پیغام صلح کے شمارہ 23، 24۔ جلد نمبر 100، ازیکم تا 31/دسمبر 2013ء کے ٹائٹل پر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شبیہ مبارک کے ساتھ 29/فروری 1904ء کا یہ الہام درج کیا گیا ہے: ”میدان میں فتح خدا تجھے دے گا“۔ اور اندرونی صفحے پر جماعت احمدیہ لاہور کے عقائد درج ہیں۔ نمبر 8 پر لکھا ہے کہ: ”حضرت مرزا صاحب کا ماننا بنیاد دین میں سے نہیں نہ جزو ایمانیات ہے۔ اس لئے ان کو نہ ماننے سے کوئی شخص کافر نہیں ہو سکتا۔“

اہل پیغام کا یہ عقیدہ عجیب تضادات کا مجموعہ ہے۔ جس مامور کو ماننا یا نہ ماننا برابر ہے جس کے ہونے یا نہ ہونے سے کوئی فرق نہیں پڑتا تو وہ کون سا میدان ہے جس میں خدا نے آپ کو فتح دینی ہے اور وہ کونسی کامیابی ہے جس کے لئے احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور سر گرداں ہے؟؟؟۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام فرماتے ہیں: ”دیکھو وہ زمانہ چلا آتا ہے بلکہ قریب ہے کہ خدا اِس سلسلہ کی دنیا میں بڑی قبولیت پھیلائے گا اور یہ سلسلہ مشرق اور مغرب اور شمال اور جنوب میں پھیلے گا اور دنیا میں اسلام سے مراد یہی سلسلہ ہو گا۔ یہ باتیں انسان کی باتیں نہیں یہ اس خدا کی وحی ہے جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں۔“ {تحفہ گولڑویہ، روحانی خزائن جلد 17، صفحہ 182}

امام مہدی کو ماننا کیوں ضروری ہے؟۔ اس سوال کے جواب میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ”امام مہدی اگر سچا ہو تو کیا اسے نہیں ماننا چاہیئے سچی چیز کا ماننا ضروری ہے۔ آپ یہ مانتے ہیں کہ میں یہاں بیٹھا ہوا ہوں یہ بھی مانتے ہیں کہ یہ کمرہ ہے یہ روشنی ہے۔ یہ انسانی فطرت ہے کہ اگر کوئی چیز سچی ہو تو اسے خود بخود مانتا ہے۔ جو نہیں مانتا اس کی طبیعت میں زنگ لگ

جاتا ہے۔ اس میں ضد اور تعصب پیدا ہو جاتا ہے تو شرافت کا تقاضا یہ ہے انسانیت کا تقاضا یہ ہے بلکہ زندگی کا تقاضا یہ ہے۔ پس سوال یہ اٹھا ہے کہ امام مہدی کو سچا سمجھے بغیر ماننا ضروری ہے تو میں کہوں گا ہرگز ضروری نہیں۔ اگر آپ کو تسلی نہیں کہ وہ سچا ہے تو ہرگز نہ مانیں۔ لیکن اگر سچا دکھائی دے تو کیوں نہ مانیں۔ دوسرا سوال یہ ہے کہ اس کو بھیجا کیوں گیا؟ اگر اس کا ماننا نہ ماننا برابر تھا۔ کیا کسی مقصد کی خاطر امام مہدی نے آنا تھا یا یونہی آ گیا۔ اگر یہ مقصد قطعی طور پر احادیث سے واضح ہو کہ امام مہدی نے ایک عظیم ہدایت کا کام کرنا ہے اور امت محمدیہ کو از سر نو دوبارہ اسلامی اقدار پر قائم کرنا ہے، تو اتنے بڑے اعلیٰ مقصد کے ہوتے ہوئے کسی کا پیچھے ہٹ جانا ویسے ہی ایک بڑا اخلاقی جرم ہے۔ لیکن اللہ اس کی اجازت بھی نہیں دیتا۔ جب کسی کو بھیجتا ہے تو اس کا ماننا ضروری قرار دیتا ہے۔ یہ تو حکومتیں بھی ایسا ہی کرتی ہیں۔ ایک چپڑاسی کو بھی جب بھیجتی ہے کسی کام پر تو اس کا ماننا ضروری ہوتا ہے پٹواری کا ماننا ضروری ہے۔ اس لئے جب حکومت مان لی تو ہر شخص جو اس کی طرف آیا اس کا ماننا ایک طبعی نتیجہ ہے۔ اس لئے یہ سوال اٹھنا ہی نہیں چاہیئے کہ مہدی آئے چودہ سو سال انتظار کیا اللہ نے بھیج دیا ایک مقصد کے لئے اور کہا کیا ضرورت ہے ہم اس کو مانیں۔ یہ حال تھا تو بھیجا ہی کیوں تھا۔ اور اس کا انکار کیا بھیجنے والے کا انکار نہیں بن جاتا امر واقعہ یہ ہے کہ جو بھیجے اس کو پیش نظر رکھ کر انکار یا اقرار ہوتا ہے۔ اور یہ وہ پہلا سبق ہے جو قرآن کریم نے ہمیں دیا اور آدم کے حوالے دیا اللہ نے جب آدم کو مقرر فرمایا تو کہا اس کو سجدہ کرو مراد ہم یہ سمجھتے ہیں سجدے سے اطاعت کرو کیوں کہ خدا کے علاوہ جب سجدہ کسی اور کے حوالے سے کہا جاتا ہے تو اس سے مراد محض اطاعت ہوتی ہے۔ شیطان نے انکار کر دیا اس نے کہا مجھ سے ادنیٰ ہے میں کیوں اس کی اطاعت کروں اللہ نے کوئی تفصیلی دلیل نہیں دی کہ تو مردود

ہے اتنی کھلی حقیقت سمجھا ہے اللہ تعالیٰ نے اس بات کو کہ کسی بحث میں الجھنے کی ضرورت ہی کوئی نہیں۔ یہ نہیں پہنچا تا کہ میں نے بھیجا ہے اللہ فرما رہا ہے میں نے بھیجا ہے تجھ سے ادنیٰ بھی ہو تب بھی مانو۔ امام مہدی باقی امت سے ادنیٰ تو نہیں ہو گا۔ امام مہدی تو بڑی صفات حسنہ کا مالک ہو گا جس کو خدا نے امت کی اصلاح کے لئے مقرر کیا ہے اس لئے اس کو یہ کہہ کر ہم کیوں اس کو مانیں انکار کرتے ہیں تو شیطان کے انکار سے بھی زیادہ نامعقول بات بنتی ہے۔ اس نے تو اپنے سے ادنیٰ سمجھا اور اس کی دلیل پیش کی ایک ایسی دلیل پیش کی جس کا خدا نے انکار نہیں کیا اس نے کہا اس کو مٹی سے بنایا ہے مجھے آگ سے بنایا ہے آگ مٹی کو کھا جاتی ہے۔ آگ مٹی سے پیدا شدہ صلاحیتوں کو بھسم کر دیتی ہے میں غالب ہوں میں ادنیٰ کی اطاعت کیوں کروں یہ دلیل توڑی نہیں مگر مردود قرار دے دیا۔ کیوں کہ اطاعت محض اس وجہ سے نہیں کہ کوئی اچھا ہے یا برا ہے، روحانی دنیا میں اطاعت محض اس بنا پر ہو گی کہ اللہ نے بھیجا ہے۔ اگر اللہ نے بھیجا ہے تو اطاعت لازمی اختیار کرنی چاہیئے۔ دوسری بات آدم کو جب سجدہ کے متعلق حکم دیا کہ اس کو سجدہ کرو اس سے بہت ہی خوبصورت مضمون خدا تعالیٰ نے نکالا ہے اور کھول دیا ہے یہ نہیں فرمایا جب میں آدم کو پیدا کر لوں اس کو بنا لو اس کو ٹھیک ٹھاک کر لوں اس کو سجدہ کرو یہ نہیں فرمایا۔ بلکہ فرمایا: ”فَاِذَا سَوَّيْتُهٗ وَنَفَخْتُ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِيْ فَقَعُوْا لَهٗ سٰجِدِيْنَ“ (الحجر:30)۔ آدم خواہ کیسا ہی اچھا بن گیا ہو کتنا ہی متوازن ہو گیا ہو اس پر سجدہ کسی کو فرض نہیں ہے، ہاں جب میں اس میں روح پھونکوں، میں اس پر الہام کروں، میں اسے اپنا نمائندہ بناؤں پھر ہر ایک پر فرض ہو گئی۔ نبوت پر ایمان لانا یا خدا کے بھیجے ہوؤں کو قبول کرنا کیوں ضروری ہے یہ تو پہلے سبق میں ہی واضح ہے۔ اور آخری بات یہ کہ رسول اکرم ﷺ نے بھی یہی نتیجہ نکالا اور خود امام مہدی کے حوالے سے ہی

فرمایا کہ جب تم سنو کہ امام مہدی آ گیا ہے تو خواہ برف کے تودوں پر سے گھٹنوں کے بل چل کے بھی وہاں جانا پڑے تو ضرور جانا اور اس کی بیعت کرنا اتنی اہمیت ہے۔ دوسری روایت میں ہے اسے میرا سلام پہنچاؤ۔ اب تیرہ سو سال گذر گئے اس میں کسی مجدّد کو رسول اللہ ﷺ نے اپنا سلام نہیں پہنچایا احادیث نکال کے دیکھ لیں۔ امام مہدی عام مجدّد نہیں ہے اس سے بالا ایک مقام رکھتا ہے جس کو مأموریت کا مقام کہتے ہیں۔ اسی لئے فرمایا اس کی بیعت کرو اسی لئے فرمایا اسے میرا سلام پہنچاؤ۔ اس لئے کوئی عذر باقی نہیں رہتا۔" (مجلس سوال جواب محمود ہال لندن، منعقدہ 8/جولائی 1995ء)

https://www.youtube.com/watch?v=V6M1DbgDSyU

احباب جماعت کی تعلیم و تربیت کے لیے

پیغامِ صُلح

لاہور

پندرہ روزہ

جماعت احمدیہ لاہور کا ترجمان

داستان پوری صدی کی

مدیر: چوہدری ریاض احمد
نائب مدیر: حامد رحمٰن

جلد نمبر 100 26 محرم الحرام تا 27 صفر المظفر 1435 ہجری یکم تا 31 دسمبر 2013ء شمارہ نمبر 24-23

بسلسلہ صد سالہ تقریبات

احمدیہ انجمن لاہور
2014-1914

''میدان میں فتح خدا تجھے دے گا''
(الہام: 29 فروری 1904ء)

⭑امارت کا پانچواں دور⭑

سال 2002ء میں ڈاکٹر اصغر حمید صاحب کی وفات کے بعد محترم ڈاکٹر عبد الکریم سعید پاشا صاحب مختلف بزرگان کی خوابوں اور کشوف کی بنا پر احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور کے پانچویں امیر منتخب ہوئے اور اُسی سال دسمبر میں اپنے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر تقریر کے دوران فرمایا:''دنیا میں بہت سے پودے ہیں۔ ہماری جماعت کا یہ پودا بھی نہایت برکت والا پودا ہے۔ یہ اللہ کے امام کا لگایا ہوا پودا ہے اور اس نے بڑھنا ہے اور اس حقیقت کی تشبیہ چین کے اس بانس کے درخت سے دیتا ہوں جس کو Chinese Bamboo Tree کہتے ہیں۔ اور وہ اس کو ایک معجزہ سمجھتے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ اس درخت کی خاصیت یہ ہے کہ جب اس کو لگایا جاتا ہے تو پہلے سال اس کا تنا جتنا زمین سے باہر نکلا ہوا ہوتا ہے اتنا ہی جڑوں کی شکل میں زمین کے اندر ہوتا ہے۔ دوسرے سال اس کا تنا باہر تو اتنا ہی رہتا ہے لیکن زمین کے اندر اس کی جڑیں زیادہ پھیل جاتی ہیں۔ تیسرے اور چھوتھے سال بھی تنے کی کیفیت زمین کے اوپر یکساں رہتی ہے یعنی تنا اُتنے کا اُتنا ہی رہتا ہے لیکن زمین کے اندر اس کی جڑیں پھیلتی اور گہری ہوتی جاتی ہیں لیکن پانچویں سال اس کا زمین کے اوپر والا تنا یکدم ایک سال میں 80 فٹ لمبائی حاصل کر لیتا ہے۔ میں امید کرتا ہوں کہ یہ چھوٹا سا پودا جو موجودہ نامساعد حالات کی وجہ سے بظاہر اتنا ہی نظر آرہا ہے لیکن اب اس کو چین کے بانس کے درخت کی طرح اَسّی گنا بڑھ کر دکھانا ہے۔'' {افتتاحی ارشادات حضرت امیر ڈاکٹر عبد الکریم سعید، دعائیہ اجتماع دسمبر 2002ء}

پھر 2005ء میں سالانہ دعائیہ کے موقعہ پر کہا:''اب میں اس پودے کی طرف آپ کا دھیان دیتا ہوں جس کا ذکر میں پچھلے تین سال سے کرتا آیا ہوں The Chinese Bamboo Tree وہ درخت جو لگا دینے کے بعد چار سال تک صرف اپنی جڑیں قائم کرتا ہے اور گہرائیوں میں جاتا

ہے اور اوپر سے اس کا سائز جوں کا توں رہتا ہے۔ لیکن پانچویں سال وہ 80 فٹ کا درخت بن جاتا ہے یہ خدا کا ایک معجزہ ہے۔ مارچ کی پہلی تاریخ کو میرے امیر بنے تین سال ہو جائیں گے۔ اور کسی جماعت میں کوئی تبدیلی راتوں رات نہیں لائی جاسکتی۔ آپ سب کو تجربہ ہوا ہو گا کہ کسی کی کار یا ٹرک راستے پہ رکا ہو اور آپ کو مدد کے لئے بلایا جائے کہ آؤ اس ٹرک کو ہم آگے دھکیلیں تو پانچ آدمی دس آدمی زور لگاتے رہتے ہیں اور وہ سینٹی میٹر بھر آگے نہیں جاتا لیکن جب چلنے لگتا ہے تو پھر وہ سپیڈ پکڑتا ہے اور اپنی طاقت سے انجن کو بھی چلا لیتا ہے۔ یہی حال ترقی کے راستے پہ رکی ہوئی جماعتوں کا قوموں کا اور ممالک کا ہوتا ہے۔ ہم سب جب تک ملکر اس ہیوی ٹرک کو دھکا نہیں دیں گے اور یہ امید رکھیں گے کہ امیر ہے نا تو پھر وہ ٹرک نہیں چلے گا۔ لیکن اب وہ شروع کی حرکت جاری ہو چکی ہے۔"

{افتتاحی خطاب 23 دسمبر 2005ء۔https://www.youtube.com/watch?v=vCDZr4QK_AU}

لیکن حقیقت یہ ہے کہ یہ قوم کل بھی جمود کا شکار تھی آج بھی ہے اور آئندہ بھی رہے گی۔ کیونکہ فرقان حمید شجر طیبہ کی مثال دیکر یہ اعلان کرتا ہے کہ اُس کی جڑیں زمین میں گہری پیوست ہوتی ہیں اور اس کی شاخیں آسمان کی رفعتوں کو چھوتی ہیں اور وہ اپنے رب کے حکم سے ہمیشہ تازہ بتازہ پھل دیتا ہے۔ اس لئے حقیقی ترقیات ان کے نصیب میں ہی نہیں کیونکہ اس درختِ وجود کی سرسبز شاخوں سے جدا ہو گئے جو شیریں پھل دینے کے لئے لگایا گیا تھا۔

دوسری طرف قدرت ثانیہ کے مظہر خامس حضرت مرزا مسرور احمد صاحب اپریل 2003ء میں مسند خلافت پر متمکن ہوئے۔ اور "اِنِّیْ مَعَكَ یَا مَسْرُوْر" کے وعدے کا مطابق یہ دور بھی الٰہی

تائید و نصرت کے روشن نشانوں سے معمور عظیم الشان اور روز افزوں ترقیات کا دور ہے۔ خلافت خامسہ کے اس بابرکت دور میں اب تک 35 نئے ممالک میں جماعت کا نفوذ ہو چکا ہے۔ گذشتہ پندرہ سالوں میں نو ہزار سے زائد نئی جماعتوں کا قیام ہوا پانچ ہزار سے زائد مساجد کا اضافہ ہوا اور 19 مختلف زبانوں میں قرآن مجید کے تراجم شائع ہوئے۔

{الفضل انٹرنیشنل 3/ اگست 2018ء صفحہ 17۔ جلد 25، شمارہ 31،32}

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں: ”پس فکر کرنی چاہیے ان لوگوں کو جو خلافت کے انعام کی اہمیت کو نہیں سمجھتے۔ یہ خلیفہ نہیں جو خلافت کے مقام سے گرایا جائے گا بلکہ یہ وہ لوگ ہیں جو خلافت کے مقام کو نہ سمجھنے کی وجہ سے فاسقوں میں شمار ہوں گے۔ تباہ وہ لوگ ہوں گے جو خلیفہ یا خلافت کے مقام کو نہیں سمجھتے ہنسی ٹھٹھا کرنے والے ہیں۔ پس یہ وارننگ ہے تنبیہ ہے ان کو جو اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں۔ یا وارننگ ہے ان کمزور احمدیوں کو جو خلافت کے قیام و استحکام کے حق میں دعائیں کرنے کی بجائے اس تلاش میں رہتے ہیں کہ کہاں سے کوئی اعتراض تلاش کیا جائے۔۔۔ اب احمدیت کا علمبردار وہی ہے جو نیک اعمال کرنے والا اور خلافت سے چمٹا رہنے والا ہے۔۔۔ جب تک ایسی مائیں پیدا ہوتی رہیں گی جن کی گود میں خلافت سے محبت کرنے والے بچے پروان چڑھیں گے اس وقت تک خلافت احمدیہ کو کوئی خطرہ نہیں ۔۔۔ جماعت اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت پھیل چکی ہے اس لئے کسی کو یہ خیال نہیں آنا چاہیئے کہ ہمارا خاندان یا ہمارا ملک یا ہماری قوم ہی احمدیت کی علمبردار ہیں۔ اب احمدیت کا علمبردار وہی ہے جو نیک عمل کرنے والا ہے اور خلافت سے چمٹا رہنے والا ہے۔“

{خطبہ جمعہ فرمودہ 27/ مئی 2005ء۔ الفضل انٹرنیشنل 10 جون 2005ء۔ جلد 12، شمارہ 23}

⭑جمال وجلال کا حسین امتزاج⭑

جو خدا کا ہے اسے للکارنا اچھا نہیں　　　ہاتھ شیروں پر نہ ڈال اے روبۂ زار و نزار

جماعت احمدیہ ایک زندہ و جاوید جماعت ہے۔ اس کے بانی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سیف کا کام قلم سے دکھایا اور عرش الٰہی سے اس کے حرف حرف اور لفظ لفظ کو برکت بخشی گئی۔ اُس کی تحریروں میں جمال بھی ہے اور جلال بھی، ندرت و لطافت بھی ہے اور قدرت بھی۔ اس کے نطق میں ایسی تاثیر تھی جو بیمار روحوں کی مسیحائی کرتی تھی۔ وہ سلطانِ حرف و حکمت تھا۔ اور اُس کے جانشین اُس کے خلیفہ بھی اُسی روحانی چشمے سے سیر اب کئے جاتے ہیں کیونکہ انہیں بھی یہ خلعتِ فاخرہ آسمان سے پہنائی جاتی ہے اور یہ منصب خلافت عاجز اور حقیر نہیں۔

خلافت کے زیر سایہ جماعت احمدیہ کی ایک سو پندرہ سالہ تاریخ اس بات کی گواہ ہے کہ ایک کے بعد دوسرے خلیفہ نے بلند نگاہ اور دلنواز سخن کے ساتھ اس درخت کی آبیاری کی ایک کے بعد دوسرے خلیفہ کی مقدس زندگی خدمتِ اسلام کی جہدِ مسلسل اور شبانہ روز عملی کوششوں جماعت کی تعلیم و تربیت اشاعتِ قرآن اور سجود و قیام سے عبارت ہے۔ انہیں وہ حسن خطابت نصیب ہوا جس کا لفظ لفظ خدائی تائید کا مظہر ہے۔ دکھوں اور ابتلاؤں کے وقت باطل کے سامنے سیسہ پلائی دیوار بننے کے ساتھ ساتھ یہ وجود ہر ایسی مشکل کے وقت اپنی جماعت کو اپنے پروں کے نیچے دبائے ہوئے مرد میدان کی طرح سینہ سپر رہے۔ اور ان کی زبان سے ایسے پُر شوکت اور پُر جلال الفاظ نکلتے رہے جو صاحب شعور انسان کے ایمان کی حرارت کا موجب بنتے ہیں۔ ”میں تیرا ہوں تو میرا خدا میرا خدا ہے“ کا دلربا دعویٰ صرف اور صرف خلفائے احمدیت کا خاصہ ہے۔

تم بھی اے کاش کبھی دیکھتے سُنتے اس کو

آسماں کی ہے زباں یار طرح دار کے پاس

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:’’صادق تو ابتلاؤں کے وقت بھی ثابت قدم رہتے ہیں اور وہ جانتے ہیں کہ آخر خدا ہمارا ہی حامی ہو گا اور یہ عاجز اگرچہ ایسے کامل دوستوں کے وجود سے خدا تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہے لیکن باوجود اس کے یہ بھی ایمان ہے کہ اگرچہ ایک فرد بھی ساتھ نہ رہے اور سب چھوڑ چھاڑ کر اپنا اپنا راہ لیں تب بھی مجھے کچھ خوف نہیں میں جانتا ہوں کہ خدا تعالیٰ میرے ساتھ ہے۔ اگر میں پیسا جاؤں اور کچلا جاؤں اور ایک ذرے سے بھی حقیر تر ہو جاؤں اور ہر ایک طرف سے ایذا اور گالی اور لعنت دیکھوں تب بھی میں آخر فتح یاب ہوں گا۔ مجھ کو کوئی نہیں جانتا مگر وہ جو میرے ساتھ ہے میں ہر گز ضائع نہیں ہو سکتا۔ دشمنوں کی کوششیں عبث ہیں اور حاسدوں کے منصوبے لا حاصل ہیں۔ اے نادانو اور اندھو مجھ سے پہلے کون صادق ضائع ہوا جو میں ضائع ہو جاؤں گا۔ کس سچے وفادار کو خدا نے ذلت کیساتھ ہلاک کر دیا جو مجھے ہلاک کرے گا۔ یقیناً یاد رکھو اور کان کھول کر سنو کہ میری روح ہلاک ہونے والی روح نہیں اور میری سرشت میں ناکامی کا خمیر نہیں۔ مجھے وہ ہمت اور صدق بخشا گیا ہے جس کے آگے پہاڑ ہیچ ہیں۔ میں کسی کی پروا نہیں رکھتا۔ میں اکیلا تھا اور اکیلا رہنے پر ناراض نہیں کیا خدا مجھے چھوڑے گا کبھی نہیں چھوڑے گا کیا وہ مجھے ضائع کر دے گا کبھی نہیں ضائع کرے گا۔ دشمن ذلیل ہوں گے اور حاسد شرمندہ اور خدا اپنے بندے کو ہر میدان میں فتح دے گا۔ میں اُس کے ساتھ وہ میرے ساتھ ہے کوئی چیز ہمارا پیوند توڑ نہیں سکتی۔ اور مجھے اُس کی عزت اور جلال کی قسم ہے کہ مجھے دنیا

اور آخرت میں اس سے زیادہ کوئی چیز بھی پیاری نہیں کہ اُس کے دین کی عظمت ظاہر ہو اس کا جلال چمکے اور اس کا بول بالا ہو۔ کسی ابتلا سے اس کے فضل کے ساتھ مجھے خوف نہیں اگرچہ ایک ابتلا نہیں کروڑ ابتلا ہو۔ ابتلاؤں کے میدان میں اور دکھوں کے جنگل میں مجھے طاقت دی گئی ہے"۔ من نہ آنستم کہ روز جنگ بینی پشتِ من

آں منم کاندر میاں خاک وخوں بینی سرے

{انوار السلام، روحانی خزائن جلد 9 صفحہ 23۔ ایڈیشن 1984ء}

حکیم الامّت حضرت مولوی نور الدین خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: "یہاں کے بعض رہنے والے باہر کے آنے والوں کے کانوں میں باتیں بھرتے ہیں کہ ہماری جماعت میں اختلاف ہے۔ کوئی موجودہ خلیفہ کے بعد کسی کو تجویز کرتا ہے اور کوئی کسی کو۔ ان بے حیاؤں کو شرم نہیں آتی کہ ایسی باتیں کرتے ہیں۔ ان کو کیا خبر ہے کون خلیفہ ہو گا ممکن ہے ہمارے بعد بہتر خلیفہ ہو وہ۔ اللہ تعالیٰ اس کی کیسی کیسی تائید کرے۔ جب اس قدر بے علم ہو تو ایسی ایسی باتیں کیوں کیا کرتے ہو۔ کیا تمہارا انتخاب کردہ منتخب ہو گا کیا موجودہ خلیفہ تمہارے انتخاب سے خلیفہ ہوا ہے؟ کہ وہ تمہارے انتخاب سے ہو گا۔ یہ کام تمہارا نہیں خدا کا کام خدا کے سپرد کرو۔ یونہی نفاق ڈالنے کے لئے کانوں میں گُڑ گُڑ کرتے ہو۔ میں اس بات سے ڈرتا ہوں کہ تم کو اس کا وبال بھگتنا پڑے۔ تم میں ایک امام ہے اس کا نام نور الدین ہے۔ کیا تم اس کی حیاتی کے ذمہ دار ہو؟ پیش از مرگ واویلا کرتے ہو۔ اگر تم حیادار ہو تو ایسی باتیں کبھی نہ کرو۔"

{خطبہ جمعہ 7/ اکتوبر 1913ء الفضل قادیان 22 اکتوبر 1913ء صفحہ 15۔ جلد 1، شمارہ 19}

’’۔۔۔دیکھو میری دعائیں عرش پر بھی سنی جاتی ہیں۔ میرا مولیٰ میرے کام میری دعا سے پہلے کر دیتا ہے میرے ساتھ لڑائی کرنا خدا سے لڑائی کرنا ہے۔ تم ایسی باتوں کو چھوڑ دو، توبہ کرو۔

{احمدیہ بلڈنگس لاہور میں تقریر، بدر قادیان 11 / جولائی 1912ء۔ صفحہ 4 کالم 3۔ جلد 12 شمارہ 2}

حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: ’’آپ بھی دعا کرتے رہیں میں بھی دعا کرتا ہوں انشاء اللہ فتح ہماری ہے۔ کیا آپ نے گزشتہ چالیس سال میں کبھی دیکھا ہے کہ خدا تعالیٰ نے مجھے چھوڑ دیا؟ تو کیا اب وہ مجھے چھوڑے گا؟ ساری دنیا مجھے چھوڑ دے مگر وہ انشاء اللہ مجھے کبھی نہیں چھوڑے گا۔ سمجھ لو کہ وہ میری مدد کیلئے دوڑا آرہا ہے وہ میرے پاس ہے وہ مجھ میں ہے۔ خطرات ہیں اور بہت ہیں مگر اس کی مدد سے سب دور ہو جائیں گے۔ تم اپنے نفسوں کو سنبھالو اور نیکی اختیار کرو۔ سلسلہ کا کام خدا خود سنبھالے گا۔‘‘ آگے فرماتے ہیں: ’’میں آسمان پر خدا تعالیٰ کی انگلی کو احمدیت کی فتح کی خوشخبری لکھتے ہوئے دیکھتا ہوں۔ جو فیصلہ آسمان پر ہو زمین اسے ردّ نہیں کرسکتی اور خدا کے حکم کو انسان بدل نہیں سکتا۔ سو تسلی پاؤ اور خوش ہو جاؤ اور دعاؤں اور روزوں اور انکساری پر زور دو اور بنی نوع انسان کی ہمدردی اپنے دلوں میں پیدا کرو۔‘‘

{سوانح فضل عمر جلد چہارم صفحہ 353-385، ایڈیشن 2006ء قادیان}

’’میں ساری دنیا کو چیلنج کرتا ہوں کہ اگر اس دنیا کے پردے پر کوئی شخص ایسا ہے جو یہ دعویٰ کرتا ہو کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے اسے قرآن سکھایا گیا ہے تو میں ہر وقت اس کے مقابلے کے لئے تیار ہوں۔۔۔ وہ ایڑیاں جو شیطان کا سر کچلیں گی اور مسیحیت کا خاتمہ کریں گی ان میں سے ایک ایڑی میری بھی ہوگی۔۔۔ یہ سچائی نہیں ٹلے گی نہیں ٹلے گی اور نہیں ٹلے گی۔ اسلام دنیا میں غالب آکر رہے گا مسیحیت دنیا میں مغلوب ہو کر رہے گی۔۔۔ میں اس سچائی کو نہایت کھلے طور پر

ساری دنیا کے سامنے پیش کرتا ہوں۔ یہ وہ آواز ہے جو زمین و آسمان کے خدا کی آواز ہے۔ یہ مشیت وہ ہے جو جو زمین و آسمان کے خدا کی مشیت ہے“۔

{الموعود۔ انوار العلوم جلد 17، صفحہ 647،648۔ ایڈیشن جون 2008ء}

نافلہ موعود حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ”میری خلافت کے تھوڑے ہی عرصہ بعد مجھے اللہ تعالیٰ نے الہاماً فرمایا۔ یٰدَاوٗدُ اِنَّا جَعَلْنٰکَ خَلِیْفَۃً فِی الْاَرْضِ ۔ یہ بتانے کے لئے کہ میں تیرے ساتھ ہوں۔ خدا تعالیٰ بڑا پیار کرنے والا ہے اس کے پیار کو حاصل کریں۔۔۔ میرا یہ کام ہے کہ میں شریعت سے استہزا نہ کرنے دوں۔ تمہاری مرضی ہے کہ جماعت مبائعین میں رہو یا چھوڑ کر چلے جاؤ۔ خدا تعالیٰ کے مقابلہ میں مَیں کسی کی مردہ کیڑے کی حیثیت بھی نہیں سمجھتا۔ خدا تعالیٰ خود میری رہنمائی کرتا ہے میں نے تم سے دین نہیں سیکھنا۔ تم نے مجھ سے دین سیکھنا ہے۔“

{خطبات ناصر جلد ہفتم صفحہ 383-396۔ ایڈیشن 2010ء قادیان}

ایک اور موقعہ پر فرمایا: ”ہم اپنے آپ کو مسلمان سمجھتے ہیں ہم مسلمان ہیں۔ ہم نے کبھی ارتداد کا سوچا بھی نہیں۔ ہم اس بات کو لعنت سمجھتے ہیں کہ ہماری زبان یہ کہے کہ ہم مسلمان نہیں اور ہم نے خدا کو چھوڑ دیا ہے، اور نعوذ باللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سچا نہیں سمجھتے۔ یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ وہ صداقت اور وہ نور جس سے ہم نے اپنی آنکھوں کا نور لیا اور اس نور سے دنیا کو منور پایا اس نور سے ہم علیحدہ ہو جائیں اور ظلمات میں بھٹکتے رہیں۔ یہ ہم ایک لحظہ کے لئے بھی برداشت نہیں کر سکتے۔“

{خطبات ناصر جلد ہفتم صفحہ 534۔ ایڈیشن 2010ء قادیان}

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:"وقت کے امام کے متعلق جس کو خدا نے اپنے ہاتھوں سے قائم کیا ہے اس کے متعلق زبانیں کھلتی چلی جارہی ہیں اور کوئی کنارہ نہیں ہے ان کی بے حیائی کا۔جماعت احمدیہ تو خدا تعالیٰ کے فضل سے ایک والی رکھتی ہے ایک ولی رکھتی ہے۔ جماعت احمدیہ کا ایک مولا ہے اور زمین و آسمان کا خدا ہمارا مولا ہے لیکن میں تمہیں بتاتا ہوں کہ تمہارا کوئی مولا نہیں۔خدا کی قسم جب ہمارا مولا ہماری مدد کو آئے گا تو کوئی تمہاری مدد نہیں کرسکے گا۔خدا کی تقدیر جب تمہیں ٹکڑے ٹکڑے کرے گی تو تمہارے نام و نشان مٹا دئے جائیں گے۔ اور ہمیشہ دنیا تمہیں ذلت اور رسوائی کے ساتھ یاد کرے گی۔اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام عاشق محمد ﷺ کا نام ہمیشہ روز بروز زیادہ سے زیادہ عزت اور محبت اور عشق کے ساتھ یاد کیا جایا کرے گا۔" {خطبات طاہر جلد 3، صفحہ 733۔ایڈیشن 2007ء قادیان}

جو آرہی ہے صدا غور سے سنو اس کو

کہ اس صدا میں خدا بولتا سا لگتا ہے

"جس نے ناکارہ سمجھتے ہوئے ناکارہ جانتے ہوئے مجھے اس منصب پر قائم فرمایا ہے وہ اس منصب کے لئے غیرت رکھتا ہے کیونکہ اس کے مسیح موعود کی غلامی کا منصب ہے اس کی نمائندگی کا منصب ہے۔ اس مسیح موعود کی کی غلامی کا منصب ہے جس کو اللہ نے حضرت محمد رسول اللہ کی غلامی کا منصب عطا فرمایا تھا۔ پس وہ غیرت ہے جو اپنا کام دکھاتی ہے اور سب کمزوریوں سے صرف نظر کرتی ہے۔" {خطاب افتتاحی تقریب ایم ٹی اے یکم اپریل 1996ء}

https://www.youtube.com/watch?v=5LZ9mqBImV0

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں: ”ہم اپنے مخالفین سے کہتے ہیں کہ ہمیں اس کلمہ کی قسم جو قیامت کے دن ہمارے اور تمہارے درمیان فیصلہ کر کے بتائے گا کہ لَااِلٰہَ اِلَّااللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ سے حقیقی وفا کرنے والے ہم ہیں کہ تم؟ اس دنیا میں اپنی عارضی طاقت اور حکومتوں کی پشت پناہی کے زعم میں تم جو ظلم اور سفاکی ہم سے روا رکھ سکتے ہو رکھ لو۔ لیکن ہم خدا کو حاضر ناظر جان کر یہ اعلان کرتے ہیں کہ اِس کلمہ کا یہی حقیقی فہم وادراک آئندہ ہمیشہ کی زندگی میں جنت کی خوشخبریاں دیتا ہے۔ اس کلمہ سے ہی ختم نبوت کا حقیقی فہم خدا تعالیٰ سے ہدایت پاکر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں عطا فرمایا ہے۔ پس لَااِلٰہَ اِلَّااللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ اس دنیا میں بھی ہمارے دل کی آواز ہے اور اگلے جہان میں بھی ہمارا گواہ بن کر دشمن کے گریبانوں کو پکڑے گا۔ انشاء اللہ۔ ہم بابانگ دہل اس بات کا اعلان کرتے ہیں کہ مسیح محمدی کی بعثت سے ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام خاتمیتِ نبوت میں اضافہ ہوتا ہے۔ آپ کے امتی کو یہ بلند مقام ملنا آپ کی اعلیٰ شان کا اظہار ہے۔ اس بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے ایک شعر میں فرماتے ہیں:

برتر گمان و وہم سے احمد کی شان ہے　　جس کا غلام دیکھو مسیح الزمان ہے۔“

{اختتامی خطاب جلسہ سالانہ جرمنی 2010ء الفضل انٹرنیشنل 30/جولائی 2010ء، صفحہ 22۔ جلد 17، شمارہ 31،32}

”اے دشمنان احمدیت جو اپنے ذاتی مفاد کی خاطر حضرت خاتم الانبیاء محسن انسانیت اور رحمۃ للعالمین کے نام پر ظلم وبربریت کی داستانیں رقم کر رہے ہو تمہیں آج میں واضح طور پر اور تحدّی سے یہ کہتا ہوں کہ تمہارے مقدر میں ناکامیاں ہیں تمہارا مقدر تباہی وبربادی ہے اور تمہارے مقدر میں ذلت وخواری ہے۔ تم اس غلط فہمی میں نہ رہو کہ تم اپنے کسی بھی حربہ سے جماعت

احمدیہ کو تباہ کر سکتے ہو۔ اللہ تعالیٰ تو ہمیں ہر روز اپنے فضلوں کے وہ نظارے دکھا رہا ہے جو ہماری توقعات سے بھی بڑھ کر ہیں۔"

{اختتامی خطاب جلسہ سالانہ برطانیہ، الفضل انٹرنیشنل 30/ستمبر 2011ء صفحہ 1۔ جلد 18 شمارہ 39}

احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور اس نعمت سے یکسر محروم ہے۔ ان کی سو سالہ تاریخ میں کسی امیر کے منہ سے ایسے پر شوکت الفاظ نکلے ہی نہیں جو مثال کے طور پر پیش کئے جاسکیں۔ خدائے واحد ویگانہ سے زندہ تعلق کی ایسی کوئی مثال نہیں جو قابل بیان ہو قبولیت دعا کا ایسا کوئی روشن نشان جس کا زمانہ گواہ ہو یہ گروہ اس سے تہی دست اور تہی دامن ہے۔ خدائے قادر پر کامل ایمان رکھتے ہوئے دشمن کو للکارنے اور نتیجہ دشمن کی ذلت و رسوائی پر منتج ہونے کا عملی مظاہرہ اِن کے حصے میں کبھی نہیں آیا۔ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۔(البقرۃ: 112)۔

⋆دائمی مرکز⋆

زمینِ قادیاں اب محترم ہے　　　　ہجومِ خَلق سے ارضِ حرم ہے

اہل پیغام یہ عجیب و غریب اور بھونڈا دعویٰ کرتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی روح لاہور سے تعلق رکھتی ہے اور جسم قادیان والوں کے پاس ہے۔ڈاکٹر عبد الکریم صاحب بیان کرتے ہیں:''حضرت صاحب کی پیدائش قادیان میں ہوئی جہاں ان کے جسمانی وجود نے جنم لیا اور وفات کے بعد دفن بھی وہیں ہوئے میں سمجھتا ہوں جسمانی طور پر وہ قادیان سے اور روحانی طور پر لاہور سے تعلق رکھتے تھے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ایسا انتظام کیا کہ یہ اللہ کی طرف سے بھیجا ہوا امام اپنی جان اس شہر میں دے جہاں خدا کو معلوم تھا کہ آئندہ یہ روحانی جماعت چلے گی۔لاہور میں ہی حضرت صاحب کا آخری دنوں میں قیام تھا اور یہاں احمدیہ بلڈنگس لاہور میں ہی آپ کی روح جسم عنصری سے پرواز کر گئی اور اپنے خالق حقیقی کی طرف سفر کیا۔''

{پیغام صلح یکم تا30/اپریل2014ء، صفحہ1۔جلد101، شمارہ7،8}

اس طرح کے بے بنیاد اور خوف خدا سے عاری دعوے ان کے لٹریچر میں کئی جگہ نظر آتے ہیں۔ مگر الٰہی نوشتے قادیان کی عظمت کا اعلان کرتے ہیں اور حکم عدل نے بھی قادیان ہی کو مرجع خواص قرار دیا ہے اور نظم و نثر میں اِسی گمنام بستی کو رجوع جہاں کا مرکز بتایا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:''تیسری بات جو اِس وحی سے ثابت ہوئی ہے وہ یہ کہ خدا تعالیٰ بہر حال جب تک کہ طاعون دنیا میں رہے گو ستر برس تک رہے قادیان کو اس کی خوفناک تباہی سے محفوظ رکھے گا کیونکہ یہ اُس کے رسول کا تخت گاہ ہے اور یہ تمام امتوں کے لئے نشان ہے۔''

{ایک غلطی کا ازالہ، روحانی خزائن جلد18، صفحہ230۔ایڈیشن1984ء}

پھر فرماتے ہیں: ”قادیان کو دارالسلام اور ملائکہ کے نزول کی جگہ قرار دیا گیا۔“

{مواہب الرحمن، روحانی خزائن جلد 19، صفحہ 217}

” صحیح بخاری میں میرا اتمام حلیہ لکھا ہے اور پہلے مسیح کی نسبت جو بڑا مرکز مشرق یعنی ہند قرار دیا گیا اور یہ بھی لکھا ہے کہ مسیح موعود دمشق سے مشرق کی طرف ظاہر ہو گا۔ سو قادیان دمشق سے مشرق کی طرف ہے۔“

”یادرہے کہ قادیان جو میری سکونت کی جگہ ہے عین دمشق کی شرقی طرف ہے۔ سو آج وہ پیشگوئی پوری ہوئی جو آنحضرت صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمائی تھی۔“

{تذکرۃ الشہادتین، صفحہ 40۔ چشمہ مسیحی، روحانی خزائن جلد 20، صفحہ 377۔ ایڈیشن 1984ء}

”تیسری پیشگوئی یہ ہے کہ خدا فرماتا ہے کہ اس قدر لوگ ارادت اور اعتقاد سے قادیان آئیں گے کہ جن راہوں سے وہ آئیں گے وہ سڑکیں ٹوٹ جائیں گی۔۔۔ ساتویں پیشگوئی یہ ہے کہ خدا فرماتا ہے بہت سے لوگ اپنے اپنے وطنوں سے تیرے پاس قادیان میں ہجرت کر کے آئیں گے اور تمہارے گھروں کے کسی حصہ میں رہیں گے وہ اصحاب صفہ کہلائیں گے۔۔۔ اِس زمانے میں یہ پیشگوئی بھی پوری ہو گئی چنانچہ اب تک کئی لاکھ انسان قادیان آ چکے ہیں۔“

{براہین احمدیہ حصہ پنجم، روحانی خزائن جلد 21، صفحہ 73۔75، مطبوعہ لندن}

پھر فرماتے ہیں ”یہاں کا رہنا تو ایک قسم کا آستانہ ایزدی پر رہنا ہے۔ اس حوض کوثر سے وہ آب حیات ملتا ہے کہ جس کے پینے سے حیات جاودانی نصیب ہوتی ہے جس پر ابدالآباد تک موت ہر گز نہیں آسکتی۔۔۔ اپنے گھروں وطنوں اور املاک کو چھوڑ کر میری ہمسائیگی کے لئے قادیان میں بود

باش کرنا اصحاب الصفہ کا مصداق بننا ہے۔‘‘ {ملفوظات جلد6 صفحہ 186،185۔ مطبوعہ لندن}

’’اس مقام کو خدا نے امن والا بنایا ہے، اور متواتر کشوف الہام سے ظاہر ہوا ہے کہ جو اس کے اندر داخل ہوتا ہے وہ امن میں ہوتا ہے۔‘‘ {ملفوظات جلد6 صفحہ 22۔ مطبوعہ لندن، ایڈیشن 1984ء}

انجمن کی حاکمیت کا ڈھنڈورا پیٹنے والی ’’احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور‘‘ کا ایک صدی کا سفر امام الزّمان کی قلم سے نکلے اِس ایک جملے کے سامنے رائیگاں اور بے ثمر ہو جاتا ہے: ’’یہ ضروری ہو گا کہ مقام اِس انجمن کا ہمیشہ قادیان رہے۔ کیونکہ خدا نے اس مقام کو برکت دی ہے۔‘‘

{رسالہ الوصیت روحانی خزائن جلد20 صفحہ 326۔ ایڈیشن 2008ء مطبوعہ قادیان}

کتنا واضح حکم ہے کتنی کھلی نصیحت ہے۔ مولوی محمد علی صاحب نے جب 21/اپریل 1914ء کو اخبار پیغام صلح میں: ’’صدر انجمن احمدیہ قادیان۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ خدا کے مقرر کردہ خلیفہ کی جانشین انجمن پر وہ تبر چلایا گیا جس سے اس کی جڑیں کاٹ دینی تجویز ہوئی ہیں‘‘۔ کا اعلان شائع کروایا تو حقیقت میں انہوں نے اپنی جڑوں پر کلہاڑا چلایا اور ہمیشہ کے لئے اپنے گروہ کی ہزیمت کا سامان کیا۔ مگر اُس وقت وہ اور ان کے حواری اپنے علم کے گھمنڈ میں مبتلا تھے انہیں سرداری کی ہوس اور بھوک تھی اور نمود و نمائش کا شوق۔ جماعت کے اموال ان کے قبضے میں تھے اور وہ اس دعویٰ کے ساتھ اس دار الامان سے جدا ہوئے تھے کہ جلد ان عمارات پر غیر قومیں قابض ہو جائیں گی۔

27/اکتوبر 1945ء کو فضل عمر ہوسٹل قادیان کی نئی عمارت کی افتتاحی تقریب کے موقعہ پر چودھری محمد علی صاحب ایم اے سپرنٹنڈنٹ ہوسٹل نے ابتدائی کلمات میں کہا: ’’آج سے

31سال پہلے جب منکرین خلافت خدا کے رسول کی تخت گاہ چھوڑ رہے تھے تو اُن میں سے ایک نے تعلیم الاسلام ہائی سکول کی عمارت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ آج سے دس سال بعد اس بلڈنگ پر عیسائیوں کا قبضہ ہو جائے گا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدے کے موافق مصلح موعود کے مبارک دور میں جماعت کو ترقی پر ترقی عطا فرمائی وہ بلڈنگ جس کے متعلق یہ بات کہی گئی تھی اس کو بھی اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت سے نوازا اور سکول کی بجائے اسے کالج کی بلڈنگ میں تبدیل کر دیا۔ فالحمد للّٰہ علیٰ ذلک۔ یہ جگہ جہاں موجودہ ہوسٹل کی عمارت تعمیر ہوئی ہے یہ وہ جگہ ہے جہاں منکرین خلافت کے امیر رہا کرتے تھے۔ لیکن آج ان کی کوٹھی ہوسٹل میں تبدیل ہو گئی یہ سب باتیں ہمارے لئے نشان ہیں۔'' {روزنامہ الفضل قادیان 2/نومبر 1945ء صفحہ 3۔ جلد 33 شمارہ 257}

اس افتتاح کے موقعہ پر حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے خطاب میں فرمایا: ''اُس وقت یہ سوال جماعت کے سامنے آیا تھا کہ اپنے اصول پر قائم رہ کر اکابرین جماعت کا مقابلہ کریں یا ان سے ڈر کر ہتھیار رکھ دیں۔ اُس وقت اِس فیصلہ کا انحصار ایک ایسے شخص پر تھا جس کی عمر کالج کے بہت سے پروفیسروں سے کم تھی۔۔۔ صرف اُس ایک کے ذمہ یہ فیصلہ کرنا تھا کہ آیا ان تمام ذمہ داریوں کے ہوتے ہوئے آیا ان تمام بوجھوں کے ہوتے ہوئے اور آیا ان تمام کمزوریوں کے ہوتے ہوئے جبکہ تمام اکابر خلاف کھڑے ہو گئے تھے جبکہ بہت سی بیرونی جماعتوں میں ابتلا آ چکا تھا جبکہ جماعت کے لوگوں میں یہ خیال پیدا کر دیا گیا تھا کہ قادیان کے لوگ سلسلہ کو تباہ کرنے پر تلے ہوئے ہیں اور بہت بڑے فتنہ کی بنیاد رکھ رہے ہیں اس وقت ان کا مقابلہ کرنا چاہیئے یا ان کے سامنے ہتھیار رکھ دینے چاہیئیں۔ وہ اکابر جو سلسلہ کی باگ ڈور اپنے ہاتھ میں رکھتے تھے ان کا

اندازہ اس وقت کی حالت کی نسبت کیا تھا اس کی طرف سپرنٹنڈنٹ صاحب نے اپنے ایڈریس میں اشارہ کیا ہے۔ وہ سمجھتے تھے کہ ہمارا اثر ورسوخ اتنا زیادہ ہے اور ہمارے مقابل پر کھڑے ہونے والے تعداد میں علم میں سازوسامان میں در اثر ورسوخ میں اتنے کمزور ہیں کہ اگر ہمارے مقابلہ میں کھڑے ہوئے تو گرتے پڑتے زیادہ سے زیادہ دس سال ٹھہریں گے پھر یہاں عیسائیوں کا قبضہ ہو جائے گا اور احمدیوں کا نام ونشان مٹ جائے گا۔ اُس وقت اس شخص کو جس کی عمر 25 سال تھی خدا تعالیٰ کے فضل سے اس بات کا فیصلہ کرنے کی توفیق ملی کہ خواہ حالات کچھ بھی ہوں اس جھنڈے کو کھڑا رکھے گا جس کو خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ کھڑا کیا ہے۔" {روزنامہ الفضل قادیان 1/نومبر 1945ء صفحہ 1۔ جلد 33 شمارہ 256}

19/اکتوبر 1956ء کو خدام الاحمدیہ کے اجتماع سے خطاب کے دوران فرمایا: "جب 1914ء میں پیغامیوں نے ہماری مخالفت کی جب میں خلیفہ ہوا تو خزانے میں صرف سترہ روپے تھے۔ انہوں نے خیال کیا کہ اب قادیان تباہ ہو جائے گا لیکن اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے ایسی برکت دی کہ اب ہم اپنے کسی طالب علم کو سترہ روپے ماہوار وظیفہ بھی دیتے ہیں تو یہ وظیفہ کم ہونے کی شکایت کرتا ہے۔" {خطاب فرمودہ 19/اکتوبر 1956ء۔ مشعل راہ جلد اوّل صفحہ 766، ایڈیشن اکتوبر 2006ء قادیان}

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یہ پیشگوئی اہل پیغام کی تمام امیدوں پر پانی پھیرنے کے لئے کافی ہے کہ: "سچا خدا وہی خدا ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔۔۔ اور ایک دن آنے والا ہے جو قادیان سورج کی طرح چمک کر دکھلا دے گی کہ وہ ایک سچے کا مقام ہے۔"

{دافع البلاء، روحانی خزائن جلد 18، صفحہ 231۔ ایڈیشن 1984ء}

پس خدا تعالیٰ کے فضل سے اس گمنام بستی کی آواز اب کُل عالم میں گونجتی ہے، اور ہر سال خدا کا یہ قول رشیق ایک نئی شان کے ساتھ پورا ہوتا ہے: ”یَأۡتِیۡكَ مِنۡ کُلِّ فَجٍّ عَمِیۡق۔“

خلافت خامسہ کے بابرکت دور میں ”الدار“ مقامات مقدسہ مساجد اور قادیان کی گلی کوچوں کے تحفظ تزئین آرائش اور وسعت پر بہت کام کیا گیا ہے اور ان مقدس یادگاروں کو آنے والی نسلوں کے لئے محفوظ کیا گیا ہے۔ قدیم و جدید فن تعمیر کی شاہکار تمام سہولتوں سے آراستہ کثیر المنزلہ نئی عمارات دفاتر اور مہمان خانوں کی تعمیر ”وَسِّعۡ مَکَانَكَ“ کے الہام کی عظمت کی گواہی دیتے ہوئے اِس مقدس بستی کی رونق میں اضافہ کر رہے ہیں۔

پس قادیان ہمارا دائمی مرکز تھا ہے اور ہمیشہ رہے گا اِس کا میخانہ مرجع اقوام عالم بن چکا ہے تاریکی اور ظلمت میں بھٹکنے والوں کے لئے یہی طور زندگی ہے۔ یہ داغ ہجرت عارضی ہے اور ربُ العزّت وہ وقت ضرور لائے گا جب قادیان ایک عالمی مرکز کے طور پر دنیا کے منظر پر چھا جائے گا۔ ہے رضائے ذاتِ باری اب رضائے قادیان۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: ”مومن ہاں وہ سچا مومن جو محض سُن سنا کر خدا تعالیٰ پر ایمان نہیں لاتا بلکہ جس کا ایمان پورے وثوق اور یقین پر مبنی ہے وہ جانتا ہے اور خوب جانتا ہے کہ یہ تغیر ایک عارضی تغیر ہے اسے خوب معلوم ہے کہ قادیان میری چیز ہے وہ میری ہے کیونکہ خدا نے وہ مجھے دی ہے گو آج ہم قادیان نہیں جاسکتے گو آج ہم اس سے محروم کر دئے گئے ہیں لیکن ہمارا ایمان اور ہمارا یقین ہمیں بار بار کہتا ہے کہ قادیان ہمارا ہے وہ احمدیت کا مرکز ہے اور ہمیشہ احمدیت کا مرکز رہے گا۔ انشأ اللہ۔ حکومت خواہ بڑی ہو یا چھوٹی بلکہ حکومتوں

کا کوئی مجموعہ بھی ہمیں مستقل طور پر قادیان سے محروم نہیں کر سکتا۔ اگر زمین ہمیں قادیان لے کر نہ دے گی تو ہمارے خدا کے فرشتے آسمان سے اتریں گے اور ہمیں قادیان لے کر دیں گے اور جو بھی طاقت اس راہ میں حائل ہو گی وہ پارہ پارہ کر دی جائے گی وہ نیست و نابود کر دی جائے گی۔ قادیان خدا نے ہمارے ساتھ مخصوص کر دیا گیا ہے اس لئے وہ ہمیں آپ قادیان لے کر دے گا۔"

{انوار العلوم جلد 19، صفحہ 364 alislam.org}

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے 3/ جنوری 1992ء کو مسجد اقصیٰ قادیان میں خطبہ جمعہ کے دوران فرمایا: "کھلے دل کے ساتھ خوب منصوبے بنائیں اور بالکل پروانہ کریں کہ ان پر کیا خرچ آتا ہے۔ عالمگیر جماعت احمدیہ خدا کے فضل سے غریب نہیں ہے۔ اور ساری عالمگیر جماعت احمدیہ آپ کی پُشت پر کھڑی ہے۔ تمام عالمگیر جماعت احمدیہ ہمیشہ قادیان کی ممنونِ احسان رہے گی اور ان درویشوں کی ممنون احسان رہے گی جنھوں نے بڑی عظمت کے ساتھ بڑے صبر کے ساتھ بڑی وفا کے ساتھ اس امانت کا حق ادا کیا جو اُن کے سپرد کی گئی تھی، اور لمبی قربانیاں پیش کیں۔ اس لئے آپ کو کوئی خوف نہیں آپ کو کوئی کمی نہیں۔"

{خطبہ جمعہ 3/ جنوری 1992ء۔ خطبات طاہر جلد 11، صفحہ نمبر 8۔ ایڈیشن اپریل 2013ء}

پھر دسمبر 1994ء میں جلسہ سالانہ قادیان کے اختتامی خطاب کے دوران فرمایا: "پس یہ عالمگیر جماعت اس بات کی گواہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اللہ کا جو سلوک اُس زمانے میں تھا وہ آج بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے جاری و ساری ہے اور تمام دنیا میں اُسی طرح جماعت کی جبیں برکت پا رہی ہیں۔۔۔ یہ سلسلہ جب جاری و ساری ہوتا ہم نے دیکھا ہے تو

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے تجربوں کی یاد پھر تازہ ہو جاتی ہے، اور ہم جانتے ہیں کہ یہ وہی نیک تمنائیں تھیں وہی دعائیں تھیں وہی تجربے تھے جو اب عالمگیر ہو چکے ہیں اور ''وَسِّعْ مَکَانَکَ'' کی خوشخبری جو قادیان میں تین چھپروں کے ذریعہ ابتداء میں پوری کی گئی اب عالمگیر عظیم احمدی عمارتوں کی صورت میں ظاہر ہو چکی ہے اور ہوتی چلی جا رہی ہے۔''

{خطاب 26/دسمبر 1994ء۔ الفضل انٹرنیشنل 8/دسمبر 1995ء صفحہ 4۔ جلد 2 شمارہ 49}

جبکہ تصویر کا دوسرا رخ یہ ہے کہ حضرت امیر ڈاکٹر عبد الکریم سعید نے 23/دسمبر 2005ء کو سالانہ دعائیہ کے افتتاح کے موقعہ پر کہا: ''احمدیہ بلڈنگس جو نہایت خستہ حالی میں ہے اس میں ہمارے بزرگوں کی سجدوں کی جگہ ہے ان کے بیٹھنے کے مقام ہیں، ان کی عبادتوں کی جگہ ہے۔ اس کی جو خستہ حالی ہے تو میں یہ نہیں چاہوں گا کہ ہم سڈنی برلن اور انڈیا کو تو فنڈز دیتے جائیں اور اپنے ہاں ہمارا وہ سنٹر ہماری وہ پہچان جہاں پہ مولانا محمد علی صاحب آئے جس مقام پر حضرت مسیح موعود 1908ء میں فوت ہوئے۔۔۔ اس کی قدر جانیں اور اس کے لئے بھی ہمیں چاہیے کہ فنڈ ہوں تاکہ ہم اس کو اس قابل بنا سکیں۔ ہماری احمدیہ بلڈنگ میں ایک نور ہے جس کو اگر ہم نے اینٹوں کے ملبے کے نیچے دبا دیا تو اللہ تعالیٰ ہمیں کبھی معاف نہیں کرے گا۔''

{افتتاحی تقریر سالانہ دعائیہ دسمبر 2005ء۔ www.youtube.com/watch?v=vCDZr4QK_AU }

اس وقت تک سڈنی میں نئے سینٹر کا افتتاح ہو چکا ہے۔{پیغام صلح یکم تا 31 مئی 2014ء صفحہ 1۔ جلد 101، شمارہ 9،10} برلن میں بھی کام جاری ہے، مگر احمدیہ بلڈنگس کے تحفظ، بحالی اور دیکھ بھال کے لئے کیا عملی اقدامات کئے گئے اس حوالے سے مکمل سکوت طاری ہے۔

⋆ویب سائٹس⋆

خدا تعالیٰ کے فضل سے جولائی 1995ء میں جماعت احمدیہ عالمگیر کی مرکزی ویب سائٹ alislam.org کا قیام عمل میں آیا۔ ”احمدیہ انٹرنیٹ کمیٹی“ براہ راست خلیفۃ المسیح کی نگرانی میں اس کے انتظام و انصرام پر معمور ہے۔ مکرم ڈاکٹر نسیم رحمت اللہ صاحب A.I.C. کے چیئرمین ہیں۔ ان کے ساتھ رضاکاروں کا ایک بورڈ ہے جن کا تعلق دنیا کے مختلف ممالک سے ہے۔ اس ویب سائٹ کا بنیادی مقصد تمام دنیا کو حقیقی اسلام سے روشناس کروانا اور اس کی سچی تصویر پیش کرنا ہے۔ اور جماعت احمدیہ کے ممبران کو دعوت الی اللہ اور تعلیم و تربیت کا ضروری مواد مہیا کرنا ہے۔ {الفضل انٹرنیشنل 27/اکتوبر 2006ء صفحہ 9۔ جلد 13، شمارہ 43}

انتہائی دیدہ زیب مرکزی صفحے کے ساتھ یہ ویب سائٹ معلومات کا ایک خزانہ ہے اور بفضل خدا اس میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے۔ جدید ترین سرچ انجن سے لیس یہ ویب سائٹ ہستی باری تعالیٰ، عرفان ختم نبوت، صداقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام، وفات مسیح، نظام خلافت سمیت بیسیوں مختلف موضوعات پر مکمل و مفصّل معلومات اپنے دامن میں سمیٹے اسلام احمدیت کا روشن چہرہ دنیا کے سامنے پیش کر رہی ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں: ”ڈاکٹر نسیم رحمت اللہ صاحب کے ساتھ امریکہ، کینیڈا، پاکستان، بھارت، یوکے اور جرمنی سے رضاکار کام کر رہے ہیں۔ کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور ملفوظات آڈیو کتب کی صورت میں الاسلام اور ساؤنڈ کلاؤڈ Sound Cloud پر دستیاب ہیں۔ گذشتہ سال ”خلیفہ آف اسلام“ کے نام سے ایک ویب

سائٹ بھی انہوں نے بنائی تھی۔ اس میں کچھ مختلف پروگرام شامل کئے گئے ہیں۔ قرآن کریم کے اردو اور انگریزی تراجم اور تفاسیر کے علاوہ 47 زبانوں میں تراجم آن لائن موجود ہیں۔ اس طرح خطبات نور مکمل، خطبات محمود 37 جلدیں، خطبات ناصر مکمل، خطبات طاہر کی 15 جلدیں آن لائن دستیاب ہیں۔ اور میرے بھی تمام خطبات مختلف 18 زبانوں میں آڈیو اور ویڈیو موجود ہیں۔"

{الفضل انٹرنیشنل 20/ جنوری 2017ء صفحہ 13۔ جلد 24 شمارہ 3}

پھر فرماتے ہیں: "اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس ویب سائٹ پر قرآن کریم کے نئے اور جدید سرچ انجن کا اجراء کیا گیا ہے۔ اس سرچ انجن کے ذریعہ عربی، اردو، انگریزی، جرمن، فرنچ اور سپینش زبانوں میں سرچ کیا جاسکتا ہے۔ قرآن کریم کے اڑتالیس تراجم اور تفسیر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نیا ایڈیشن ویب سائٹ پر ڈال دیا گیا ہے۔ دوران سال ساٹھ سے زائد اردو اور انگریزی کتب کا اضافہ کیا گیا ہے۔ اور اٹھارہ کتب کا 'آئی بکس' اور 'کنڈل' پر اجراء کیا گیا ہے۔"

{الفضل انٹرنیشنل 14/ ستمبر 2018ء صفحہ 15۔ جلد 25، شمارہ 35}

جلسہ سالانہ برطانیہ اگست 2019ء کے موقعہ پر فرمایا: "الاسلام ویب سائٹ ہے اس وقت 294 انگریزی کتب اور ایک ہزار اردو زبان کی کتب ویب سائٹ پر ڈالی جاچکی ہیں۔ ویب سائٹ کو از سر نَو ڈیزائن کیا گیا ہے تا کہ موبائل فون پر ویب سائٹ کو بآسانی دیکھا جاسکے۔ ویب سائٹ کو استعمال کرنے والوں کی اکثریت موبائل کے ذریعہ ہی ویب سائٹ دیکھتی ہے۔ خطباتِ جمعہ کا متن اردو میں اور سرچ فیچر کے ساتھ دستیاب ہے۔ اس طرح اور بہت ساری نئی چیزیں انہوں نے کی ہیں۔ دوران سال فائیو والیم کمنٹری (Five Volume Commentary) کا آئی فون ایپلی کیشن

(application)کا اجرا ہوا ہے، حقیقۃ الوحی انگریزی ترجمہ کا آئی بکس (iBooks) اور کنڈل (Kindle) پر اجرا کیا گیا ہے۔ اسی طرح ان پلیٹ فارمز پر کتب کی تعداد 54 ہو چکی ہے۔ آئی فون پر قرآن اپیلی کیشن کو خوبصورت فونٹ کے ساتھ مزید بہتر بنایا گیا ہے اور ملک غلام فرید صاحب کی انگریزی ترجمہ اور مختلف تفسیر کو بھی آن لائن قرآن ریڈر (reader) میں شامل کیا گیا ہے۔" {سہ روزہ الفضل انٹرنیشنل جمعہ / 5 جون 2020ء صفحہ 11۔ جلد 27، شمارہ 45}

دوسری طرف احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور کی مرکزی ویب سائٹ aaiil.org کا قیام 1999ء میں عمل میں آیا۔ اور آج بھی یہ اوسط درجے کی ایک عامیانہ سی ویب سائٹ ہے جو ان کی موجودہ حالت کی غماز ہے اور حقیقت حال جاننے کے لئے کوئی بھی ان دونوں ویب سائٹس کو ملاحظہ کر سکتا ہے۔ صدائے عام ہے یاران نقطہ داں کے لئے۔

⭑تالیف وتصنیف،اشاعت⭑

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام ہزاروں سال سے مدفون روحانی علمی خزائن باٹنے کے لئے مبعوث ہوئے اور آپ نے طباعت و اشاعت کے لئے پریس اور چھاپہ خانوں کی ایجاد کو اپنی صداقت کے نشان کے طور پر پیش فرمایا: ”ایک شاخ تالیف وتصنیف کا سلسلہ ہے جس کا اہتمام اس عاجز کے سپرد کیا گیا۔ اور وہ معارف ودقائق سکھائے گئے جو انسانی طاقت سے نہیں بلکہ صرف خدا تعالیٰ کی طاقت سے معلوم ہو سکتے ہیں۔۔ دوسری شاخ اس کارخانہ کی اشتہارات جاری کرنے کا سلسلہ ہے جو بحکم الٰہی اتمام حجت کے لئے جاری ہے۔“ {فتح اسلام، روحانی خزائن جلد3 صفحہ 12، 13}

”۔۔ہم کو الہام ہوا اَلَمْ نَجْعَلْ لَّکَ سَھُوْلَۃً فِیْ کُلِّ اَمْر کیا ہم نے تیرے ہر امر میں سہولت نہیں کر دی۔ حقیقت میں یہ اشیاء کسی کے لئے ایسی مفید نہیں ہوئیں جیسا کہ ہمارے واسطے ہوئی ہیں۔ ہمارا مقابلہ دین کا ہے اور ان اشیاء سے جو نفع ہم اٹھاتے ہیں وہ دائمی رہنے والا ہے۔لوگ بھی چھاپاخانوں سے فائدہ اٹھاتے ہیں لیکن ان کے اغراض دنیاوی اور ناپائیدار ہیں۔ برخلاف اس کے ہمارے معاملات دینی ہیں۔ اس واسطے یہ چھاپہ خانے جو اس زمانے کے عجائبات ہیں دراصل ہمارے ہی خادم ہیں۔“ {ملفوظات جلد7 صفحہ 366۔ایڈیشن 1984ء}

”۔۔جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اَلَمْ نَجْعَلْ لَّکَ سَھُوْلَۃً فِیْ کُلِّ اَمْر یعنی کیا ہم نے ہر ایک امر میں تیرے لئے آسانی نہیں کر دی۔ یعنی کیا ہم نے تمام وہ سامان تیرے لئے میسر نہیں کر دئے جو تبلیغ اور اشاعت حق کے لئے ضروری تھے جیسا کہ ظاہر ہے کہ اس نے میرے لئے وہ سامان تبلیغ اور اشاعتِ حق کے میسر کر دئے جو کسی نبی کے وقت میں موجود نہ تھے۔ تمام قوموں کی آمد ورفت

کی راہیں کھولی گئیں۔ طے مسافرت کیلئے وہ آسانیاں کر دی گئیں کہ برسوں کی راہیں دنوں میں طے ہونے لگیں اور خبر رسانی کے وہ ذریعے پیدا ہوئے کہ ہزاروں کوس کی خبریں چند منٹوں میں آنے لگیں ہر ایک قوم کی وہ کتابیں شائع ہوئیں جو مخفی اور مستور تھیں وہ چھاپہ خانوں سے دفع اور دور ہو گئیں۔ یہاںتک کہ ایسی ایسی مشینیں نکلی ہیں کہ ان کے ذریعہ سے دس دن میں کسی مضمون کو اس کثرت سے چھاپ سکتے ہیں کہ پہلے زمانوں میں دس سال میں بھی وہ مضمون قید تحریر میں نہیں آسکتا تھا۔" {براہین احمدیہ حصہ پنجم، روحانی خزائن جلد 21، صفحہ 119، 120}

"چھٹا نشان کتابوں اور نوشتوں کا بکثرت شائع ہونا جیسا کہ آیت وَاِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتْ سے معلوم ہوتا ہے کیونکہ بباعث چھاپہ کی کلوں کے جس قدر اس زمانہ میں کثرت سے اشاعت کتابوں کی ہوئی ہے اس کے بیان کی ضرورت نہیں۔" {حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 206۔ ایڈیشن 1984ء}

اس شیخ المسیح کے ایام سعد میں ہی قادیان دارالامان میں چھاپا خانے کی سہولت میسر ہوئی اور 1895 میں ضیاالاسلام پریس قائم ہوا اور "ضیاالحق" کی اشاعت کے ساتھ ایک نئی صبح ضیابار ہوئی۔

{تاریخ احمدیت جلد 1 صفحہ 518۔ ایڈیشن 2007ء}

قیام پاکستان کے بعد ربوہ میں جدید پریس قائم ہوا۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی ہجرت کے بعد لندن میں رقیم پریس کا قیام عمل میں آیا اس پریس نے حقانیت اسلام کے لئے تاریخ ساز لٹریچر پرنٹ کر کے نئی تاریخ رقم کی اور خلافت خامسہ کے عظیم الشان دور میں یہ سلسلہ پوری آب و تاب کے ساتھ جاری و ساری ہے۔ مختلف ممالک میں پرنٹنگ پریس کے قیام سے خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ حقہ کیلئے نئی سہولتیں پیدا ہوتی چلی جا رہی ہیں۔

جلسہ سالانہ برطانیہ 2015ء کے موقعہ پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:’’رقیم پریس اور افریقن ممالک کے جو مختلف احمدیہ پریس ہیں ان میں اس سال اللہ تعالیٰ کے فضل سے رقیم پریس لندن کے ذریعہ چھپنے والی کتب کی تعداد دولاکھ نوے ہزار سے اوپر ہے۔ الفضل انٹرنیشنل چھوٹے پمفلٹ، لیف لیٹ اور جماعتی دفاتر کی سٹیشنری اس کے علاوہ ہے۔(Farnham)فارنہام میں رقیم پریس کے لئے ایک نئی عمارت خریدی گئی ہے۔ انشاء اللہ یہ اسلام آباد سے وہاں شفٹ ہو جائے گا۔ افریقن ممالک کے پرنٹنگ پریس بھی کام کررہے ہیں جن میں گھانا، نائیجیریا، گیمبیا، کینیا سیرالیون، آئیوری کوسٹ، بورکینافاسو، اور تنزانیہ شامل ہیں۔ اس سال وہاں جو لٹریچر طبع ہوا ہے اس کی تعداد دس لاکھ پچاسی ہزار ہے۔ فضل عمر پریس قادیان کے لئے جدید اور تیز رفتار بائنڈنگ اور فولڈنگ مشین خرید کر بجھوائی گئی ہے اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہاں اس مشین کے ذریعہ کام ہورہاہے۔ گیمبیا میں پہلا جدید کمپیوٹرائزڈ پریس سسٹم لگایا گیا۔‘‘

{الفضل انٹرنیشنل 5؍فروری 2016ء صفحہ 13۔ جلد 23، شمارہ 6}

جلسہ سالانہ 2017ء کے دوسرے دن کے خطاب میں فرمایا:’’رقیم پریس یوکے کے ذریعہ چھپنے والی کتب کی تعداد اس سال چھ لاکھ چھبیس ہزار تین سو تیس ہے۔ الفضل انٹرنیشنل جماعتی رسائل اور میگزین پمفلٹس لیف لیٹس جماعتی دفاتر کی سٹیشنری وغیرہ اس کے علاوہ ہے۔ افریقہ کے نو ممالک میں جماعت کے پریس کام کررہے ہیں۔ جو کتب شائع ہوتی ہیں انہیں مختلف جماعتوں اور ممالک میں بجھوایا جاتاہے۔ اس سال لندن سے مختلف 52 زبانوں میں تین لاکھ پانچ سو سے زائد تعداد میں ساڑھے چار لاکھ سے زائد مالیت کی کتب دنیا کے مختلف ممالک کو بجھوائی گئیں۔ قادیان

سے بیرونی ممالک کو کتب بجھوائی جاتی ہیں۔ دوران سال قادیان سے بیرونی ممالک کی لائبریریز اور دیگر ضروریات کے لئے اڑتالیس ہزار سے زائد کتب بجھوائی گئیں۔“

{الفضل انٹرنیشنل 14/ستمبر 2018ء صفحہ 14۔ جلد 25، شمارہ 37}

جماعت احمدیہ قادیان پر ان افضال خداوندی کو سامنے رکھتے ہوئے احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور کی ایک سو چھ سالہ تاریخ دیکھیں تو یہ آج بھی انجمن کے ذاتی پریس کی نعمت سے محروم ہیں۔ وہ مامور جس کو خدائے قادر و قدیر نے ”میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا“ کے مثردہ سے نوازا اس کی تصانیف کی اشاعت و ترویج اور تراجم کی کوشش کی بجائے ”افکار محمد علی“ کی اشاعت پر زیادہ توجہ ہے۔ مگر دعوئے داری مرزا غلام احمد قادیانی مجدد صد چہاردہم کے مشن سے ہے۔ جو چاہے آپ کا حسن کرشمہ ساز کرے۔

ڈاکٹر بشارت احمد صاحب اپنی کتاب مجدد اعظم جلد سوم میں رقمطراز ہیں: ”مسلمانوں کی بد قسمتی پر کس قدر افسوس ہے کہ ناحق کے تعصب اور غلط فہمیوں کی بنا پر مسلمانوں میں سے بہت تھوڑوں نے اس امام وقت کی آواز پر جس کے ماننے کے لئے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس قدر تاکید فرمائی تھی لبیک کہا اور مجاہد جماعت میں شامل ہو کر اس اہم فریضہ یعنی اسلامی جہاد بالقرآن کی طرف توجہ کی اور ایک بڑا حصہ اس امت کا بجائے مجاہدین کے قاعدین بن کر اس ضروری اسلامی خدمت سے محروم رہ گیا۔ اور یہ بھی نہایت افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ مجاہدین یعنی جماعت احمدیہ کی بڑی بد قسمتی تھی کہ 1914ء میں میاں محمود احمد صاحب کے غالیانہ عقائد اور خلافت کی تمنا نے اس جماعت کو پھاڑ کر دو ٹکرے کر دیا۔ اور ایک بڑا حصہ اس جماعت کا جو

قادیانی کہلاتا ہے غلو اور دنیا کی سیاست میں مبتلا ہو کر خدمت اسلامی سے محروم ہو گیا۔ اس کا مقصد اپنے غالیانہ عقائد کے ماتحت ایک نئی نبوت اور قادیان میں میاں محمود احمد صاحب کی خلافت اور ریاست قائم کرنا رہ گیا اور اشاعت و تبلیغ اسلام کی بجائے خود مسلمانوں کو کافر بنانے کا گمراہ کن شعار انہوں نے اختیار کر کے جماعت کے کام کو سخت نقصان پہنچایا۔ احمدی جماعت کا دوسرا حصہ جو قلیل تعداد میں رہ گیا اور لاہوری فریق کہلاتا ہے بدستور اپنے امام حضرت مرزا غلام احمد رحمۃ اللہ علیہ کے صحیح عقائد پر قائم ہے اور آپ کی ہدایت کے ماتحت خدمت دین کر رہا ہے اور نہ صرف غیر مسلموں میں اشاعت و تبلیغ کے دشوار کام میں لگا ہوا ہے بلکہ قادیانی فریق کے غالیانہ عقائد کے ابطال اور تردید کا کام بھی اسے کرنا پڑ گیا جس سے بہت سارا وقت اور قوت اس طرف ضائع ہو رہی ہے۔ لیکن اس فتنہ کا استیصال اور حضرت مرزا صاحب کی بریت بھی بیحد ضروری کام تھا تا ان غلط فہمیوں سے جو دوست دشمن دونوں کی طرف سے پھیلائی جا رہی ہیں حضرت مجدد وقت کا دامن پاک ثابت ہو۔'' {مجدد اعظم جلد سوم صفحہ 312،313۔ ایڈیشن مارچ 1944ء}

سو سال سے زائد عرصہ کی تاریخ شاہد ہے کہ دین حق کی تائید تبلیغ اور اشاعت کے لئے کون سی جماعت پوری تندہی کے ساتھ مصروف ہے اور اس کی کوششوں کے حقیقی نتائج بھی دنیا پر ظاہر ہو رہے ہیں اور کون سا گروہ ہے جو خود فریبی کا شکار ہے اور قلیل سے قلیل تر ہوتا چلا جا رہا ہے۔

جلسہ سالانہ 1967ء کے دوسرے دن کے خطاب میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے اہل پیغام کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا تھا: ''خدا تعالیٰ کی فعلی شہادت یہ بتا رہی ہے کہ ہمارے عقائد میں کوئی تبدیلی واقع نہیں ہوئی اس لئے کہ 1914ء سے لے کر آج تک خدا تعالیٰ کے اُس

سلوک میں کوئی تبدیلی واقع نہیں ہوئی جو ہمارے ساتھ رہا ہے۔ اُس کا ہمارے ساتھ جو سلوک 1914ء میں تھا یا جو 1915ء میں تھا وہی سلوک آج بھی ہے۔ اگر ہمارے عقائد بدل جاتے تو خدا تعالیٰ کا ہمارے ساتھ سلوک بھی بدل جاتا کیونکہ خدا تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمایا ہے کہ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ (الرعد: 12) خدا تعالیٰ کا یہ سلوک ہر قوم کے ساتھ چلتا ہے۔ اور خدا تعالیٰ کی فعلی شہادت یہ بتا رہی ہے کہ ہمارے جو عقائد ہیں وہ اُس کے محبوب اور پیارے ہیں اور وہ ایسے عقائد ہیں جو اُس کی جماعت کے ہونے چاہئیں تبھی تو وہ ہمیں ترقی دیتا چلا جاتا ہے اور تبھی تو ہم نے یہ دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کی ان صفات کے تمام جلوے آپ کے لئے اے جماعت غیر مبائعین جلوہ گر ہوئے جو اُس جماعت کے لئے جلوہ گر ہوتے ہیں جن کو اللہ تعالیٰ تنزل کی طرف لے جا رہا ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی صفات کا ہر وہ جلوہ ہم پر ظاہر ہوا جو اُس جماعت پر ظاہر ہوتا ہے جس کو وہ ترقی کی منازل پر چڑھاتا چلا جاتا ہے۔ پس خدا تعالیٰ کی فعلی شہادت اس بات کا ثبوت ہے کہ ہمارے عقائد نہ بدلے اور نہ غلط ہوئے اور خدا تعالیٰ کی نگاہ میں پیارے ہیں۔ انہی عقائد کے ساتھ ہم نے ترقی کی ہے اور آپ نے انہی عقائد کو چھوڑ کر تنزل کی راہوں کو اختیار کیا ہے۔"

{خطبات ناصر، خطبات جلسہ ہائے سالانہ جلد اوّل صفحہ 92 تا 94۔ ایڈیشن اوّل، 2010ء}

⋆خدمت خلق⋆

خدمت انسانیت ہمیشہ سے جماعت احمدیہ کا طرہ امتیاز ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مقصود و مطلوب اور تمنا خدمت خلق اور کل بنی نوع انسان کی ہمدردی ہی تھی۔

قادیان کے ارد گرد کے لوگ اور دیہات کی عورتیں اکثر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس دوائی لینے آتیں۔ ایک بار حضرت مولوی عبد الکریم صاحب نے عرض کی کہ: ”حضرت یہ تو بڑی زحمت کا کام ہے اور اس طرح حضور کا قیمتی وقت ضائع ہو جاتا ہے۔“ اس کے جواب میں حضور نے فرمایا: ”یہ بھی تو ویسا ہی دینی کام ہے۔ یہ مسکین لوگ ہیں یہاں کوئی ہسپتال نہیں میں ان لوگوں کی خاطر ہر طرح کی انگریزی اور یونانی دوائیں منگوا رکھا کرتا ہوں جو وقت پر کام آجاتی ہیں۔ یہ بڑا ثواب کا کام ہے مومن کو ان کاموں میں سست اور بے پروا نہیں ہونا چاہیے۔“

{ملفوظات جلد 2 صفحہ 3۔ ایڈیشن 1984ء}

طبیب اعظم حضرت الحاج حکیم مولوی نور الدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جس طرح اپنے اس خداداد علمِ حکمت سے مخلوق خدا کی مدد کی وہ تاریخ احمدیت میں ہمیشہ ایک نمایاں باب کے طور پر محفوظ رہے گی۔

خلافت ثانیہ میں مورخہ 21/جون 1917ء کو نور ہسپتال کی بنیاد رکھی گئی اور ستمبر 1917ء میں تکمیل ہوئی۔ اس ہسپتال کو خوب خدمت کی توفیق ملی اور 1930ء میں اسے سیکنڈ گریڈ ہسپتال کی حیثیت حاصل ہوئی۔“

{تاریخ احمدیت جلد چہارم، صفحہ 194۔ ایڈیشن 2007ء}

تقسیم ہند کے بعد بھارتی ریاست پنجاب کی حکومت نے اس پر سرکاری ہسپتال کا بورڈ لگا دیا اور ایک طویل اور صبر آزماء کوشش کے بعد 2005ء میں یہ تاریخی عمارت ناقابل استعمال حالت میں جماعت کو واپس ملی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے 1991ء میں قادیان کے وسط میں واقع 50 کنال کی اراضی پر نور ہسپتال کی جدید عمارت بنانے کا ارشاد فرمایا اور 8/نومبر 1998ء کو نئی عمارت کا سنگ بنیاد رکھا گیا۔ مورخہ 13/جنوری 2006ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے دست مبارک سے جدید سہولیات سے مزین نور ہسپتال کی تختی کی نقاب کشائی کر کے اس کا افتتاح فرمایا۔ اب یہ ادارہ بھی مخلوق خدا کی خدمت پر مامور ہے۔

{ہفت روزہ بدر قادیان 21/دسمبر 2017ء صفحہ 38۔ جلد 66 شمارہ 51-52}

قیام پاکستان کے بعد جب حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نئے مرکز ربوہ کی بنیاد رکھی تو اس بات کا پورا خیال رکھا کہ خدا کی اس بستی میں انسان کے لئے تمام سہولتیں میسر ہونی چاہیں چنانچہ دیگر سہولتوں کیساتھ ساتھ آپ نے مورخہ 20/فروری 1956ء کو فضل عمر ہسپتال ربوہ کی بنیاد رکھی۔ اور تین سال بعد 21/مارچ 1958ء کو اس کا افتتاح فرمایا۔ ساٹھ سال کے اس سفر میں فضل عمر ہسپتال نے بہت سے سنگ میل عبور کئے اور آج یہ نیک نامی اور شفاء باٹنے کا مشہور ادارہ بن چکا ہے۔ مختلف شعبہ جات میں تشخیص اور علاج کی سہولت جدید سہولیات سے آراستہ آپریشن رومز خواتین کے لئے تمام بنیادی سہولتوں سے مزین چالیس ہزار مربع فٹ پر محیط "زبیدہ بانی ونگ" اور ایک لاکھ بیس ہزار چار سو ستاون مربع فٹ مسقّف حصہ پر پھیلا ہوا عالمی معیار کا چھ منزلہ

"طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ" افراد جماعت کے ایثار و قربانی اور جذبۂ خدمت خلق کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے یہ ادارے پاکستان میڈیکل اینڈ ڈینٹل کونسل کی جانب سے میڈیسن، سرجری، گائناکالوجی، پیڈیاٹرکس اور کارڈیالوجی کے شعبہ میں ہاؤس جاب کے لئے بھی منظور شدہ ہیں۔ {روزنامہ الفضل 20/ مئی 2006ء صفحہ 3،4۔ جلد 56-91 شمارہ 109

روزنامہ الفضل 28/ مارچ 2012ء صفحہ 1۔ جلد 62-97 شمارہ 73}

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 20/ فروری 2003ء کو بحیثیت ناظر اعلیٰ و امیر مقامی زبیدہ بانی ونگ کے افتتاح کے موقعہ پر فرمایا تھا: "جماعت کے ہسپتال اور سکول کبھی بھی تجارتی بنیادوں پر نہیں بلکہ خدمت خلق کے جذبے کے تحت قائم ہوئے ہیں۔ اور خلفاء کی یہی منشاء اور ہدایت رہی ہے"۔ {روزنامہ الفضل 26/ فروری 2003ء صفحہ 1۔ جلد 53-88 شمارہ 44}

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: "گیمبیا میں ایک دن اللہ تعالیٰ نے بڑی شدت سے میرے دل میں یہ ڈالا کہ یہ وقت ہے کہ تم کم سے کم ایک لاکھ پونڈ ان ملکوں میں خرچ کرو اور اس میں اللہ تعالیٰ بہت برکت ڈالے گا اور بہت بڑے اور اچھے نتائج نکلیں گے خیر میں بڑا خوش ہوا کہ پہلے اپنا پروگرام اور منصوبہ تھا اب اللہ تعالیٰ نے منصوبہ بنادیا۔۔۔ اس کا نام میں نے نصرت جہاں ریزرو فنڈ رکھا ہے۔۔۔ یہ اللہ تعالیٰ کا منشا ہے کہ ہم یہ رقم خرچ کریں اور ہسپتالوں اور سکولوں کے لئے جتنے ڈاکٹر اور ٹیچر چاہئیں وہاں مہیا کریں۔ میں نے دوستوں سے کہا کہ مجھے یہ خوف نہیں کہ یہ رقم آئے گی یا نہیں یا آئے گی تو کیسے آئے گی یہ مجھے یقین ہے کہ ضرور آئے گی اور نہ یہ خوف ہے کہ کام کرنے والے آدمی ملیں گے یا نہیں ملیں گے یہ ضرور ملیں گے۔ کیونکہ

خدا تعالیٰ نے کہا ہے کہ کام کرو۔ خدا کہتا ہے تو یہ اس کا کام ہے۔"

{خطبہ جمعہ 12/جون 1970ء۔ خطبات ناصر جلد سوم صفحہ 125،124۔ ایڈیشن اکتوبر 2008ء قادیان}

جماعت نے اس تحریک پر والہانہ انداز میں لبیک کہا اور بڑے اخلاص کیساتھ مالی قربانی کی اور خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے اس میں برکت ڈالی اور آج "مجلس نصرت جہاں" ایک مضبوط اور مستحکم ادارہ ہے۔ جلسہ سالانہ برطانیہ 2019ء کے دوسرے دن حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطاب میں فرمایا: مجلس نصرت جہاں۔ اس وقت افریقہ میں اس کے تحت 12 ممالک میں 37 ہسپتال اور کلینک کام کر رہے ہیں۔ ان ہسپتالوں میں 46 مرکزی اور 13 مقامی ڈاکٹر خدمت میں مصروف ہیں۔ اس کے علاوہ 12 ممالک میں ہمارے 685 ہائر سیکنڈری سکول جونیئر سیکنڈری و مڈل سکول اور پرائمری سکول کام کر رہے ہیں جن میں 23 مرکزی اساتذہ خدمت کر رہے ہیں۔" {سہ روزہ الفضل انٹر نیشنل جمعہ 5/جون 2020ء صفحہ 11۔ جلد 27، شمارہ 45}

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے اپنے خطبہ جمعہ 28/اگست 1992ء میں فرمایا: "اب وقت آگیا ہے کہ جماعت احمدیہ کو اپنی آزاد سوسائٹی بنانی چاہیے جو جماعت احمدیہ کی مرضی کے تابع خدمت کرے اور تقویٰ اور انصاف کے ساتھ خدمت کرے اور مذہب وملّت اور رنگ و نسل کے امتیاز کے بغیر خدمت کرے۔ اس خدمت میں شریف النفس غیروں کو بھی شامل کرے تو جائزہ لینا چاہیے۔ جہاں تک میرا تاثر ہے عیسائی انجمنوں کو اس بات کی اجازت بھی ہے اور باقاعدہ یونائیٹڈ نیشنز کے ساتھ رجسٹرڈ ہیں۔ اگر میرا یہ تاثر درست ہے تو جماعت احمدیہ کو پورے زور سے کوشش کرکے اب بین الاقوامی خدمت خلق کا ادارہ قائم کرنا چاہیے۔ اور اس ادارے کا دائرہ کار تمام بنی نوع انسان تک عام ہو گا۔"

{خطبات طاہر جلد 11، صفحہ 611۔ طبع اوّل 2013ء}

چنانچہ 1994ء میں لندن میں "ہیومینٹی فرسٹ" نامی خدمت خلق کی تنظیم کا قیام عمل میں آیا اور اس وقت خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ تنظیم اقوام متحدہ سمیت دنیا کے چھ براعظموں کے پچاس سے زائد ممالک میں رجسٹرڈ ہے۔ ہیومینٹی فرسٹ بنیادی طور پر اپنے کام کو دو حصوں میں تقسیم کرتی ہے آفت زدہ لوگوں کی امداد اور طویل مدتی پائیدار منصوبوں کی تکمیل۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے اس تنظیم نے مختلف ممالک میں قدرتی آفات کے دوران قابل قدر خدمات سر انجام دی ہیں۔ افریقہ کے مختلف ممالک میں پینے کے صاف پانی اور شمسی توانی سے حاصل شدہ بجلی سے روشن گاؤں گوئٹے مالا میں وسیع رقبے پر پھیلے جدید سہولیات سے مزین ہسپتال کا قیام اس تنظیم کی شبانہ روز کاوشوں کا عملی نمونہ ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں: "ہیومینٹی فرسٹ کے ذریعہ بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھا کام ہو رہا ہے۔ اس سال بیس ممالک میں قدرتی آفات اور خانہ جنگی میں ایک لاکھ اکہتر ہزار دو سو پچاس متاثرین کی مدد کی گئی۔ نیز واٹر فار لائف، نالج فار لائف، میڈیکل کیمپس یتامیٰ کی کفالت قیدیوں سے رابطہ اور ان کی خبر گیری کا کام بالخصوص غریب ممالک میں یہ تنظیم بہت عمدگی سے انجام دے رہی ہے۔"

{الفضل انٹرنیشنل 14/ستمبر 2017ء صفحہ 15۔ جلد 25، شمارہ 37}

خدمت خلق کا ایک وسیع منصوبہ "طاہر ہومیو پیتھک ہاسپٹل اینڈ ریسرچ انسٹیٹیوٹ ربوہ" کا قیام ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے مارچ/2000ء میں اس کے قیام کی منظوری عطا فرمائی تھی۔ خلفاء احمدیت کی دعاؤں کے زیر سایہ چلنے والے اس ادارے میں خدا تعالیٰ کے فضل

سے تمام مریضوں کا علاج ادویات سمیت بلا معاوضہ کیا جاتا ہے۔ تیسری دنیا کے ایک چھوٹے سے ملک کے ایک چھوٹے سے شہر میں قائم طاہر ہومیو پیتھک ہاسپٹل اینڈ ریسرچ انسٹیٹیوٹ دنیا کا واحد ہومیو پیتھک ادارہ ہے جسے یہ فخر اور سعادت حاصل ہے کہ دنیا کے پانچ براعظموں سے مریض بغرض علاج آتے ہیں۔ {الفضل انٹر نیشنل 19/ اکتوبر 2012ء صفحہ 17۔ جلد 19 شمارہ 42}

نیز خدا تعالیٰ کے فضل سے نظارت تعلیم پاکستان کے تحت بھی کل 34 پرائمری اور ہائی سکول (جس میں سپیشل بچوں کا ادارہ بھی شامل ہے) اور دو کالج قسمت نوع بشر تبدیل کرنے کے لئے سرگرم عمل ہیں۔ {http: nazarattaleem.com }

اب احمدیہ انجمن اشاعت اسلام کے حالات پر غور کریں تو یہ حقیقت پوری طرح عیاں ہے کہ دنیا کی کسی گوشے میں انجمن کا کوئی باقاعدہ ہسپتال نہیں کوئی فلاحی مرکز نہیں۔ عالمی ادارے کے قیام کا ابھی کسی نے خواب بھی نہیں دیکھا یہاں تو ملکی سطح پر کوئی فلاحی تنظیم نہیں۔

ہاں ملمّع سازی اور لفاظی کے منظر ہر سو بکھرے نظر آتے ہیں ایک نمونہ حاضر ہے: ”قوم نے ایک مرکزی بستی تعمیر کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ مسلم ٹاؤن کے قریب زمین موجود ہے وہاں پر کوئی ٹاؤن کمیٹی ہے اس نے کہا ہے کہ وہاں کے اخراجات کیلئے تم پانچ چھ لاکھ روپیہ دو گے تو ہم تمہیں قبضہ دے دیں گے۔ قوم کے اندر دل ہے ہم ضرور وہ رقم پیش کریں گے۔“

{ارشاد حضرت امیر جلسہ سالانہ 26/ دسمبر 1963ء۔ پیغام صلح 8 جنوری 1964ء صفحہ 16۔ جلد 52 شمارہ 1}

اگلی تحریر اور بھی دلچسپ ہے: ”حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہمارے سینوں کے اندر ایک چنگاری لگا دی جو شعلہ بن گئی جس نے ہمارے سینے منور کر دئے اور ہم صحیح منزل کی جانب گامزن ہوئے اور اللہ کے کرم سے برابر بڑھتے چلے جا رہے ہیں۔ ہمارے بزرگ آئے اور یہی کام کرتے

چلے گئے۔ میں سمجھتا ہوں یہی راز ہے جس نے ہمیں دنیاوی منازل طے کرنے میں کامیاب کیا۔ ہماری جماعت میں منوّر دل پیدا ہوئے۔ ہماری جماعت مخلص افراد کی جماعت بنی اور ہماری جماعت نے ایسی ہستیاں پیدا کیں جو تقویٰ اور پرہیز گاری میں چمکتے ہوئے ستارے نکلے۔۔۔ اس مقام پر جہاں آج ہم اکٹھے ہوئے ہیں ہم نے قادیان سے آکر بسیرا کیا۔ لاہور کا شہر ان دنوں چار دیواری کے اندر تھا یہ جگہ شہر کے باہر کا حصہ کہلاتی تھی۔ ہم کو یہ بسیرا اُن دنوں وسیع نظر آتا تھا جو آج چھوٹا دکھلائی دے رہا ہے۔۔۔ نمود صبح نیا پیام لانے لگی۔ ہمیں بھی نسیم صبح گاہی سے نیا پیام ملا ہے۔۔۔ ہمیں یہ قیاس بھی نہ آسکتا تھا کہ قدرت نے ہمارے لئے بھی کوئی بستی مخصوص کر رکھی ہے۔۔۔ فیروز پور روڈ اور ملتان روڈ کے درمیان لہلہاتی کھیتیاں آباد ہونے لگیں ان میں سڑکوں کے جال بچھا دئے گئے اور دیکھتے ہی دیکھتے وہاں علم تہذیب و تمدن کا چشمہ پھوٹنے لگا اور وہ جگہ جو قدرت نے ہمارے لئے محفوظ کر رکھی تھی ہماری منتظر ہونے لگی۔ ہماری جماعت نے ایک کمیٹی بنائی اور اس جگہ کا ہاتھ تھاما۔ انجمن کو اپنے اقرار کے لئے موزوں مکانوں کی ضرورت محسوس ہونے لگی اچھے اور صاف ستھرے دفاتر تصور میں آنے لگے۔ اپنے عزیز و محترم احباب کے لئے مہمان خانوں کی طرف نگاہ چلی۔ وسیع تر مسجد، ہال، جدید ترین درسگاہوں کو زیر غور لایا گیا جہاں ہمارے بچے بچیاں جہاں سارے پاکستان کے بچے بچیاں اعلیٰ جدید ترین طور طریق پر تعلیم حاصل کر سکیں جہاں ہمارا اپنا ماحول ہو ہمیں کانفرنس کے لئے مناسب جگہ میسر آسکے۔ یہاں ہم ہر صبح شام مل کر اکٹھے ملکر منصوبے بنا سکیں کہ ہم نے اسلام کا پیغام اور کہاں کہاں بجھوانا ہے اور کون کون سی خدمت خلق کرنی ہے۔۔۔ 132 کنال زمین بستی کے لئے خرید لی گئی ہے جس کی مالیت کم از کم پندرہ لاکھ کے قریب ہے۔۔۔ انشاء اللہ ایک خوبصورت بستی بنے گی جس میں ہمارے تصورات کے

مطابق ہر شئے ہو گی۔" {پیغام صلح 31 جنوری 1968ء صفحہ 3۔ جلد 56 شمارہ 4}

اس افسانے اور حقیقت میں بعد المشرقین ہے۔ فَاعْتَبِرُوْا يٰٓاُولِي الْاَبْصَارِ (الحشر: 3)۔

مسلم ٹاؤن کی اس عظیم الشان بستی میں "محمد علی میموریل ڈسپنسری" کے نام سے صرف ایک فلاحی مرکز ہے اور زمینی حقائق کیا ہیں۔ حضرت امیر 23/دسمبر 2005ء کو سالانہ دعائیہ کے موقعہ پر بیان کرتے ہیں: "ڈسپنسری کا منصوبہ۔ یہاں پہ دو گھنٹے ایک ڈاکٹر بیٹھا کرتے تھے پانچ لاکھ روپے کے ڈونرز تیار ہوئے جنہوں نے یہ وعدہ کیا ہے کہ وہ سالانہ پانچ لاکھ دیں گے اور اس کے نتیجہ میں اسوقت ہمارے پاس چار گھنٹے کام کرنے والی لیڈی ڈاکٹر صبح اور چار گھنٹے شام کو ایک ڈاکٹر آجکل بیمار دیکھ رہے ہیں۔ اب ہم ادویات کے معیار کی طرف بھی توجہ دے رہے ہیں۔ اس کے علاوہ جو میرے پاس صوابدیدی فنڈ آتے ہیں اس سے میں اپنے عملہ اور اور لوگوں کے علاج کی ضرورت پوری کرتا رہتا ہوں۔ اس طرح جو ہمارا ڈسپنسری کا منصوبہ ہے اس نے بھی شکل اختیار کر لی ہے۔"

{افتتاحی خطاب سالانہ دعائیہ 2/دسمبر 2005ء۔

https://www.youtube.com/watch?v=vCDZr4QK_AU

2009ء میں اس ڈسپنسری میں الٹرا ساؤنڈ مشین کا افتتاح ہوا۔

{تصویری صفحات، پیغام صلح یکم تا 31 دسمبر 2009۔ جلد 96، شمارہ 24،23}

تازہ صورتحال اور حقائق ملاحظہ فرمائیں: "یہ ہمارے خرچے ہوتے ہیں بہت جماعت کے لاکھوں میں چلے جاتے ہیں اس میں اللہ تعالیٰ نے ایک نیک انسان کو توفیق دی فاروقی صاحب کو ان کی بیگم سلیمہ صاحبہ کو انہوں نے ایک ٹرسٹ بنایا اور کہا کہ ان کی وفات کے بعد امیر اس کا ٹرسٹی ہو گا اور اس کے ساتھ معتمدین کے کچھ ممبر ایڈوائز ہوں گے۔ یہ چل رہا ہے اسی میں سے ہم اشاعت کا کام کرتے ہیں۔ یہ قرآن جس کا میں نے ذکر کیا ہے کہ سو سال میں پہلی دفعہ انگلش اور عربی میں تیار

ہوا ہے اس کا خرچ فاروقی سلیمہ ٹرسٹ نے دیا ہے۔ اشاعت کا سارا خرچ ڈسپنسری کا سارا خرچہ ہر ماہ دو ڈھائی لاکھ کی دوائیاں آتی ہیں چار ڈاکٹروں کی تنخواہیں جو ہمارا تربیتی کورس ہوتا ہے اس کا سارا خرچ اور جلسہ سالانہ کے خرچ کا بڑا حصہ فاروقی سلیمہ ٹرسٹ ادا کر رہا ہے۔ پھر لیز ر ہمارا ایک سکول ہے جس میں مبلغین تیار ہوتے ہیں اس کا بھی سارا خرچ فاروقی سلیمہ ٹرسٹ دے رہا ہے۔''

{اختتامی خطاب سالانہ دعائیہ 31 دسمبر 2017ء https://www.youtube.com/watch?v=9nMlIQ9r9Yc}

قدر کیا پتھر کی لعل بے بہا کے سامنے۔

مولانا محمد علیؒ ڈسپنسری میں نئی الٹرا ساؤنڈ مشین کا افتتاح

یوم پاکستان اور نئے پارک کے افتتاح کے موقعہ کی جھلکیاں

⭑تلخ حقیقت⭑

اخبار پیغام صلح یکم جنوری 1975ء کے شمارے میں لکھتا ہے: ''الحمد للہ ثم الحمد للہ ہمارا سالانہ اجتماع حسب سابق دار السلام لاہور میں انعقاد پذیر ہوا اور نہایت کامیابی کیساتھ ختم ہوا۔ گو ہمارے سالانہ اجتماعات ہمیشہ ہی ہمارے ایمانی عزائم کے آئینہ دار چلے آئے ہیں لیکن امسال جلسہ سالانہ جن حالات میں ہوا وہ غیر معمولی طور پر صبر جرأت اور ایمان آزما تھے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کو اپنے دین اسلام کی بقا منظور ہے اس لئےاِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِيْنَ هُمْ مُّحْسِنُوْنَ اور يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰهَ يَنْصُرْكُمْ وَيُثَبِّتْ اَقْدَامَكُمْ کے وعدوں کے مطابق اس نے اس مختصر مگر باہمت ناصرِ اسلام گروہ کی نصرت کی۔ چنانچہ یہ مٹھی بھر فرزندانِ اسلام نہ غیر اللہ سے خائف وترساں ہوئے نہ ان کی ہمتیں پست ہوئیں نہ ان کے ارادوں عزائم اور قدموں میں لغزش ہوئی اور نہ انہیں حزن و غم دبا سکا۔ اور غلبہ دین اور دنیا بھر کو حلقہ بگوش اسلام کرنے کی ٹرپ کے زیر اثر یہ لوگ پیر و جوان بچے اور بزرگ زن و مرد اللّٰھم لبیك !لا شریك لك لبیك کہتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے تجدید عہد کے لئے دار السلام پہنچے گئے اور اس طرح اپنی زندگی کا ثبوت مہیا کر دیا۔''

{پیغام صلح یکم جنوری 1975ء صفحہ 3۔ جلد 62 شمارہ 1}

دسمبر 2017ء میں حضرت امیر ڈاکٹر عبد الکریم صاحب بیان کرتے ہیں: ''ہمیں اپنی جماعت کا عقیدہ عام کرنا ہے کہ مرزا صاحب نہ نبی تھے نہ کوئی اور نبی آئے گا۔ نہ نیا اور نہ پرانا۔ یہ ہمارا عقیدہ ہے۔ بہت سارے لوگوں کو ہمارے عقیدے کا نہیں پتا کہ ایسے بھی مٹھی بھر لوگ ہیں جو وہ صحیح عقیدہ رکھتے ہیں جو مرزا صاحب کا عقیدہ تھا۔''

{تقریر سالانہ دعائیہ 28-12-2017 پیغام صلح یکم تا 30 اپریل 2018ء صفحہ نمبر 4۔ جلد 3، شمارہ 7-8}

صاحبان بصیرت کے لئے یہ اقرار سرمہ عبرت ہے کہ یہ جماعت 1974ء میں بھی مٹھی بھر تھی 2017ء میں بھی مٹھی بھر ہی رہی اور آنے والا وقت بھی اِن کو قلیل سے قلیل تر کرتا چلا جائے گا کیونکہ خشت خام سے فلک بوس عمارت تعمیر کرنے کی کوشش کر رہے ہیں اور کف گیروں سے ملکوں کو فتح کرنے کے خواب دیکھتے ہیں اپنے منہ میاں مٹھو بنے حقیقت کی دنیا سے بہت دور سپنوں کے محل میں بسیرا کئے ہوئے ہیں۔ مگر امام آخر الزمان نے نئی زمین اور نیا آسمان بنا نے کے لئے جو تخم ریزی کی تھی اس شجر سایہ دار کی آبیاری خلافت کر رہی ہے اور اس کی گھنی شاخیں اور چھاؤں دنیا کے 213 ملکوں میں پھیل چکی ہیں۔ 127 ممالک میں جماعت کے باقاعدہ مشن ہاؤسز کی کل تعداد 2826 ہے۔ {الفضل انٹرنیشنل لندن 14/ستمبر 2018ء صفحہ 14۔ جلد 25، شمارہ 37}

اس کے بالمقابل احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور کی مرکزی ویب سائٹ پر کل سترہ ممالک میں قائم جماعتوں کے پتہ جات موجود ہیں۔ { http:aaiil.org/text/cntct/contact.shtml}

مگر گفتگو اور سوچ کا معیار کیا ہے ڈاکٹر عبد الکریم سعید صاحب فرماتے ہیں: ''آج ہم سب کے لئے ایک رُوحانی دن ہے کیونکہ قادیان میں حضرت صاحب کی جسمانی اولاد پیچھے رہ گئی جیسے ان کا جسم وہاں چلا گیا لیکن ان کے روحانی بیٹے ''حضرت مولانا محمد علی رحمۃ اللہ علیہ'' لاہور آگئے۔ یہاں اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدیہ انجمن لاہور کی بنیاد رکھی گئی۔ ہمیں چاہیئے کہ اس پہچان کو کبھی نہ بھولیں اور کبھی نہ چھپائیں''۔۔۔'' اللہ رب العزت کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ احمدیہ انجمن کو قائم ہوئے ایک صدی پوری ہو چکی ہے اور انجمن نے اس عرصہ میں جو کامیابیاں حاصل کیں وہ سنہری حروف میں لکھے جانے کے لائق ہیں۔ بے شک اللہ ہی عزت دینے والا ہے اور ہماری کامیابیاں اسی کے

مرہون منت ہیں۔ ہماری اندرون ملک اور بیرون ملک شاخیں پھل پھول رہی ہیں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مشن کو جاری وساری رکھے ہوئے ہیں۔"

{پیغام صلح یکم تا30 اپریل 2014ء صفحہ 1۔ جلد 101، شمارہ 7،8}

"تحریک احمدیت اور احمدیہ انجمن لاہور چند روز کی داستان کا نام نہیں چند سالوں یا دہائیوں کی کہانی نہیں یہ ایک سے زائد صدی کا قصہ ہے اعلائے کلمۃ اللہ کے عظیم الشان مقصد کے لئے عظیم الشان کامیابیوں اور قربانیوں کی داستان ہے۔"

{پیغام صلح یکم تا 31 دسمبر 2014ء صفحہ 2۔ جلد 101، شمارہ 23،24}

ہماری جماعت جو آج سے سو سال پہلے 3/ مئی 1914ء کو "احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور" کے نام سے قائم ہوئی۔۔۔ ہمیں قادیان چھوڑ کر لاہور آئے سو سال ہو گئے۔ جہاں آج ہم صد سالہ موقعہ پر یہ خوشی منا رہے ہیں وہاں یہ بھی ضروری ہے کہ ہم اپنی کامیابیوں کی خوشی منائیں اور ان کا ذکر کریں کیونکہ وہ ہمارے لئے حوصلہ افزائی کا باعث ہیں۔ ہم ان دنوں کو یاد کریں جب ہماری تبلیغ آزاد تھی اور ہم ترقی کرتے گئے۔ حضرت مولانا محمد علی صاحب کے خطبات کا مجموعہ بھی شائع ہوا قرآن کے تراجم بھی کئے گئے اور دور دراز ممالک میں پہنچائے گئے مبلغین بھی بیرونی ممالک جاتے رہے۔ ووکنگ مشن میں لارڈ ہیڈلے جیسے عیسائی مسلمان ہوئے برلن میں مسجد تعمیر ہوئی اور اللہ اکبر کی آذانیں وہاں دی گئیں۔ اور دنیا کے کونوں تک ہمارا یہ پیغام پہنچا۔"

{پیغام صلح یکم تا 31 مئی 2014ء، صفحہ 2۔ جلد 101، شمارہ 9،10}

یہ خود فریبی کے دعوے اور تعلیاں اپنی جگہ مگر حقیقت یہ ہے کہ ہمیشہ ہر زمانے میں غلبہ دلائل و براہین سے کام لینے والوں کو ملا: "عَلٰی بَصِیْرَۃٍ اَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِیْ" (یوسف :109) کی آیت اس امر

کی شہادت دیتی ہے۔ اس زمانے میں بھی امام الزمان نے دلائل قاطعہ اور براہین ساطعہ سے جس جنگ کی بنیاد رکھی ہے اُس کے جانشین انہی ہتھیاروں سے لیس ہو کر اس جہاد کبیر میں مصروف ہیں۔ آج صرف خلیفۃ المسیح کی ذات ہے جو ظلمتوں کی یورش میں شمس بازغہ بن کر چمک رہی ہے۔ اور ایک کے بعد دوسرا خلیفہ خوش نوائی کیساتھ حروف تازہ کے سبھی قرینے سمیٹ کر اس جہانِ خفتہ کو جگا بھی رہاہے اور سجا بھی رہاہے۔ اور رفتہ رفتہ جہانِ نو کا نظام اتر رہاہے اور کوئی نہیں جو اِن آسمانی نوشتوں کو بدل سکے۔ کیونکہ جس ربِ ذوالجلال نے اپنے عاشق صادق کو فتح مبین کی خبر دی اُسی نے اس کے غلامِ صادق کو فتح نمایاں کا مژدہ سنایا۔ فرماتے ہیں: ”خدا تعالیٰ کسی صادق کو بے جماعت نہیں چھوڑتا۔ انشااللہ القدیر سچائی کی برکت ان سب کو اس طرف کھینچ لائے گی۔ خدا تعالیٰ نے آسمان پر یہی چاہاہے، اور کوئی نہیں جو اس کو بدل سکے۔“

{اشتہار 7/ دسمبر 1992، مجموعہ اشتہارات جلد اوّل، صفحہ 341}

محترم مولوی محمد علی صاحب کے حالات زندگی ”مجاہد کبیر“ کے نام سے شائع شدہ ہیں۔ اس کتاب کے پہلے ایڈیشن مطبوعہ دسمبر 1962ء کے آغاز میں اُن کے کسی خطاب کا ایک اقتباس درج ہے جس کا مکمل حوالہ شامل نہیں کیا گیا۔ اس اقتباس کے الفاظ درج ذیل ہیں: ”ایک بات میں اپنے نوجوان دوستوں سے کہنی چاہتا ہوں۔ وہ یہ کہ آپ احمدی قوم کی روایات کو زندہ رکھیں۔۔۔ میں پھر اپنے نوجوان دوستوں سے کہوں گا کہ قوم کی روایات کو زندہ رکھو۔ ایک دن آئے گا کہ تم اپنے ایک ایک بزرگ کے جسم کو اپنے ہاتھوں سے مٹی میں دفن کرو گے۔ اے میرے نوجوان دوستو میں تمہیں بڑی تاکید کے ساتھ یہ کہتا ہوں اور نصیحت کرتا ہوں کہ کہ تم اپنے بزرگوں کے جسموں کے ساتھ کہیں اپنی روایات کو دفن نہ کر دینا۔ ان کو زندہ رکھنا اور ترقی دینا۔ تاکہ لوگ یہ

نہ کہیں کہ یہ قوم مرتی چلی جاتی ہے"۔

امیر قوم کی یہ نصیحت صدا بہ صحرا ثابت ہوئی اور گردشِ لیل و نہار اور گذرتے ہوئے ماہ و سال یہ گواہی دے رہے ہیں کہ یہ قوم مرتی چلی جاتی ہے۔

اختتامی خطاب ودُعا

فرمودہ حضرت امیر ڈاکٹر عبدالکریم سعید پاشا ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

برموقع صد(100) سالہ یومِ تاسیس احمدیہ انجمن لاہور

بمقام جامع دارالسلام لاہور

"اللہ بے انتہا رحم والے، بار بار رحم کرنے والے کے نام سے۔

سب تعریف اللہ کے لئے ہے، (تمام) جہانوں کے رب، بے انتہا رحم والے، بار بار رحم کرنے والے، جزا کے وقت کے مالک (کے لئے)۔ ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں۔ ہم کو سیدھے رستے پر چلا، ان لوگوں کے رستے (پر) جن پر تو نے انعام کیا، نہ ان کے جن پر غضب ہوا اور نہ گمراہوں کے"۔

ہمارا یہ دعائیہ آج اختتام کو پہنچتا ہے۔ جماعت احمدیہ لاہور کے قیام کے 100 سال پورے ہونے پر ہم نے مرکز سے اس سلسلے کی ابتداء کی ہے جو انشاء اللہ غیر ممالک میں بھی جاری رکھی جائے گی۔

جماعت احمدیہ لاہور حضرت مرزا غلام احمد قادیانی کو مجدد زماں، مسیح موعود اور مہدی معہود مانتی ہے۔ اس کے علاوہ اور کوئی مقام ہم نہیں مانتے ہیں اور ہم یہ سمجھتے ہیں کہ نہ ہی کسی اور کو اس کے علاوہ ان کا کوئی اور مقام ماننا چاہیے۔

حضرت صاحب کی پیدائش قادیان میں ہوئی، جہاں پر ان کے جسمانی وجود نے جنم لیا اور وفات کے بعد دفن بھی وہاں ہی ہوئے۔ میں سمجھتا ہوں: **Physically he belonged to Qadian but spiritually he belongs to Lahore** کیونکہ اللہ نے ایسا انتظام کیا کہ یہ اللہ کی طرف سے بھیجا ہوا امام اپنی جان اس شہر میں دے جہاں خدا کو معلوم تھا کہ آئندہ یہ روحانی جماعت چلے گی۔ لاہور ہی میں حضرت صاحب کا آخری دنوں قیام تھا اور یہاں احمدیہ بلڈنگس لاہور میں ہی آپؑ کی رُوح جسم عنصری سے پرواز کر گئی اور اپنے خالق حقیقی کی طرف سفر کیا۔

میں نے آپ کے سامنے سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کی۔ اس سورۃ کے ذریعہ ہم اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہیں کہ ہم نے اس امام کو پہچانا اور ہم اس امام کے دامن کو مضبوطی سے تھاما۔ اور خدا کا شکر ہے کہ ہم جن آزمائشوں میں سے گذر رہے ہیں اس کے باوجود ہم نے حق کا ساتھ نہ چھوڑا بلکہ ہماری جانیں بھی اس کے لئے حاضر ہیں۔ اس کا نمونہ حضرت صاحبزادہ عبد الطیف شہید کی شہادت سے ملتا ہے اور اُس سے ہمیں بھی حوصلہ ملا کہ یہ کام اگر خدا تعالیٰ نے ہمارے لئے بھی مقدر کر رکھا ہے تو ہم اس سے گریز نہیں کریں گے اور ہم اس امام کے لائے ہوئے پیغام جس کو ہم حق سمجھتے ہیں مصائب کو دیکھ کر پیچھے نہیں ہٹیں گے۔

آج ہم سب کے لئے ایک رُوحانی دن ہے کیونکہ قادیان میں حضرت صاحب کی جسمانی اولاد پیچھے رہ گئی جیسے ان کا جسم وہاں چلا گیا لیکن ان کے روحانی بیٹے "حضرت مولانا محمد علی رحمتہ اللہ علیہ" لاہور آ گئے۔ یہاں اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدیہ انجمن لاہور کی بنیاد رکھی گئی۔ ہمیں چاہیے کہ ہم اس پہچان کو کبھی نہ بھولیں اور نہ چھپائیں۔

ہمارا عزم کیا ہونا چاہیے؟

آج اس حقیقت کے عزم کا دن ہے کہ احمدیت ہمارے چہروں پر بدنما

⋆نہ خدا ہی ملا نہ وصال صنم⋆

''اس امت کے مجدّدین میں سے حضرت مرزا غلام احمد صاحب چودھویں صدی کے مجدّد ہیں اور آئندہ بھی حدیث کی پیشگوئی کے مطابق مجدّد پیدا ہوتے رہیں گے۔ ہمارا ایمان ہے کہ حضرت مرزا صاحب نبی نہیں صرف مجدّدیت کے منصب پر فائز ہیں۔ حضرت مرزا صاحب کا ماننا بنیاد دین میں سے نہیں نہ جزو ایمانیات ہے۔ اس لئے ان کو نہ ماننے والا کوئی شخص کافر نہیں ہو سکتا۔ حضرت امیر کا صد سالہ شمارہ کے لئے پیغام: ''ہمارا عقیدہ ہمیشہ سے یہی ہے اور ہمیشہ یہی رہے گا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نہ کوئی پرانا اور نہ کوئی نیا نبی آسکتا ہے۔ اور یہ کہ حضرت مرزا صاحب نے نبوت کا دعویٰ نہیں کیا اور اس الزام کی تردید اپنی کتب تقاریر اور اشتہارات کے ذریعہ تاحیات کرتے رہے۔'' {پیغام صلح یکم تا 31/دسمبر 2013ء صفحہ نمبر 3 جلد 100 شمارہ 23-24}

گذشتہ ایک سو سال سے یہ اعلان کرتے کرتے اہل پیغام کے حلق سوکھ گئے اور قلموں کی سیاہی خشک ہو گئی۔ مگر آج بھی عامۃ المسلمین انہیں اپنا حصہ ماننے پہ تیار نہیں۔

جبکہ وہ ذاتِ والا صفات فرماتی ہے: ''جو شخص مجھے دل سے قبول کرتا ہے وہ دل سے اطاعت بھی کرتا ہے اور ہر ایک حال میں مجھے حکم ٹھیراتا ہے اور ہر ایک تنازعہ کا مجھ سے فیصلہ چاہتا ہے مگر جو شخص مجھے دل سے قبول نہیں کرتا اس میں تم نخوت اور خود پسندی اور خود اختیاری پاؤ گے پس جانو کہ وہ مجھ میں سے نہیں ہے کیونکہ وہ میری باتوں کو جو مجھے خدا سے ملی ہیں عزت سے نہیں دیکھتا اس لئے آسمان پر اس کی کوئی عزت نہیں۔'' {ضمیمہ تحفہ گولڑویہ، روحانی خزائن جلد 17 حاشیہ صفحہ 64}

پس یہ لوگ جری اللہ فی حلل الانبیاء کے مقام، رتبے اور شان کو کم کرکے رب العالمین کی ناراضگی مول لے رہے ہیں۔ وہ جماعت جس نے ابتدا ہی سے ''اِنَّ اللّٰہَ مَعَنَا'' کا ماٹو چنا جسے منّور

دل اور مخلص انسانوں کی جماعت قرار دیا گیا جس کے بانی کو ”توحید کا منّاد قرآن کا نقیب حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کا سچا عاشق مادیّت اور دہریّت کے دورِ ظلمت میں بھٹکتے ہوئے انسانوں کو نورِ یقین سے پُر کرنے والا“ قرار دیا گیا اور جس کی رُوح پر فتوح پر سلام بھیجے جاتے ہیں۔ جن کے سر کردہ افراد کے بارے میں یہ غیر متقیانہ اور غالیانہ دعویٰ کیا گیا کہ: ”ہماری جماعت کے اکابرین وہ پہاڑ تھے جو کائنات کا توازن قائم رکھتے ہیں۔“ یہ سب کچھ ہوتے ہوئے خدا کی معیت کا سایہ ان کے سروں سے کیوں اٹھ گیا اور فتح و کامرانی کیوں ان کے نصیب سے کوسوں دور ہے کیوں ان کی زمین روز بروز کم ہوتی چلی جارہی ہے۔

ہے کوئی رجلِ رشید جو اس حقیقت پر غور کر سکے ؟؟؟۔

حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں: ”اس تاریکی کے زمانے کا نور میں ہی ہوں۔ جو شخص میری پیروی کرتا ہے وہ ان گڑھوں اور خندقوں سے بچایا جائے گا جو شیطان نے تاریکی میں چلنے والوں کے لئے تیار کئے ہیں۔“

{مسیح ہندوستان میں، روحانی خزائن جلد 15، صفحہ 13}

”میں دیکھتا ہوں کہ جب سے خدا نے مجھے دنیا میں مامور کر کے بھیجا ہے اُسی وقت سے دنیا میں ایک انقلاب عظیم ہو رہا ہے یورپ اور امریکہ میں جو لوگ حضرت عیسیٰ کی خدائی کے دلدادہ تھے اب ان کے محقق خود بخود اس عقیدہ سے علیحدہ ہوتے جاتے ہیں۔ اور وہ قوم جو باپ دادوں سے بتوں اور دیوتوں پر فریفتہ تھی بہتوں کو ان میں سے یہ بات سمجھ آگئی ہے کہ بت کچھ چیز نہیں ہیں اور گو وہ لوگ ابھی روحانیت سے بے خبر ہیں اور صرف چند الفاظ کو رسمی طور پر لئے بیٹھے ہیں لیکن کچھ شک نہیں کہ ہزار ہا بیہودہ رسوم، بدعات اور شرک کی رسیاں انہوں نے اپنے گلے پر سے اتار دی

ہیں۔ اور توحید کی ڈیوڑھی کے قریب کھڑے ہو گئے ہیں۔ میں امید کرتا ہوں کہ کچھ تھوڑے زمانے کے بعد عنایت الٰہی ان میں سے بہتوں کو اپنے ایک خاص ہاتھ سے دھکہ دیکر سچی اور کامل توحید کے اس دار الامان میں داخل کر دے گی جس کے ساتھ کامل محبت اور کامل خوف اور کامل معرفت عطا کی جاتی ہے یہ امید میری محض خیالی نہیں ہے بلکہ خدا کی پاک وحی سے یہ بشارت مجھے ملی ہے۔ اس ملک میں خدا کی حکمت نے یہ کام کیا ہے تا جلد تر متفرق قوموں کو ایک قوم بنا دے اور صلح اور آشتی کا دن لاوے ہر ایک کو اس ہوا کی خوشبو آرہی ہے کہ یہ تمام متفرق قومیں کسی دن ایک قوم بننے والی ہیں"۔ {لیکچر لاہور، روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 181}

پھر فرماتے ہیں: "خدا نے اس ویرانہ کو یعنی قادیان کو مجمع الدیار بنا دیا کہ ہر ایک ملک کے لوگ یہاں آکر جمع ہوتے ہیں اور وہ کام دکھلائے کہ کوئی عقل نہیں کہہ سکتی تھی کہ ایسا ظہور میں آجائے گا۔ لاکھوں انسانوں نے مجھے قبول کر لیا اور یہ ملک ہماری جماعت سے بھر گیا۔ اور نہ صرف اس قدر بلکہ ملک عرب اور شام اور مصر اور روم اور فارس اور امریکہ اور یورپ وغیرہ ممالک میں یہ تخم بویا گیا اور کئی لوگ ان ممالک سے اس سلسلہ میں داخل ہو گئے۔ اور امید کی جاتی ہے کہ وہ وقت آتا ہے بلکہ نزدیک ہے کہ ان مذکورہ بالا ممالک کے لوگ بھی اس نورِ آسمانی سے حصہ لیں گے۔ نادان دشمن جو مولوی کہلاتے تھے ان کی کمریں ٹوٹ گئیں اور وہ آسمانی ارادے کو اپنے فریبوں اور مکروں اور منصوبوں سے روک نہ سکے۔ اور وہ اس بات سے نوامید ہو گئے کہ وہ اس سلسلہ کو معدوم کر سکیں اور جن کاموں کو وہ بگاڑنا چاہتے تھے وہ سب کام درست ہو گئے۔ فالحمد للّٰہ علٰی ذٰلک۔" {براہین احمدیہ حصہ پنجم، روحانی خزائن جلد 21، صفحہ 95،96}

جلسہ سالانہ 1967ء کے دوسرے دن کے خطاب میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے اہلِ پیغام کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا تھا: ”جہاں تک عقائد کا سوال ہے میں اس خدا کی قسم کھا کر جس کے ہاتھ میں میری اور آپ کی گردنیں ہیں یہ اعلان کرتا ہوں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعویٰ کے دن سے لے کر آج کے دن تک ہمارے عقائد میں کوئی تبدیلی واقع نہیں ہوئی۔ ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خدا تعالیٰ کے حکم کے مطابق حکم اور عدَل مانا اور تسلیم کیا ہے اور آپ کے ہاتھ پر بیعت کی ہے۔ آپ علیہ السلام کا ہر حکم بطور حَکم کے ہمارے لئے قابل قبول اور قابل عمل ہے اور ہم آپ کے ہر حکم کے قیام کے لئے اپنی جانیں تک فدا کرنے کے لئے تیار ہیں اور ہم یہ یقین رکھتے ہیں کہ حکم اور عدَل ہونے کی حیثیت میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ہر حکم روحانی عدل اور انصاف کے مطابق ہے۔ لیکن آپ لوگ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو حَکم نہیں مانتے۔ آپ سے کہا گیا کہ آپ اور باتوں کو ترک کر دیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک مختصر سی تصنیف ”ایک غلطی کا ازالہ“ ہے۔ آپ اس کو شروع سے آخر تک پڑھ کر یہ فقرہ لکھ دیں کہ نہ اِس سے زائد نہ اِس سے کم پر ہمارا ایمان ہے۔ آپ بھی دستخط کر دیں اور ہم بھی دستخط کر دیتے ہیں۔ لیکن آپ اِس انصاف کے فیصلہ کی طرف نہیں آتے بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب سے بعض چھوٹے چھوٹے فقرے نکال کر ہم سے مطالبہ کرتے رہتے ہیں کہ اِن کے نیچے تم دستخط کر دو۔ آپ کی یہ بات اُس شخص کی طرح ہے جو قرآن کریم کی ایک آیت کا ٹکڑا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوۃَ (النساء: 44) کسی کے سامنے پیش کرتا ہے اور کہتا ہے دیکھو یہ قرآن کریم کا حکم ہے کہ نماز کے قریب نہ جاؤ۔ تم اس کے نیچے دستخط کر دو کہ میں اس پر ایمان لاتا ہوں۔۔۔ میں آپ سے قرآن کریم کی زبان میں بات

کرنا چاہتا ہوں خدا تعالیٰ آپ کو سمجھ عطا کرے کہ آپ اس نکتہ کو پالیں اور اس سے فائدہ اٹھا سکیں۔اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے : اَفَلَا یَرَوْنَ اَنَّا نَاْتِی الْاَرْضَ نَنْقُصُهَا مِنْ اَطْرَافِهَا ؕ اَفَهُمُ الْغٰلِبُوْنَ (الانبیاء : 45)اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے ایک اصول دو شکلوں میں ہمارے سامنے پیش کیا ہے اور اوّل یہ کہ جس قوم اور سلسلہ کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا یہ سلوک ہو کہ وہ اُسے درجہ بدرجہ ترقی کی منازل طے کراتا چلا جائے وہ اُس کی طرف سے ہوتا ہے۔ تدریجی ترقی اس بات کی دلیل ہے کہ وہ گروہ یا وہ سلسلہ جو اپنے آپ کو الٰہی سلسلہ کہتا ہے واقع میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ اس کے مقابلہ میں تدریجی تنزل اس بات کی دلیل ہے کہ جس گروہ یا سلسلہ کے متعلق اللہ تعالیٰ کا یہ حکم نازل ہو گیا کہ اس کو تدریجی تنزل کی طرف لیتے چلے جاؤ وہ خدا تعالیٰ کی طرف سے نہیں ہو سکتا۔ وہ غلطی پر قائم ہے۔ اِس اصول کے مد نظر جب ہم اپنے ماضی پر نگاہ ڈالتے ہیں تو ہمیں یہ نظر آتا ہے کہ کہ ایک دن آپ نے قادیان کی مبارک بستی کو جہاں وہ مقامات تھے جن کو خدا تعالیٰ نے شعائر اللہ کہا ہے ، جہاں وہ مٹی تھی جس پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قدم پڑے تھے جس کی سرزمین وہ سرزمین تھی جس کو اللہ تعالیٰ نے ارضِ حرم قرار دیا تھا، آپ نے چھوڑا۔ اُس زمین سے آپ نکلے تو آپ خوش تھے کہ خدا تعالیٰ کے مسیح کے گاؤں اور اُس کے شہر کو سُونا چھور کر جا رہے ہیں۔ آپ نے اُس وقت یہ دعویٰ کیا تھا کہ سو میں سے ننانوے احمدی آپ کے ساتھ ہیں اور سو میں سے ایک آدمی آپ پیچھے چھوڑ کر جا رہے ہیں آپ نے اُس وقت ایسے سامان پیدا کر دیئے تھے کہ خزانہ اُس وقت خالی تھا۔ اس میں شائد چند آنے تھے گویا اُس سُونے گھر کو آباد کرنے کا بھی آپ نے اپنے زُعم میں کوئی ذریعہ نہیں چھوڑا تھا اور آپ میں سے بعض نے یہاں تک کہہ دیا تھا کہ قادیان کے تعلیمی اداروں پر عیسائیت کا قبضہ

ہو گا اور اِس کے مکانوں میں اُلّو بولیں گے مگر خدا تعالیٰ نے یہی فیصلہ کیا کہ وہ اُن لوگوں کو جو اُس کی نگاہ میں حقیقی انسان نہیں تھے قادیان میں نہیں رہنے دے گا اور وہ دن اور آج کا دن اللہ تعالیٰ نے جو سورج ہم پر چڑھایا وہ ایک زیادہ طاقت ور ایک زیادہ منظّم اور تعداد میں زیادہ جماعت کے اوپر چڑھا اور ہر سورج جو آپ پر چڑھا اُس نے آپ کے کان میں یہ سرگوشی کی کہ تمہارا قدم تنزل کی طرف آیا ہے اور تم تنزل کے گڑھوں کی طرف جا رہے ہو۔ اُس وقت آپ کی جماعت (آپ کے کہنے کے مطابق) سو میں سے ننانوے تھی اور آج اگر میں ایک کونہ پھاڑوں تو میں اس نسبت کو بیان ہی نہیں کر سکتا جو آپ کی جماعت کو ہماری جماعت کے مقابلہ میں ہے۔ آپ ہمارے مقابلہ میں سو میں سے ایک بھی نہیں رہے۔"

{خطبات ناصر، خطبات جلسہ ہائے سالانہ جلد اوّل صفحہ 95۔ ایڈیشن اوّل، 2010ء}

⋆حرف آخر⋆

ایک ہی مذہب اور ایک ہی پیشوا کا عَلم اکناف عالم میں بلند کرنے کے لئے آج صرف اور صرف جماعت احمدیہ ہی دن رات سرگرم عمل ہے۔ آج صرف خلیفۃ المسیح ہی ہے جو امن عالم کے لئے دیرپا اور دور رس نتائج کے حامل مشورے اور تجاویز ارباب اختیار کے سامنے بلاخوف و خطر بیان کرتا ہے درپیش خطرات اور ان کے بد نتائج سے آگاہ کرتا ہے کامل شریعت کے احکام اور کامل انسان کا اسوہ کھول کھول کر بیان کرتا اور اسلام کا روشن تر چہرہ عوام و خواص کے سامنے پیش کرتا ہے۔ یہ خلیفۃ المسیح کی ذات ہی ہے جو کل عالم کا درد اور ان کی خیر خواہی کا جذبہ من میں بسائے روزانہ چشمِ تصور میں ملک ملک پہنچتا اور ان کے لئے امن و آشتی کی دعا کرتا ہے۔ یہ احمدیوں کا امام ہی ہے جو سچے دلوں کی دولت اور اخلاص کے سرمائے سے مالامال ہے اس کی ایک آواز پر عشاق اٹھتے اور بیٹھتے ہیں اور اس کی تحریک پر تن من دھن لٹادینا اپنے لئے قابل اعزاز سمجھتے ہیں۔

آج روئے زمین پر صرف اور صرف خلیفۃ المسیح کی ذات ہے جسے خدا تعالیٰ نے وہ جماعت بخشی ہے جو نفاق اور تباغض سے پاک تھی، ہے اور رہے گی اُس قادر و قدیر نے اِس جماعت میں جذب اور ہمت اور استقلال کے حامل اور قرآن و حدیث کے ایسے عاشق باعمل پیدا کئے جو دعاؤں کا سہارا لیتے ہوئے خطرناک سے خطرناک ابتلاؤں میں بھی ثابت قدم رہے اور ان کے پائے ثبات اور استقلال میں کبھی کوئی لغزش نہیں آئی اور ان کا صدق و وفا قائم دائم ہے اور بفضل خدا آئندہ بھی رہے گا۔

جماعت احمدیہ میں مالی قربانی کا عالمی مربوط نظام ہے جو جذبہ و ایثار کی انتہائی مضبوط بنیادوں پر قائم ہے اور حقیقی شکر کا جذبہ ان اموال کی مقدار اور معیار بڑھاتا چلا جارہا ہے۔ احمدیہ انجمن لاہور کے

امیر آج بھی لاکھوں کے خرچ کی بات کرتے ہیں اور یہاں ایسے جاںنثاراں خلافت ہیں جو تنہا ایک ایک کروڑ روپے اور ایک ایک ملین امریکی ڈالر جماعتی ضرورتوں کیلئے قربان کر دیتے ہیں اور دینے والا پھر ان کی جھولیاں بھر دیتا ہے۔

سر چودھری محمد ظفر اللہ خان جیسا عالمی شہرت یافتہ جج، نوبل انعام یافتہ ماہر طبعیات ڈاکٹر عبد السلام، ماہر لسانیات محمد احمد مظہر، مرزا مظفر احمد جیسا عالمی ماہرِ اقتصادیات، ثاقب زیروی جیسا نعت گو، عبید اللہ علیم جیسا قادر الکلام شاعر، اختر حسین ملک اور عبد العلی ملک جیسے جرنیل علم و معرفت میں کمال حاصل کرکے اِس فرقہ کی پہچان بنے ہوئے ہیں۔ سینکڑوں نگینے لوگوں نے جان کے نذرانے پیش کرکے اس چمن کے اجالوں میں اضافہ کیا اور ابدی زندگی کا جام پیا اور ان کے پسماندگان نے صبر و رضا کے ساتھ اپنوں کی جدائی کا صدمہ برداشت کیا۔

آج روئے زمین پر صرف خلیفۃ المسیح کی ذات ہے جس کے خطبات روحانی، اخلاقی، تربیتی اور اصلاحی تعلیم سے مزین، علوم قرآنیہ و علوم جدیدہ سے لبریز خزانہ ہیں۔ اور صرف احباب جماعت کے لئے ہی مشعل راہ نہیں بلکہ اقوام عالم کی اصلاح اور رہنمائی کے لئے بھی روشن مینار ہیں اور آج صرف اسی پر نسلِ انسان کی روحانی شادابی کا انحصار ہے۔ خلافت کے زیر سایہ جماعت احمدیہ اس حصن حصین میں داخل ہے جو امام الزماں نے اپنوں کے لئے تیار کیا ہے کیونکہ خلافت ہی نبوت کے فیضان کو محفوظ کرتی ہے۔ اُس ذوالجلال والاکرام خدا کا سایہ کل بھی اس جماعت پر تھا آج بھی ہے اور تا ابد رہے گا۔

اَللّٰہُ مَوْلَانَا وَکَافِلُ اَمْرِنَا فِی ھٰذِہِ الدُّنْیَا وَبَعْدَ فَنَاءِ۔

جلسہ سالانہ خلافت جوبلی کے موقعہ پر 26/دسمبر 1939ء کو حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے افتتاحی خطاب کے دوران فرمایا:''میں سورۃ فاتحہ کی تلاوت کر رہا تھا اور ابھی پہلی آیت میں نے پڑھی تھی کہ میری نگاہ سامنے تعلیم الاسالام ہائی سکول پر پڑی اور مجھے وہ نظارہ یاد آیا گیا جو آج سے 25 سال پہلے اُس وقت رونما ہوا تھا جب جماعت میں اختلاف پیدا ہوا تھا اور عمائد کہلانے والے احمدی جن کے ہاتھوں میں سلسلہ کا نظم و نسق تھا انہوں نے اپنے تعلقات ہم سے قطع کر لیے اور گویا اس طرح خفگی کا اظہار کیا کہ اگر تم ہمارے منشاء کے ماتحت نہیں چلتے تو لو کام کو خود سنبھال لو ہمارا اِس سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ اُس وقت ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب نے جو اَب فوت ہو چکے ہیں اِس مدرسہ کی طرف اشارا کرتے ہوئے کہا تھا کہ ہم جاتے ہیں اور تم دیکھ لوگے کہ اِس جگہ پر دس سال کے اندر اندر احمدیت نابود ہو کر عیسائیوں کا قبضہ ہو جائے گا۔ اس کے بعد وہ دس سال گذر گئے پھر ان کے اوپر دس سال اور گذر گئے پھر اُن پر چھ سال اور گذر گئے۔ لیکن اگر اُس وقت چند سو آدمی احمدیت کا نام لینے جمع ہوتے تھے تو آج یہاں ہزاروں جمع ہیں ۔۔۔ یہاں عیسائیت کا قبضہ بتانے والا مر گیا اور اُس کے ساتھی بھی مر گئے اُن کا واسطہ خدا سے جا پڑا مگر احمدیت زندہ رہی، زندہ ہے اور زندہ رہے گی، دنیا کی کوئی طاقت اسے مٹا نہ سکی اور نہ مٹا سکے گی۔''

{روزنامہ الفضل قادیان 3/جنوری 1940ء، صفحہ 3۔ جلد 28، شمارہ 1}

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:''خدا مجھے اور میری جماعت کو فتح دے گا کیونکہ خدا نے جس راستے پر مجھے کھڑا کیا ہے وہ فتح کا راستہ ہے۔ جو تعلیم مجھے دی گئی ہے وہ کامیابی تک پہنچانے والی ہے اور جن ذرائع کو اختیار کرنے کی مجھے توفیق دی ہے وہ کامیاب و بامراد کرنے والے ہیں اس کے مقابلہ میں زمین ہمارے دشمنوں کے پاؤں سے نکل رہی ہے اور میں ان کی

شکست کو ان کے قریب آتا دیکھ رہا ہوں۔ وہ جتنے زیادہ منصوبے کرتے اور اپنی کامیابی کے نعرے لگاتے ہیں اتنی نمایاں مجھے ان کی موت دکھائی دیتی ہے۔"

{الموعود، انوار العلوم جلد 17 صفحہ 584۔ ایڈیشن 2008ء قادیان}

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:" خلافت کے قیام کا مدعا توحید کا قیام ہے اور اللہ تعالیٰ کا یہ وعدہ اٹل ہے ایسا کہ جو کبھی ٹل نہیں سکتا زائل نہیں ہو سکتا اس میں کوئی تبدیلی کبھی نہیں آئے گی۔۔۔ اور کوئی قوم اس کے پاسنگ کو بھی نہیں پہنچ سکتی جو جماعت احمدیہ کا مقام اس دنیا میں ہے وہ کسی اور جماعت کا نہیں۔ پس کامل بھروسہ اور کامل توکل تھا اللہ تعالیٰ کی ذات پر کہ وہ خلافت احمدیہ کو کبھی ضائع نہیں ہونے دے گا ہمیشہ قائم و دائم رکھے گا۔ زندہ تازہ اور جوان اور ہمیشہ مہکنے والے عطر کی خوشبو سے معطر رکھتے ہوئے اس شجر طیبہ کی صورت میں اس کو ہمیشہ زندہ و قائم رکھے گا جس کے متعلق اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے۔۔۔ ایسا شجر طیبہ جس کی جڑیں زمین میں گہری پیوست ہیں اور کوئی دنیا کی طاقت اسے اکھاڑ کر پھینک نہیں سکتی۔"

{خطبہ جمعہ فرمودہ 11/ جون 1982ء۔ خطبات طاہر جلد اوّل صفحہ 3،2۔ ایڈیشن 2007ء}

ایک اور جلالی خطاب کے دوران فرمایا:" اب آئندہ انشاء اللہ تعالیٰ خلافت احمدیہ کو کبھی کوئی خطرہ لاحق نہیں ہو گا۔ جماعت بلوغت کے مقام پر پہنچ چکی ہے خدا کی نظر میں۔ اور کوئی دشمن آنکھ کوئی دشمن دل کوئی دشمن کی کوشش اس جماعت کا بال بھی بیکا نہیں کر سکے گی اور خلافت احمدیہ انشاء اللہ تعالیٰ اُسی شان کے ساتھ نشوونما پاتی رہے گی جس شان کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے وعدے فرمائے ہیں کہ کم از کم ایک ہزار سال تک یہ جماعت زندہ رہے گی۔"

{خطبہ جمعہ فرمودہ 18/ جون 1982ء۔ خطبات طاہر جلد اوّل صفحہ 18۔ ایڈیشن 2007ء}

ہمیں کچھ کیں نہیں بھائیو نصیحت ہے غریبانہ

کوئی جو پاک دل ہووے دل وجاں اُس پہ قرباں ہے

کتابیات

(BIBLOGRAPHY)

روحانی خزائن جلد 3۔ ایڈیشن 1984ء مطبوعہ لندن۔

روحانی خزائن جلد 9۔ ایڈیشن 1984ء مطبوعہ لندن۔

روحانی خزائن جلد 17۔ ایڈیشن 1984ء مطبوعہ لندن۔

روحانی خزائن جلد 18۔ ایڈیشن 1984ء مطبوعہ لندن۔

روحانی خزائن جلد 19۔ ایڈیشن 1984ء مطبوعہ لندن۔

روحانی خزائن جلد 20۔ ایڈیشن 1984ء مطبوعہ لندن۔

روحانی خزائن جلد 21۔ ایڈیشن 1984ء مطبوعہ لندن۔

روحانی خزائن جلد 22۔ ایڈیشن 1984ء مطبوعہ لندن۔

مجموعہ اشتہارات جلد اوّل۔ ایڈیشن 1984ء مطبوعہ لندن۔

تذکرہ۔ ایڈیشن ششم 2006ء مطبوعہ قادیان۔

ملفوظات جلد 2۔ ایڈیشن 1984ء۔ لندن۔

ملفوظات جلد چہارم۔ ایڈیشن 1984ء۔ لندن۔

ملفوظات جلد 6۔ ایڈیشن 1984ء، مطبوعہ لندن۔

ملفوظات جلد 7۔ ایڈیشن 1984ء، مطبوعہ لندن۔

تاریخ احمدیت جلد 1، ایڈیشن 2007ء۔ پبلشر نظارت نشرواشاعت قادیان۔

تاریخ احمدیت جلد 2، ایڈیشن 2007ء۔ پبلشر نظارت نشرواشاعت قادیان۔

تاریخ احمدیت جلد 3، ایڈیشن 2007ء۔ پبلشر نظارت نشرواشاعت قادیان۔

تاریخ احمدیت جلد 4، ایڈیشن 2007ء۔ پبلشر نظارت نشرواشاعت قادیان۔

تاریخ احمدیت جلد 5، ایڈیشن 2007ء۔ پبلشر نظارت نشر واشاعت قادیان۔

تاریخ احمدیت جلد 9، ایڈیشن 2007ء۔ پبلشر نظارت نشر واشاعت قادیان۔

تاریخ احمدیت جلد 11، ایڈیشن 2007ء۔ پبلشر نظارت نشر واشاعت قادیان۔

تاریخ احمدیت جلد 12، ایڈیشن 2007ء۔ پبلشر نظارت نشر واشاعت قادیان۔

تاریخ احمدیت جلد 24۔ alislam.org

الفضل قادیان مورخہ 22 اکتوبر 1913ء۔

الفضل قادیان مورخہ 15 اپریل 1920ء۔

الفضل قادیان مورخہ 11 ستمبر 1924ء۔

الفضل قادیان مورخہ 4 اکتوبر 1924ء۔

روزنامہ الفضل قادیان 29 دسمبر 1936ء۔

روزنامہ الفضل قادیان 13 جنوری 1938ء۔

روزنامہ الفضل قادیان 12 دسمبر 1941ء۔

الفضل ربوہ یکم جنوری 1950ء۔

روزنامہ الفضل 22 جون 1982ء۔

روزنامہ الفضل 26 فروری 2003ء۔

روزنامہ الفضل 25 نومبر 2005ء۔

روزنامہ الفضل 20 مئی 2006ء۔

روزنامہ الفضل 18 جون 2011ء۔

روزنامہ الفضل 28 مارچ 2012ء۔

انوار العلوم جلد 2۔ ایڈیشن جون 2008ء قادیان۔

انوار العلوم جلد 5، ایڈیشن جون 2008، قادیان۔

انوار العلوم جلد 17، ایڈیشن جون 2008، قادیان۔

انوار العلوم جلد 19، یڈیشن جون 2008، قادیان۔

سوانح فضل عمر جلد سوم، ایڈیشن 2006ء، قادیان

سوانح فضل عمر جلد چہارم، ایڈیشن 2006ء قادیان۔

مشعل راہ جلد اوّل۔ ایدیشن 2006ء قادیان۔

خطبات ناصر، خطابات جلسہ ہائے سالانہ جلد اوّل۔ ایڈیشن 2010ء نظارت اشاعت ربوہ پاکستان۔

خطبات ناصر جلد سوم۔ ایڈیشن اکتوبر 2008ء قادیان

خطبات ناصر جلد ہفتم۔ ایڈیشن 2010ء قادیان۔

خطبات طاہر جلد اوّل۔ ایڈیشن 2007ء۔ قادیان۔

خطبات طاہر جلد 3۔ ایڈیشن 2007ء قادیان۔

خطبات طاہر جلد 11، طبع اوّل اپریل 2013ء۔

احمدیہ گزٹ کینیڈا۔ مئی جون 2008ء۔

احمدیہ گزٹ کینیڈا۔ اکتوبر 2018ء۔

ہفت روزہ بدر قادیان 21 دسمبر 2017ء۔

ہفت روزہ الفضل انٹر نیشنل 8 دسمبر 1995ء۔

ہفت روزہ الفضل انٹر نیشنل 22 جنوری 2004ء۔

ہفت روزہ الفضل انٹر نیشنل 8 اکتوبر 2004ء۔

ہفت روزہ الفضل انٹر نیشنل 10 جون 2005ء۔

ہفت روزہ الفضل انٹر نیشنل 28 اکتوبر 2005ء۔

ہفت روزہ الفضل انٹر نیشنل 27 اکتوبر 2006ء۔

ہفت روزہ الفضل انٹر نیشنل 25 مئی 2007ء۔

ہفت روزہ الفضل انٹر نیشنل 30 جولائی 2010ء۔
ہفت روزہ الفضل انٹر نیشنل 30 ستمبر 2011ء۔
ہفت روزہ الفضل انٹر نیشنل 19 اکتوبر 2012ء۔
ہفت روزہ الفضل انٹر نیشنل 29 مارچ 2013ء۔
ہفت روزہ الفضل انٹر نیشنل 17 اپریل 2015ء۔
ہفت روزہ الفضل انٹر نیشنل 5 فروری 2016ء۔
ہفت روزہ الفضل انٹر نیشنل 20 جنوری 2017ء۔
ہفت روزہ الفضل انٹر نیشنل 31 مارچ 2017ء۔
ہفت روزہ الفضل انٹر نیشنل 13 اپریل 2018ء۔
ہفت روزہ الفضل انٹر نیشنل، 3 اگست 2018ء۔
ہفت روزہ الفضل انٹر نیشنل، 14 ستمبر 2018ء۔
ہفت روزہ الفضل انٹر نیشنل، 21 ستمبر 2018ء۔
ہفت روزہ الفضل انٹر نیشنل 5 اکتوبر 2018ء۔
ہفت روزہ الفضل انٹر نیشنل 19 اکتوبر 2018۔
ہفت روزہ الفضل انٹر نیشنل، 2 نومبر 2018ء۔
ہفت روزہ الفضل انٹر نیشنل، 9 نومبر 2018ء۔
ہفت روزہ الفضل انٹر نیشنل، 16 نومبر 2018ء۔
دُرِ ثمین اردو۔ ایڈیشن 1996ء۔ لندن
کلام محمود۔ ایڈیشن ستمبر 1996ء لندن۔
یہ زندگی ہے ہماری، کلیات عبید اللہ علیم۔
مجاہد کبیر، سوانح عمری حضرت مولانا محمد علی صاحب، مولفہ۔ ممتاز احمد فاروقی۔

مجدد اعظم۔ جلد سوم۔ مولفہ۔ڈاکٹر بشارت احمد صاحب۔

تحریک احمدیت۔ حصہ اوّل۔ مصنفہ مولوی محمد علی صاحب۔

افتتاحی ارشادات حضرت امیر ڈاکٹر عبد الکریم سعید، دعائیہ اجتماع دسمبر 2002،PDF۔

سالانہ رپورٹ احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور، بابت سال 1974-75 از مرزا مسعود بیگ، جنرل سیکریٹری۔

پیغام صلح مورخہ 16 اکتوبر 1913۔

پیغام صلح یکم جنوری 1929ء۔

پیغام صلح 3 فروری 1937ء۔

پیغام صلح 7 فروری 1937ء۔

پیغام صلح سال 1939ء۔

پیغام صلح 10 جنوری 1951ء۔

پیغام صلح 29 جنوری 1964ء۔

پیغام صلح 31 جنوری 1968ء۔

پیغام صلح 16 ستمبر 1970ء۔

پیغام صلح 13 نومبر 1974ء۔

پیغام صلح 5 جنوری 1983ء۔

پیغام صلح یکم جنوری 1992ء۔

پیغام صلح یکم تا 31 دسمبر 2009ء۔

پیغام صلح یکم تا 31 جنوری 2010ء۔

پیغام صلح یکم تا 30 جون 2013ء۔

پیغام صلح یکم تا 31 دسمبر 2013ء۔

پیغام صلح یکم تا 30 اپریل 2014ء۔

پیغام صلح یکم تا 31 مئی 2014ء۔

پیغام صلح یکم تا 31 دسمبر 2014ء۔

پیغام صلح یکم تا 31 اکتوبر 2017ء۔

پیغام صلح یکم تا 30 اپریل 2018ء۔

تمّت بالخیر
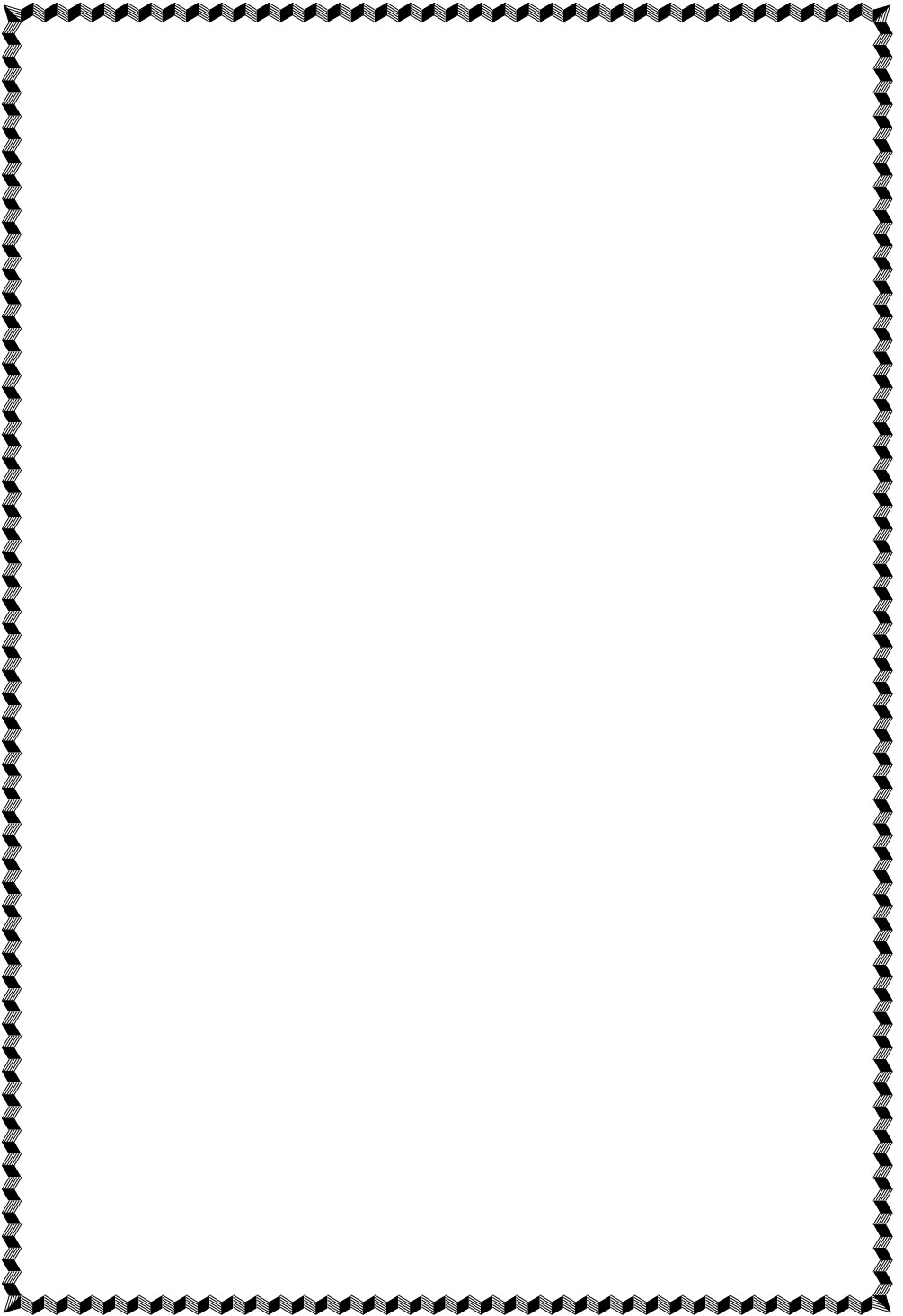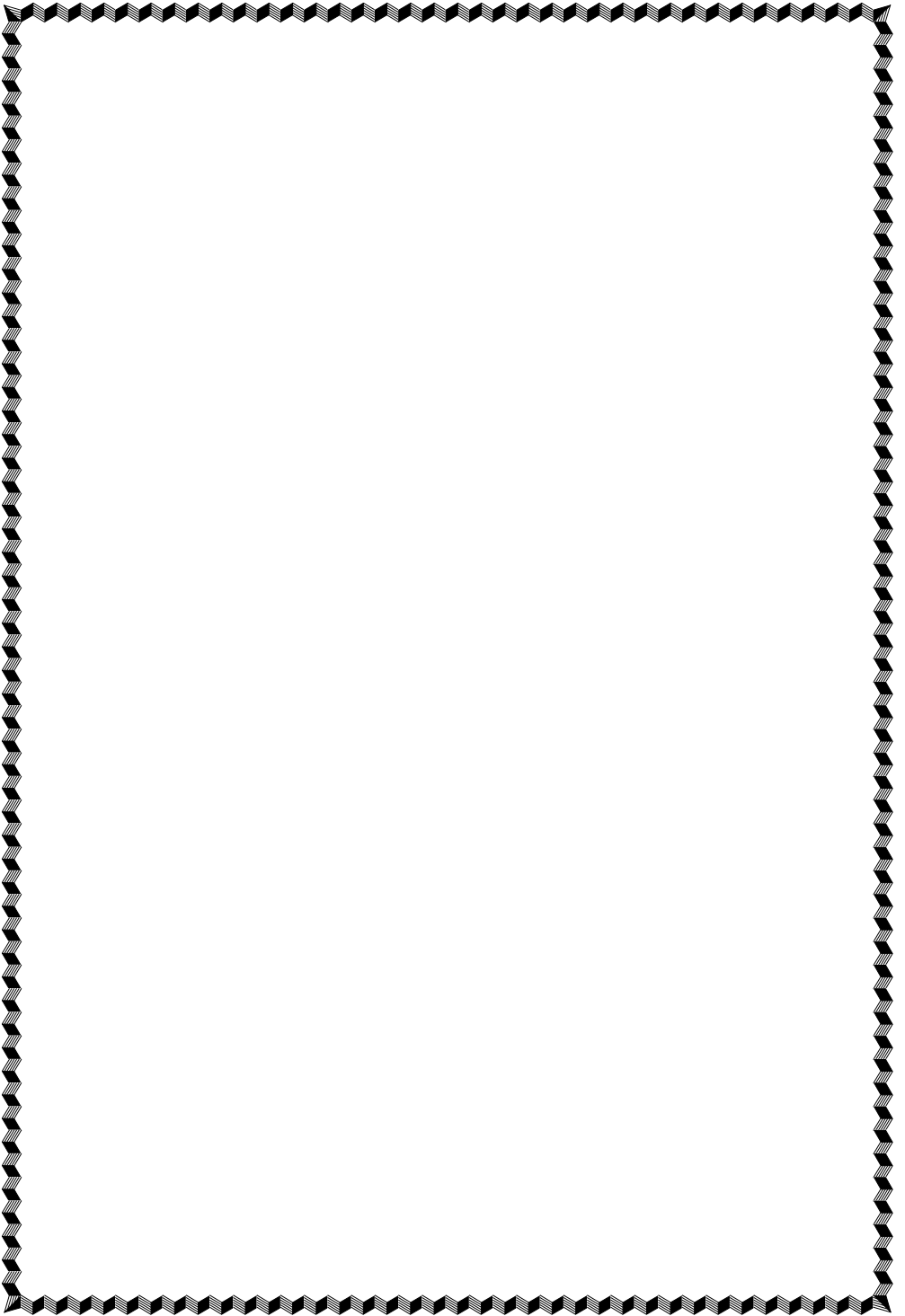
Sadi ka Safar (Urdu)

Journey of a Centenary.

A compression of progress between the Ahmadiyya Muslim Community and the Ahmadiyya Anjuman Isha'at-e-Islam Lahore during the last one hundred years.